الحمد للہ

مسلمانون کو مژدہ کہ یہ کتاب مستطاب مسمے بنام تاریخی

چابک لیث بر اہل حدیث

۱۳۲۶

کی جلد اول ہے

کتاب لاجواب حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین نے خدا و رسول کے بدگویون پر تھرتھری ڈالدی جواب تو کسی سے بن نہ آیا مگر امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث نے ایک بے معنی مضمون بعنوان ہندوستان کے دو مجدد گایا جسمین محض اپنے کذب و افترا و مکر و دغا کو تیغ خدا کی ڈھال بنایا جواب کے نام حسام الحرمین کے ایک حرف کو ہاتھ نہ لگایا یہ اوس مضمون بے سروپا ردِ دو مجدد کی کتاب سے جلد اول ہے جسمین رسالہ دین پروری مسمی بنام تاریخی

پردہ در امرتسری

۱۳۲۶

بھی

شامل ہے جسمین ایڈیٹر اہلحدیث کی اللہ کتاب ترک اسلام کی خفی چالین چالاکیان کھلی گمراہیان بیباکیان واضح کین اور روشن کر دیا کہ آریہ سے انکی جنگ زرگری محض نمائشی ہے درحقیقت یہ آریہ کے مذہبی معین ہیں پھر سوالات آریہ سے انکے جوابون کی ملی بھگت دکھا کر خود اون سوالون کے جواب دیے آریہ اور اونکے دوست ایڈیٹر دونون ایک ہی سیخ پر کباب کیے

ہر دو تصنیف لطیف

حامی سنت ماحی بدعت جناب مولنا مولوی محمد ظہیر حسن صاحب قادری برکاتی
رضوی اعظمگڈھی اعلی مدرس مدرسہ جامع العلوم معسکر بنگلور سلمہ المولی القوی

مطبوع مطبع اہلسنت و جماعت واقع بریلی

ذخیرہ کتب
مہتمم عباس قادری رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اللہ خیر اما یشرکون اکذاہ اللہ صدق قائل ما یافکون وصلے اللہ تعالے علی سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

تمہید حمیدہ

بگرامی ملاحظہ فاضل مکرم ذی المجد الکرم جناب مولوی غلام احمد صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار پربہار اہل فقہ نصرہ اللہ علی اہل الحدیث والسفہ آمین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کتاب مستطاب حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین کہ بعونہ تعالے سنت کی آنکھ کا چمکتا تارا ہے اور خدا اور رسول جل وعلا وصلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے بدگویوں کے دلوں مین غیظ وغم کا دہکتا انگارا ملاحظہ سے گزری ہوگی جن گمراہوں کا اسمین رد ہے اونکا رد تو اعلیحضرت عظیم البرکۃ عالم اہلسنت ناظم دین وملت صاحب حجت قاہرہ مجدد المائۃ الحاضرہ امام مسلم عرب وعجم حسام مسلول حضور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم حضرت جناب مولٰنا مولوی احمد رضا خانصاحب محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی بسط اللہ ظلالہ الاطائلی وعمم فیوضہ المشارق والمغارب بجاہ ولیہ وذ الیہ ومولاہ صلے اللہ تعالے وسلم علیہ وعلے من والاہ کے آستان فیض نشان سے بفضلہ چھتیس سال سے ہو رہا ہے اور ہمیشہ لاجواب رہا۔ اور بعونہ تعالے تاقیامت لاجواب رہنا ہے۔ جسکے اونکے کبرا مین کوئی جواب سے تحریری انکار دیچکا کوئی مجمع مین عار فرار لے چکا (رسالہ دفع زیغ زاغ ورسالہ البطش غیب ملاحظہ ہون) اوسے تو جواب کا خیال آرزوئے رہاوت خیال محال

اوسمین کسی نے لب کھولا نہ انشاء اللہ تاقیامت کھولے اونکا جواب ہمیشہ اوس حالت مین رہی جیسا ایک وقت تک اونکے خدا کا جھوٹ تھا کہ بول تو سکتا ہے مگر نہ بولا نہ بولے عجب کرات تازہ فتوائے گنگوہ سے اونکا خدا تو جھوٹ بول اٹھا مگر دربارہ جواب نکا عہد ہنوز نہ ٹوٹا۔ ہان اکی برسات مین شجرۂ خبیثہ ضلالات مین پانچ پانیون کے زور سے ایک نئی کلی پھوٹی کہ خود انکے مخالف کے سہارے گویا بالواسطہ انکی چپ ٹوٹی یعنی امرتسر کے ایک غیر مقلد عامی ابوالوفا ثناء اللہ نامی (کہ یہ اونکے نزدیک گمراہی ترک تقلید مین وہ انکے دھرم سے آفت عظمائے شرک تقلید مین مگر توہین خدا وبدگوئی مصطفے سب کا قاعدہ اور اہل سنت کے مقابل باوصف تقابل ملۃ واحدۃ اسی علت کے سہارے عداوت کے مارے) اونکے وکیل بنے اب یہ خدا جانے کہ عاجز آکر اودھر سے توکیل ہوئی یا درد سے تلملا کر یہ آپہی اونکے کفیل بنے حضرت نے اپنے پرچے اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲۶ جمادی الاولے ۱۳۲۶ھ مین ایک مضمون لکھا ہندوستان کے دو مجدد جس کا عنوان تھا اوسمین حسام الحرمین پر بہت کچھ جھلائے اپنی وفا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچے چلائے کہ ہائے علما پر ظلم کیا ہے ہمارے مولاؤن کو کافر کہدیا ہے یہانتک رونا تو قسمت کا تھا حضور رہونا فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا جزاء بما کانوا یکسبون ۝ آپ رونے کی کوئی وجہ بھی بتاتین آخر لوگ خم پوچھین تو کلمات دکھائین۔ حسام الحرمین کے ایمانی ایقانی ارشاد اون صریح واضح مسائل مین تھے جن سے مسلمانوں کا بچہ بچہ آگاہ ہے کون نہین جانتا کہ جو اللہ عزوجل کو جھوٹا کہے ختم نبوت سے انکار کرے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے علم کو علم ابلیس سے کم بتلائے پاگلون چوپاؤن کے علم سے ملائے وہ ضرور کافر مرتد عدو اللہ ہے آخر ان سب کو یک لخت چھوڑ کر نئی ڈگر پڑے امکان کذب انکار علم غیب وسب تکفیر دل سے گھڑے کہ آخر کچھ تو دال گلے۔ داد فریاد کا دھندا چلے پھر جب ثبوت بگھارنے لیکے خود اپنے من گھڑت دعووں سے بھی جھپکے اپنا ساختہ منشاء زعم اوسمین سے بھی اکہا ہضم

یعنی **امکان کذب** کا مسئلہ چھیڑا اور اوسے یوہین بلکتا چھوڑا فقط لفظ لکھکر دو ورقی بھر مین
پھرا ادھر ہو نہ ادھر نہ موڑا بھلے مانس کی صورت جب یہان گاڑی **دلدل** مین اڑی تھی تو اوسکا
لفظ لکھدینے ہی کی کیا ضرورت پڑی تھی۔ جب جھوٹ من گھڑت کی ٹھہری تو یہی کہدیا ہوتا
کہ سب کی تکفیر بربنائے **انکار علم غیب** تھی خیر جب اس پچھلے آدھے پر آئے اپنی منطق دانی
کے وہ کمال دکھائے کہ یونیورسٹی فنون جنون کے بڑے بڑے مولوی فاضل شرمائے اس
کہنے سے تو وہ نہ کہنا ہی بھلا تھا۔ نکردن یک عیب کردن صد عیب کا فرق **کھلا** تھا بالکل
ہر مباحث واقعہ چھوڑ کر دل سے بحث گڑھی تھی تو اوسی مین کوئی بات تو عقل سے کچھ لگاؤ
رکھتی کہی ہوتی اور اگر اسمین بھی ۰۰ **در گل** کا حساب تھا تو جب گڑھت کی ٹھہری یہی مسئلہ کیا
انتخاب تھا کچھ اور کہدیتے جسپر بحث کی کچھ گنجائش رکھتے بلکہ سیدھا سا یہ ڈانڈا بگڑا ہوتا کہ ان گون
کے سر نام پر کسی مین خ کسی مین م ایسے حرف جمع تھے صرف اس بنا پر انھین کافر کہدیا تو بات
کتنی عجیب ہو جاتی جو سنتا اوسے حیرت آتی اگر کوئی کہتا کہ حسام الحرمین مین اوسکا نشان کہان تو دلی بھول
مورتو جوہ تمنے گڑھیں اونپر تکفیر کا کہان نام و نشان یہ اعتراض تو اب بھی رہا مگر اوس وقت جان کنی
دعیاری پردہ کوہ قہر نہ ڈہتا جواب ڈہا۔ ان تمام امور کی تفصیل کامل عنقریب ان شاء القریب المجیب رسالہ
نفیر مین ملاحظہ ہوگی انکی ایک ایک صدا کی خدمتگزاری ایک ایک ادا کی ناز برداری معاینہ ہوگی بلکہ خدا
حیا وانصاف دے تو آپنے مضمون کا پورا **جواب** تو یہین پاچکے۔ حسام الحرمین مین کہا لکھا ہے
کہ امکان کذب و انکار علم غیب جو کفر خبیث ہی صاف صاف جو وجوہ تکفیر لکھی ہین اونسے الگ بیر بحری
کتراؤ اور محض کذب و فریب کے وہ وجہ کفر اپنے گھر سے گھڑ لاؤ۔ اور آنکھون مین آنکھین ڈالکر دن دہاڑے گرماؤ نہ
خدا سے ڈرو نہ بندون سے شرماؤ اسکا نام جواب ہے یا حیا و آدمیت سب کو جواب ہی آسپر کمال
جرأت و جمال غیرت کے یہ ناز و تمکین کہ حضرت نے اپنی یہ ابکار افکار قابل قبول ہر بازار کے
سمجھکر یہان بھی بھیجین حاش للہ کہ علمائے کرام ایسی خرافات کی طرف التفات فرمائین یا ایسون
مخاطبہ مین تضییع اوقات فرمائین مگر حسام الحرمین کا نام درمیان پاکر ہم طلبہ نے مناسب نہ جانا

کہ کمستر اعراض ہوا ان اہل تلبیس کے نزدیک اونکا مؤید اغراض ہو لہذا یہ مختصر رسالہ لکھا اور بلحاظ
تاریخ **چابک لیث بر اہل حدیث** نام رکھا مسٹر اڈیٹر اہل حدیث نے آخر مضمون
مین یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ جواب آیا تو درج اخبار کیا جائیگا ابو الوفا صاحب بنی **وفا** کیواسطے مین
میری درازنفسی معاف فرمائین کہ جواب ونکے کئی پرچہ اخبار کے برابر ہوگیا دفعۃً سب کیونکر
درج ہو جاتا لہذا پہلا دو ورقہ ارسال کیا اور صاحب اڈیٹر کو یہ خط لکھا۔

نامۂ اول لیث بنام اہل حدیث

صاحب اڈیٹر اہل حدیث۔ آپکے مضمون مذکور کا جواب حاضر ہی حسب وعدہ درج اخبار کیجیے
طول کے باعث آپکو عذر ہوتا کہ دفعۃً سب کی گنجایش نہین لہذا دو دو ورق کرکے حاضر کرتا ہون
آپ اس جمعہ مین یہ دو ورقہ[۱] کہ آپکے پیمانہ اخبار کے دو ورق کامل ہین چھاپ دیجیے باقی بعونہ تعالی
یونہین دو دو ورق کرکے مرسل ہوگا آپ جمعہ جمعہ کرکے چند ہفتون مین چھاپ دین **ابو الوفا** کہلائے ہی
وفائے وعدہ سے روگردانی نہ کرین۔ مگر براہ مہربانی عبارت مین قطع برید یا کوئی تصرف نہ فرمائیے
اخبار اہل **فقہ**۔ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ مین آپکے ایک ہم مذہب (یعنی نفس غیر مقلدی
مین موافق ورنہ معاذ اللہ کہ کوئی تھوڑی عقل والا بھی آپکا ہم مذہب ہو سکے) **ابو تراب حکیم**
عبد الحق صاحب امرتسری کی ایک تحریر ہمارے پیش نظر ہی جس کا خلاصہ یہ ہی **ثناء اللہ**
امرتسری نے جو ہمیشہ دین اسلام مین **نئے نئے منصوبے** باندھتا رہتا ہی آئے دن
ایک ایک نئی چال چلنے کی دھن مین لگا رہتا ہی **دیرینہ حسد** کی وجہ سے اہل حدیث ۱۳ [illegible]
[illegible]ئہ مین دل کھولکر ہمین **گالیان دین** اور بازاری آدمیون کی طرح **فحش ناپاک**
گندے الفاظ سے ہمین یاد کیا طرہ یہ کہ ان ناپاک خبیث الفاظ کو اڈیٹر اشاعۃ السنہ کیطرف
ناحق نسبت کردیا اصل معاملہ یہ ہی کہ اڈیٹر اہل حدیث نے **مرزائیون جکڑالویون**

---

[۱] یہ دو ورقہ محض تمہید ہی آئندہ اوراق کا انتظار کیجیے بعونہ تعالی اونمین ہمارے ہر دعوے کا ثبوت ملیگا یہی تمام عیاریان تمام سفاہتین ایک ایک کرکے سزائے کردار کو پہنچین گی ختم جواب پر اگر کوئی بات باقی رہے تو شکایت کیجیے۔ محض تمہید ہی پر جلدی کو راہ نہ دیجیے ع کہ تعجیل کار الخ ۱۲ منہ

ثنائیون[1] رافضیون نیچریون کے پیچھے جواز اقتدا کا فتوے دیا تھا ہمنے ایک مفصل مضمون لکھا اور اونکے جملہ استدلال کو ہباءً منثورا کیطرح اوڑا دیا ارادہ ہوا کہ اس کو اڈیٹر اہل حدیث کے پاس بھیجدین کردہ حسب وعدہ اپنے اخبار مین چھپوا دے اس اثنا مین مولوی محبوب شاہ صاحب ساکن دیاتہ ضلع ہزارہ کا خط پہنچا جسمین ثناء اللہ کی سخت شکایت تھی کہ میرا فلان مضمون کامل نہین چھپوایا چنانچہ اہل فقہ مورخہ ۹ صفر مین اونھون نے وہ عبارت خود ہی درج کرادی جو ثناء اللہ نے حذف کردی تھی جب اس خط کو ہمنے پڑھا ارادہ فسخ کردیا اور اہل فقہ مین اپنے مضمون کو شائع کرایا ادہر اہلحدیث آگ بگولا ہوگیا اور دریدہ دہنی سے اصل مضمون چھوڑکر سب وشتم سے اوراق سیاہ کرڈالے" ہم کہتے ہین بخاری وسلم وترمذی ونسائی نے ابوہریرہ اور رستہ نے کتاب الایمان اور ابوالشیخ نے کتاب التوبیخ مین انس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی حضور پُرنور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین آیۃ المنافق ثلث (زاد مسلم من طریقین وان صام وصلی وزعم انہ مسلم ولفظ انس ثلاث من کن فیہ فہو منافق وان صام وصلی وحج واعتمر وقال انی مسلم) اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان منافق کی نشانیان تین ہین جسمین یہ تینون باتین ہون وہ منافق ہے اگرچہ نماز پڑھے روزے رکھے حج وعمرہ کرے اپنے آپ کو مسلمان کہے بات کرے تو جھوٹ بولے اور وعدہ کرے تو خلاف کرے اور امانت دیا جائے تو خیانت کرے اور صحاح ستہ ومسند امام احمد مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالے عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا چار باتین ہین کہ جسمین جمع ہون وہ نرا منافق ہے انکین فرمایا واذا خاصم فجر جب کسی سے منازعت کرے تو فجور برا و تہے۔ حکیم صاحب امرتسری نے تین نشان تو صاحب اڈیٹر اہلحدیث مین ثابت کردیے جھوٹ کہنا اک لفاظ خود کہے اور دوسرے کی طرف نسبت کردینے

[1] حکیم صاحب نے یہ تو صاحب اڈیٹر اہلحدیث کی بڑی خوشی کی بات لکھدی ثنائیون یعنی ثناء اللہ کے طائفے والے، صاحب اڈیٹر کو یہی تو منظور ہے کہ کسی نہ کسی طرح اپنا ایک فرقہ قائم کرلین ایک طائفے کے سرگروہ بنجائین اگرچہ دین ایمان بیچکر والعیاذ باللہ رب العلمین ۱۲ منہ

خیانت کہ پرائے مضمون مین کتربیونت کرلی فجور کہ مطلق حق پوشی وناحق کوشی ہے نہ کہ خصوصیت مین اصل مطلب چھوڑکر محض فحش اور گندے الفاظ پر قناعت کرنا کہ یہ تو افجر الفجور ہے ہان ایک نشان باقی تھا یعنی وعدہ خلافی حکیم صاحب کو چاہیے تھا مضمون پہلے مسٹر اڈیٹر کی خدمت مین بھیجا کرتے کہ اگر وہ نہ چھاپتے یہ چوتھا بھی ثابت ہوکر صاحب اڈیٹر سے دریافت کیا جاتا کہ اب آپکا خالص منافق ہونا کھلا یا نہین۔ ہم صاحب اڈیٹر کی گالیون کی پرواہ نہ کرکے اپنا جواب پہلے اونھین کو بھیجتے ہین۔ دیکھین وعدے کے کہانتک سچے ہین۔ رہی خیانت عبارت ہمارا اصل نوشتہ ہمارے پاس ہے اگر ایک نقطہ کی تغییر وتحریف کرین گے تطبیق اصل کا مطالبہ ہوگا اوسوقت کھل جائیگا واذا اؤتمن خان پورا چھاپنے سے پشت پھیرین گے تو کھل جائیگا کہ اذا وعد اخلف اور ان دونون کے روشن ثبوت تو یہین دیکھیے گا کہ اذا حدث کذب اور اذا خاصم فجر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اب ہم اپنا مضمون شروع کرتے ہین وباللہ التوفیق انتہے یہ خط ہفتم جمادی الآخرہ ۲۶ ھ کو ڈاکخانے سے رسید لیکر روانہ کیا۔ انتظار تھا کہ اگلی جمعہ کو یہ دو ورقہ اہلحدیث مین شائع ہوجائیگا مگر خیال کے خلاف صاحب اڈیٹر کا یہ خط بنام فقیر آیا جسے اپنے اسسٹنٹ کی طرف نسبت فرمایا

خط اہلحدیث بجواب نامہ گرامی

ظہیر حسن طالب علم مدرسہ اہل سنت والجماعت[1] بریلی۔ سلام علیک۔ مضمون مرسلہ تمہارا پہنچا تمام مضمون کو یکجا کرکے بدستخطی مجدد صاحب بریلوی بھیجو تو حسب وعدہ درج ہوجائے گا ذرا غور سے ہمارے وعدے کو دیکھو اوس سے بعد جو چاہو کہو علم الدین اسسٹنٹ اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ۹ ۳۵ ۷ انتہے صاحب اڈیٹر کا یہ خلف نامہ ۱۱ جمادی الآخرہ کو بہان

[1] معطوف مجلے اور معطوف علیہ ہے اور علم کا غرہ بہر الجماعت پر لام آکر بھی تائے گشیدہ ہے حسن طلا اترا شیدہ ۱۲
[2] محدث صاحب سنہ خط کہو یا دستخطی یہ بدستخطی آپکا احداث محدثی ۱۲ ھ یعنی نہم جولائی سنہ ۱۹ھ کہ نہم جمادی الآخرہ ۱۳۲۶ھ تھی ممکن تھا کہ صاحب اڈیٹر اسکی جگہ ۹ ۶ ۲۶ لکھتے یا بخوف اختلاف تھا تو اسکی مطابقت لکھدیتے نہ کہ اسلامی تاریخ سے یکسر منہ پھیرکر محض عیسائی تاریخ پر قناعت کرتے مگر جو صاحب ترک اسلام کرچلے اونھین اسلامی تاریخ سے کیا کام اگرچہ علما فرما چکے کہ مسلمانونکو اپنے تمام معاملات مین اسلامی تاریخ چھوڑکر غیر اسلامی تاریخ کا اعتبار حرام ہے امام

آیا فقیر نے فوراً ابو ایسی ڈاک دسی تاریخ یہ دوسرا خط ابلاغ کیا۔

نامۂ دوم لیث بنام اہل حدیث

بنام ایڈیٹر۔ تمھارا کارڈ آیا وصول مضمون کا مژدہ لایا۔ تمھارے وعدے مین بدستخطی مجدد صاحب بریلوی[1] کی شرط کہان ہی لاجرم اس عذر مخترع کا منشا عیان ہی حدیث مین تو اذا احدث فرمایا۔ کیا تمھین کلما حدث کا التزام ہی یا اذا و کلما مین تم کو فرق نہین۔ تمھارے وعدہ مین یہ بھی نہ تھا کہ تمام مضمون یکجا کرکے نہ ایک دفعہ سب کی گنجائش رکھتے ہو کہ تمھارے کئی اخبار کے برابر ہی حسب وعدہ چھاپو۔ جمعہ جمعہ دو دو ورق بعونہ تعالے آتے رہین گے۔ نہ منظور ہو تو صاف انکار لکھ بھیجو حیلے بہلانے کی حاجت نہین۔ ظہیر حسن غفرلہ از بریلی مدرسۂ اہل سنت و جماعت ۱۱۔ جمادی الآخرہ ۱۳۲۶ھ انتہے۔ ایڈیٹر اہل حدیث نے **اس کا جواب کچھ نہ دیا** نہ اونکے پاس اپنی عیاری و ست پا افزائی و وعدہ خلافی و یاوہ گوئی کا کچھ جواب تھا وہ پہلے ہی دو دو ورقہ کے تیور دیکھکر سمجھ لیے کہ اس حملۂ شیرانہ کی تاب نہ لائین گے لہذا جیوڑے پر جبر کرکے پر صبر کرکے چپ سادھ گئے۔ نامۂ اول کا جواب تو ایڈیٹر صاحب نے فوراً دیا تھا۔ پانچوین ہی دن یہان آگیا تھا اسے گئے پورے دس روز ہوئے دیتے تو کب کے دے چکتے آذا وعد اخلف تو اونکے خط ہی سے ظاہر ہو لیا کہ اپنی **وفا** کا بدنما چہرہ چھپانے کو وعدہ مین شرط کا اضافہ کیا۔ اب یہ رسالہ آپ کے اخبار پر بہار اہل **فقہ** کے گوشۂ خاطر مین جگہ چاہتا ہی اشاعت فرمائین تو عنایت و بجا ہی کہ اس مین بھی وہی تفضیل و تذلیل اہل سفہ ہی جو خاص موضوع اہل فقہ ہی امید کہ بشکل رسالہ چھاپین آور پانسو کا پیمان زیادہ چھپین۔ والسلام مع الاکرام **ظہیر حسن** قادری عفی عنہ از بریلی ۱۱ جمادی الآخرہ روز سہ شنبہ ۱۳۲۶ھ

[1] فقیر کے خط مین ہر جگہ بلفظ (آپ) خطاب تھا صاحب ایڈیٹر کی تحریر (تم تم) کرتی آئی خط دوم مین اوسی کا اتباع ہوا ۱۲ منہ

آغاز مضمون ہدایت مشحون چابک لیث بر اہل حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بحول اللہ تعالی یہ حملۂ شیر سنت چند لطمون پر مشتمل (لطمۂ اولے)

اللہ عزوجل کے غالب شیر مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ضیغم دلیر امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے جب پانچہزار غیر مقلدین کو تہ تیغ فرمایا ہی جنکو خارجی کہا جاتا ہی (انکا غیر مقلد ہونا ہمارا اور صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کا متفق علیہ ہی۔ ہمارے نزدیک تو یون کہ اونکی طرز استدلال بعینہ وہی ہی جو آج وہابیہ کی ہی) اون اشقیا نے امیر المومنین پر یو خروج کیا تھا کہ تمنے ابو موسی اشعری کو حَکَم بنایا حالانکہ اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہی ان الحکم الا للہ حکم نہین مگر خدا کیلیے اور اندھون نے نہ دیکھا کہ وہی رب عزوجل اوسی قرآن کریم مین فرماتا ہی فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا ایک حَکَم مرد کیطرف سے بھیجو اور ایک حَکَم عورت کیطرف سے اوس آیت مین حکم ذاتی کی نفی ہی کہ اللہ کے سوا کوئی بالذات حاکم نہین اور حکم عطائی تو بیس جگہ قرآن عظیم نے بندون کیلیے ثابت کیا ہی۔ اسیطرح یہ حضرات علم مسائل مین یہی رنگ رکھتے ہین مقلدان ائمہ کو اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ مین داخل کرنا اوسی حکم ذاتی و عطائی مین فرق نہ کرنے پر مبنی ہی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وغیرہا آیات جنمین علم ذاتی کی نفی ہی دیکھین اور اونھین جیسی خارجیون کیطرح ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اور ما ھو علی الغیب بضنین اور الا من ارتضی من رسول الآیہ وغیرہا آیات سے جنمین صاف عطائی کا اثبات ہی آنکھین بند کرلین اور صاف کہدیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو امور غیب کا علم نہ ذاتی تھا نہ وہبی نہ کسبی افتؤمنون ببعض الکتب وتکفرون ببعض ان سب اگلے پچھلے

غیر مقلدونکا وتیرہ تیرہ ہی صحیح بخاری شریف مین ہے کان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یراہم
یعنی الخوارج شرار خلق اللہ وقال انہم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوہا علی المومنین
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما خارجیونکو بدترین خلائق جانتے تھے اور فرماتے انھون نے
وہ آیتین کہ کافرونکے بارہ مین اوترین مسلمانونپر ڈھال دین۔ بعینہ یہی حالت **وہابیہ**
کی ہے یقین کے لیے وہابیت کا جدید قرآن **تقویت الایمان** دیکھیے کہ کتنی آیات
رد کفار کو مسلمانونپر ڈھالا اور بزور زبان اہل اسلام کو معاذ اللہ شرک مین **ابو جہل** کے
برابر لکھدیا خیر یہ تو ہماری طور پر تھا اور صاحب ایڈیٹر **اہلحدیث** کے نزدیک وہ یون قہ
غیر مقلدین سے تھے کہ یہ پرچہ ۲۶ جمادی الاولی مین فرماتے ہین "غیر مقلدیت بس اسیکا نام ہے
کہ براہ راست اپنے دعوی پر قرآن وحدیث سے استدلال کرے وہ استدلال اوسکا صحیح ہو
یا غلط" ظاہر ہے کہ خارجیون نے اپنے دعوی پر براہ راست قرآن مجید ہی سے استدلال کیا تھا جسطرح
وہابیہ کرتے ہین اگرچہ اونکا استدلال محض باطل تھا جیسے وہابیہ کا استدلال باطل ہوا کرتا ہین
خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا کہنا یہ ہے کہ جب **مولی علی نے پانچ ہزار غیر مقلدین** تلوار
کے گھاٹ جہنم اوتارے۔ لوگ بولے خدا کا شکر جسنے اونھین ہلاک کیا اور ہمین اونسے
راحت دی مولی علی نے فرمایا یون نہین قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ابھی اونمین کے
مردونکی پشت مین ہین کہ ماؤن کے پیٹ مین نہ آئے رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ عن قیس
بن عبادۃ ونحوہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی جعفر الفراء مولی امیر المومنین حدیث مرفوع
مین ارشاد ہوا لایزالون یخرجون حتی یخرج آخرہم مع المسیح الدجال رواہ احمد والنسائی
وابن جریر والطبرانی فی الکبیر والحاکم عن ابی برزۃ الاسلمی ولابن جریر عن عبداللہ بن عمرو و
لنعیم بن حماد عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم یرفعانہ الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کلما قطع قرن نشأ قرن حتی یخرج فی بقیتہم الدجال یعنی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا یہ خارجی
(یعنی غیر مقلد) ہمیشہ نکلتے رہینگے جب انمین کی ایک سنگت کاٹ دیجائیگی دوسری سر اوٹھائیگی

یہانتک کہ انکی پچھلے مسیح دجال کے ساتھ نکلین گے صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
قادیانی دجال مرا۔ مسلمان خوش ہوئے کہ خدا کا شکر جسنے اوسے ہلاک کیا اور ہمین اوسکے
فتنہ سے راحت دی **پنجاب** کی زمین جسمین نئے **محدثین** باب فعال برسات مین حشرات الارض
کیطرح نکل پڑے ہین حدیث سُنے ہوئے تھی مسلمانونکی اس خوشی پر غرا کر بولی ؎

مباش ایمن کہ پنجابم ز فوج فتنہ موج آرم	چو شد یک قادیانی یادیانے صد دگر دارم

اوسکی اس دعوی کی تصدیق تو احادیث سے صاف ظاہر تھی کہ یہ خارجی بددین وہابیہ غیر مقلدین
آخر زمانے تک ہوتے رہینگے یہانتک کہ اونکی پچھلی سنگت دجال لعین کے ساتھ نکلیگی مگر انکو پنجاب
ہی کے ساتھ تو خصوصیت نہ تھی ہندوستان کے اور بعض بلاد مین بھی استنجے کے ڈھیلے کیطرح
ملتے ہین خاص نہین پنجاب کا بولنا آخر کچھ وجہ رکھتا ہے احادیث پر نظر سے ظاہر ہوا کہ

دجالون کے تین درجے ہین

(۱) سب سے بالا **فرسٹ دجال** یا دجال اکبر جسکا بیان ہر مسلمان سُنے ہوئے ہے اللہ عزوجل
مسلمانونکو اوسکے اور سب خبیثونکے شر سے پناہ دے صدقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کی رحمت و رافت کا آمین (۲) سب سے نیچے **تھرڈ دجال** یا دجال اصغر جنکا بیان صحیح مسلم
شریف کی اس حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
فرماتے ہین یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا
آباؤکم فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم آخر زمانے مین دجال کذاب ہونگے کہ تمھارے پاس وہ حدیثین
لائینگے جو نہ تمنے سنی ہونگی نہ تمھارے باپ دادا نے تو اونسے بچو اور اونھین اپنے سے دور کرو کہین وہ
تمکو بہکا نہ دین کہین وہ تمکو فتنہ مین نہ ڈالدین۔ اوپر کی حدیثون مین جنکا بیان ہوا کہ ظہور دجال اکبر تک
ہوتے رہینگے جب اونکا ایک گروہ کاٹ دیا جائیگا دوسرا سر اوٹھائیگا وہ یہی **وہابیہ غیر مقلدین**
تھرڈ دجال ہین۔ فرسٹ دجال حقیقۃ نئی قسم کا کانا ہوگا کہ دہنی آنکھ کی جگہ بھی نہ ہوگی اور دم
کا رخ ہموار سپاٹ ہوگا جسکی باعث مسیح کہا گیا اور ان تھرڈ دجالونکا کانا ہونا یہ کہ ہمیشہ انکا

ایک طرف کا بازار بند رہتا ہی ایک جانب کی آیتین دیکھین گے دوسری طرف سے پٹ جسکا
قدری بیان اوپر گزرا (۳) **سکنڈ دجال** یا دجال اوسط جنکا بیان ان حدیثون مین ہی کہ
بخاری نے ابوہریرہ اور احمد و مسلم و ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کین کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین انہ سیکون فی امتی کذابون

ثلثون (ولفظ البخاری دجالون کذابون قریبا من ثلثین) کلھم یزعم انہ نبی (ولفظ خ

رسول اللہ زاد ثوبان) وانا خاتم النبیین لانبی بعدی عنقریب اس امت مین تیس دجال
کذاب ہونگے ہر ایک ادعا کریگا کہ وہ رسول خدا ہی حالانکہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی
نہین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ سکنڈ دجال اپنی شیطانی عقل کے تفاوت سے دجالی
چال مین مختلف ہوتی ہین مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیسے
انکار اور اپنے لیے علوشان کے سامان جمع کرنےمین سب مشترک رہتے ہین جو زیادہ گدھے تھے
وہ تو کھلم کھلا اپنی مستقل نبوت کے مدعی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صریح
مخالف بنے جیسے اسود عنسی و مسیلمہ کذاب۔ یہ خران ناشخص اگرچہ دعوی مین اونچی اوڑان
اوڑے مگر دجالی پلہ مین آئندہ سکنڈ دجالون سے بہت ہلکے رہے دجال باطل کو ایسی پردہ مین
رکھتا ہی کہ لوگ دھوکا کھائین فرسٹ دجال اگرچہ سب سے اونچا اوڑیگا کہ خدائی کا دعوی کریگا
مگر ساتھ وہ سخت عجائب لائیگا کہ احمقون پر اشد تلبیس ہو یہ مسخرے صاف کھل کھیلے اور عجائب
کچھ نہ دکھا سکے لاجرم نتیجہ وہ ہوا کہ سر اوٹھاتے ہی کچل دیے گئے اسود کو حضرت فیروز دیلمی اور
مسیلمہ کو حضرت وحشی نے جہنم واصل کیا۔ قاعدہ ہی کہ آدمی کچھ دیکھ کر سیکھتا ہی سکنڈ دجالون کی
آئندہ نسلون نے جب دیکھا کہ اگلے چوکے اور ایسے چوکے کہ دجالی حیثیت سے سکنڈ دجال
کہنے کے بھی قابل نہ رہے بہت ہون تو **انٹرمیڈیٹ دجال** ہون لہٰذا
اونھون نے ہوشیاری برتی اور مسلمان بنکر مسلمانون کو دھوکے دینے کی
چال چلی کہ پوری سکنڈ دجال بنے رہین درجہ نہ ٹوٹنے پائے۔ نظر بر احادیث و قلع اونکا یہا

بیان ہوا تھا کہ **زمین پنجاب** نے پھر سر اوٹھا کر کہا ہان ہان

پنجاب کے دو سکنڈ دجال

یہ آواز سنکر سخت تعجب ہوا کہ یا رب یہ کیسا عجب۔ تھرڈ دجال نام و صورت بدل بدلکر
ہر قرن مین ہوا کیے اور ہوتے رہینگے یہانتک کہ اونکی سب آخری ٹرینین فرسٹ دجال
کے ملعون انجن مین جوڑ دی جائین اور الٰہی قہر کی بجلیان ٹوٹکر فرسٹ سے تھرڈ تک
سب کو ایک ساتھ خاک سیاہ بنائین مگر سکنڈ دجال تو صدیون مین ایک دھوسن لیا
جاتا ہی کیا اس زمانہ فتن مین کہ فتن کی فٹن پنجاب میل سے بھی زیادہ تیز ہی دجالی
قسمت مین پنجاب کی ایسی بھاگ کھلی کہ اوسمین ایک ساتھ دو سکنڈ دجال جمع ہو گئے

دو شاہ فتنہ در اقلیمے نمے گنجند — چسان بہم شدہ پنجاب او دو تا دجال

ایسا ہو تو وہ خصوصیت خاصہ خود ہی ظاہر ہو جائیگی جسکے باعث خاص مین پنجاب
اسکی جوابدہ ہوئی اس تعجب پر پھر **زمین پنجاب** برسر جواب ہوئی کہ عجب
نہ کرو ہم پتے دیتے ہین تم مطابق کر لو۔ یہ میری پانچ پانیون کے دھوئی دھائے
حیا و ایمان کی دھجے پھڑائے دونون دجال جان پناہ ضلال گو آپسمین بہت کچھ
اختلاف رکھتے ہین برسون باہم جوتیون مین دال بٹا کی ع زانکہ القاص لایحب القاص
لیکن باوجود اختلاف کثیر کے اس بات پر دونون متفق ہین کہ تمھارے محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا جیسا تم مسلمان سمجھتے ہو محض غلط ہی حضور
سب سے پچھلے نبی نہین جس سے آئندہ نبوتون کا دروازہ بند ہو سکے سکنڈ دجالی دونون
نے یون پالی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کھلا انکار کرکے مسلمانون مین
صریح مخالفت کی بنا ڈالی بلکہ دونون نے اپنے آپکو مسلمان ہی ظاہر کیا بلکہ حامی اسلام
بتایا ہی اور دجالی تلبیس کے لیے آریون کا رد کرنا اپنا پیشہ بنایا ہی رسائل لکھ مارے
اشتہار دیے دوڑی کیے مناظرے لیے کہ کسی طرح تم مسلمانونکے دلمین انکا حامی اسلام

ہونگے۔ اب دیکھیے یہ چال جیت رہی یا وہ اسود و مسیلمہ گدھونکی آخر ع

نقش ثانی بہتر از اول بود۔ دیکھیے ہماری زمین مین دو سکنڈ دجال ہوئے یا نہین

افسوس کہ اونمین کا ایک ابھی مرگیا مگر گیا ہوا مرجایا کرے دوسرا اوس سے بڑھکر تو

موجود ہی وہ بڑا تھا اور یہ چھوٹا لیکن یہ چھوٹا اوس بڑے کا بڑا۔ بزرگی بکار دجال

نہ بعمر و سال زمین کی یہ باتین سنکر آسمان کے بھی کان کھلے ایک صاحب کا پتا تو

فوراً چل گیا کہ وہ سافل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی آسمانی زوجہ محمدی

کے نامراد شوہر ہین کہ مرتے مرگئے مگر آسمانی ہمخوابہ کا آنچل خواب مین بھی نہ دیکھ سکے

دوسرے ایک ابھی مرگیا سے انکا پتا اور بھی نکھر گیا پنجاب مین اس زور و شور سے دجالی ڈگری

لے پاس سکیے کوئی دوسرے صاحب نظر نہ پڑے جو کلمہ گو ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانین فکرین کین خبرین لین اخبار دیکھے مگر اس معما کی گرہ نہ کھلی

ایک دن صبح کا وقت ہے

مدرسہ منظر اسلام مین ہماری ہم سبق دوستونکا مجمع ہے کہ چٹھی رسان ایک نیا اخبار

لایا جو یہان پہلے نظر نہ آیا نام دیکھا تو اہلحدیث مقام دیکھا تو امرتسر پنجاب

پہلا ہی مضمون دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایڈیٹر صاحب کتاب مستطاب حسام الحرمین

علی منحر الکفر والمین پر (جو مصدق و مقبول علمای کرام حرمین شریفین

اور خود اسوجہ سے کہ صریح منکران ضروریات اسلام کا رد ہے ہر مسلمان کی دل کا چین ہے)

موبنہ آئے اور اونھین منکران ضروریات دین کی مدح و ثنا کی گیت گائے ہین جنہین

منکران ختم نبوت بھی ہین۔ اب تو کچھ معما کھلتا نظر آیا کہ پنجاب مین دوسری کلمہ گو منکر

ختم نبوت کا پتا پایا مگر زمین پنجاب تو یہ کہتی اوٹھی تھی کہ پنجاب کی دو سکنڈ

دجال اور پتا یہ بتایا تھا کہ بڑا مرگیا اور یہ چھوٹا اوس بڑے کا بھی بڑا ہے بالفرض

اگر مسٹر ایڈیٹر آف دی اے ایچ پر سکنڈ دجالی ثابت بھی ہوجائے تو

یہ کیونکر تسلیم ہوسکے کہ انکی دجالی قادیانی کی دجالی سے بڑھی

ہوئی ہے اسپر یاد آیا کہ قضیۂ زمین برسر زمین اہل البیت ادری بما فیہ زمین

پنجاب کی پہیلی یہ ایڈیٹر صاحب ہی بوجھین گے جو اپنے اذناب مین شیر پنجاب

کہلائے جاتے ہین صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کی خدمتمین گزارش

ناٹ ڈیر ایڈیٹر۔ آپکی زمین کی پہیلی ہمارے ذہن مین نہ آئی۔ ہم جو کچھ اپنے ادراک کے

موافق اوسکی توجیہ خیال کرسکتے ہین آپکی خدمت مین پیش کرتے اور اوسکا فیصلہ

آپ ہی کے سر دھرتے ہین کہ آیا واقعی آپ ہی چیستان کے مصداق ہوسکتے ہین

اسکے لیے ضرور ہے کہ ہم اوّلاً دجالیت کے ارکان تشخیص کرین پھر ہر رکن مین آپکا

اور سکنڈ قادیانی کا موازنہ کردین جس سے آپکو رائے زنی مین مدد ملے اور اوسکے

بعد آپ سے دریافت کرین کہ کیا وہ دوسرے سکنڈ واقعی آپ ہین یہ تو ظاہر ہے

کہ دجالیت کے دو رکن ہین ایک تو عقائد ضالہ باطلہ رکھکر داعی و مکلّب ہونا

دوسرے اپنے باطل پر براہ تلبیس پردہ ڈالنا کہ ناواقفونکو دھوکہ دے۔ رہا موازنہ اسکے

لیے ہم آپ کے اس پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۶ جمادی الاولی ۲۶ھ کے نتائج لیکر آپ ہی کے ایما پر

فیصلہ رکھتے ہین کہ آپ ای زن ہون ورا اپنی زمین کی پہیلی بوجھین۔ ع

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

دجالیت کے رکن اول مین ایڈیٹر اہلحدیث و قادیانی کا موازنہ

مسلمانو اعظم عقائد دینیہ الٰہیات و نبوات ہین یا یون کہیے کہ ایمان کے دو جز ہین

لا الٰہ الا اللہ و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونون جزو نپر ان ایڈیٹر بہادر

کی امام الطائفہ و ارباب طائفہ کے حلے بھی قادیانی بیچارے کی بہت حملو نسی کہین آگے تھی

اب کہ حکمت شیطانیہ دجالیہ ہابیہ نے چند ارباب طائفہ مین نضج کامل پایا اسوقت کا کیا کہنا مثلاً

متعلق لا الٰہ الا اللہ

اللہ عزوجل پر قادیانی دجال نے اگرچہ سخت افترا کیے وحی الٰہی کا ادعا کرتا اپنے ناپاک کلام کو کلام الٰہی بتاتا مگر کبھی کبھی اللہ عزوجل کو ہر عیب و نقص سے منزہ بھی کہتا اور اوسکی صفات کمالیہ کی منافی باتو نپر اوسے قدرت نہ مانتا سرمہ چشم آریہ صفحہ ۵۵ و ۵۶ پر لکھا گیا عمدہ صاف اور پاک اور خدا ہی تعالی کی عظمت کے موافق یہ عقیدہ ہے کہ بجز امور منافی صفات کمالیہ حضرت باری عز اسمہ سب کا مونپر اوسکو قادر سمجھا جائے اور امکانی طور پر سب ممکنات قدرت پر ایمان لایا جائے یہی طریق اہل حق ہے" وہ اگرچہ اسکے خلاف بھی کہتا کہ مسخرۂ شیطان کسی کلمہ حق پر قائم نہین رہتا مگر اوس نے صاف و پاک عقیدۂ اہل حق تو یہی بتایا بلکہ برکات الدعا صفحہ ۳۳ پر کہتا ہے بجز اون خاص باتو نکے جو اوسکی صفات کاملہ اور مواعید صادقہ کے منافی ہون باقی سب امور پر وہ قادر ہے اور یہ بات کہ گو وہ قادر ہو مگر کرنا نہین چاہتا یہ عجب بیہودہ الزام ہے" برخلاف اسکے امام الطائفہ اسمعیل دہلوی اور اوسکے اذناب کا (۱) اعتقاد یہ ہے کہ اونکے خدا مین ہر عیب و آلائش کی گنجائش ہے صرف مشیخت بنی رکھنے کے لیے بالقصد اونسے بچتا ہے دیکھو اوسکا رسالہ یکروزی مطبوعہ آخر ایضاح الحق صفحہ ۱۴۵ مع بیان واجب الاذعان اعلیحضرت مجدد المائۃ الحاضرہ در رسالہ **سبحٰن السبوح** عن عیب کذب مقبوح طبع اول صفحہ ۳ تا صفحہ ۶۲ کہ یہ تمام اوراق اوسکی اسی ضلالت کے رد مین ہین نیز صفحہ ۸۳ وغیرہ نیز اعلیحضرت کا رسالہ **الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیہ** صفحہ ۱۵ و ۱۶ (۲) اونسے تصریح کردی کہ اللہ عزوجل کو زمانے (۳) مکان (۴) جہت سے پاک ماننا (۵) اوسکا دیدار بے جہت و محاذات جاننا یہ سب بدعت حقیقیہ کے قبیل سے ہے اگر اونکو دینی عقیدہ سمجھا جائے دیکھو اوسکا تقص در رسالہ **ایضاح الحق** صفحہ ۳۵ و ۳۶ مع ارشادات اعلیحضرت در رسالہ **الکوکبۃ الشہابیۃ** صفحہ ۱۳ و **سبحٰن السبوح** صفحہ ۲۴ (۶ تا ۹) یہ چارون ایمانی عقیدے یعنی خدا کو زمان و مکان و جہت سے

پاک اور اوس کا دیدار بے جہت و مقابلہ ماننا اور وہ فلاسفہ کے کھلے کفر یعنی خدا کو خالق بے اختیار جاننا اور زمین و آسمان و این و آن سب کو قدیم و ازلی ماننا امام الوہابیہ کے نزدیک یہ سب عقیدے ایک حالت مین ہین ان کفر و ایمان سب کا ایک حکم ہے دیکھو ایضاح الحق اور اوس کے رد مین سبحٰن السبوح صفحات مذکورہ (۱۰) اوس نے خدا کا علم غیب حادث اور اللہ عزوجل کو ہمیشہ کا جاہل اور اوسکے علم کو اختیاری و مخلوق مانا دیکھو اوسکی تقویت الایمان صفحہ ۲۳ مع بیان اعلیحضرت در رسالہ سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ صفحہ ۹ نیز کوکبہ شہابیہ صفحہ ۱۲ و ۱۳ و سبحٰن السبوح صفحہ ۴۴ و الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلا صفحہ ۲۱ (۱۱) اوس نے اپنے خدا کا کذب نہ صرف ممکن ذاتی بلکہ جائز و قوعی بلکہ نہایت سہل الوقوع مانا جو از روئے عادت بھی بعید نہین دیکھو اوسکی یکروزی صفحہ ۱۴۵ مع بیانات جلیلہ سبحٰن السبوح صفحہ ۷۵ تا صفحہ ۵۹ و کوکبہ شہابیہ صفحہ ۱۵ (۱۲) صاف لکھا کہ ممکن ہے اللہ تعالی کوئی خبر دیکر بندون کو فراموش کر دے پھر تکذیب کہان سے آئیگی یکروزی صفحہ ۱۴۴ یعنی جب بات کسی کو یاد ہی نہ رہی تو جھوٹا کون کہہ سکیگا غرض سارا ڈر بندون کا ہے کہ وہ جھوٹا نہ جان لین اونھین بھلا کر اونسے چرا چھپا کر وہابیہ کا خدا جتنا چاہے جھوٹ بول لے دیکھو اوسکے رد مین کوکبہ شہابیہ صفحہ ۱۴- اور اعلیحضرت کا ذ و صد تازیانہ صفحہ ۶۰ و صفحہ ۸۴ (۱۳) اسیطرح اوس کا اعتقاد ہے کہ خدا جسے روز قیامت بخشنا چاہیگا بندون کے ڈرسے بے سبب درگذر نہ کریگا کہ لوگ بیغیرت کہین گے کیسا بادشاہ تھا کہ اپنا ہی قانون توڑ دیا اسلیے کسی نہ کسیکی شفاعت کا حیلہ کھڑا کرکے بخشے گا دیکھو اوسکی تقویت الایمان صفحہ ۱۵ اور اوس کے رد مین سبحٰن السبوح صفحہ ۶۱ (۱۴) بلکہ اوس نے تو یہ لکھا تھا کہ آئین بادشاہت کا خیال کرکے بے سبب درگذر نہین کرسکتا مطبع دار السلام دہلی مین جو اول دل تقویت الایمان

چھپی اوسمین یوہین تھا اور اسپر خود اوسکی زندگی مین علما نے مواخذہ کیا علامۃ الزمن جناب مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی نے اوس کے رد اوسکی تکفیر مین رسالہ تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی تحریر کیا اور اوس قول کے متعلق لکھا قول او۔ مگر آئین بادشاہت کا خیال کرکے الخ چہ کلمہ گران ست کہ در ہمچو مقام از زبانش برمی آید سبحن اللہ او سبحنہ اجل و برتر ست ازین کہ بپاس حفظ سر رشتہ آئین باوجود رحم آوردن بر مجرم از و در گذر کردن نتواند سبحن اللہ رب العرش عما یصفون لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون ۵ غرض اوس نے صاف صاف خدا کو عاجز و خائف کہا تھا جب اہل اسلام معترض ہوئے چھاپے والون نے درگذر نہین کرتا بنا دیا کہ خائف تو ذرا پردہ مین ہو کھلا کھلا عاجز بچ جائے مگر اوسے کیا نفع جو لکھکر مر گیا (۱۵) اوسکا عقیدہ ہی کہ قرآن مجید معاذ اللہ مخلوق ہی حادث ہی فنا ہو سکتا ہی دیکھو یکروزی صفحہ ۱۴۴ اور اوسکے رد مین دو صد تازیانہ صفحہ ۳۴ تا صفحہ ۴۶ و صفحہ ۱۶ (۱۶) اوسکے مذہب پر کلام اللہ مین جابجا شرک کھرا پڑا ہی اوسکا خدا خود شرک کر رہا ہی بندون کو شرک کی ترغیب دے رہا ہی دیکھو اوسکی تقویت الایمان کے کثیر اقوال اور اونکے رد مین اعلیحضرت مدظلہ کی کتاب مستطاب کمال الطامہ علی شرک سوّی بالامور العامہ جس نے قاہر و باہر دلیلون سے روشن کیا ہی کہ امام الوہابیہ و وہابیہ کے نزدیک بشر سے لیکر ملئکہ تک امتیون سے لیکر انبیا تک بندون سے لیکر خدا تک کوئی شرک سے محفوظ نہین سب ایک شرک کے رنگ مین رنگے پڑے ہین ہیہات ہیہات امام الطائفہ کے جزئیات کہانتک گنیے اوس نے اپنے معبود کے باب مین دو کلیے گڑھے جن سے اوسکے بے نہایت وصاف اوگل پڑے پہلا کلیہ جن امور کی نفی سے خدا کی مدح کیجاتی ہی وہ سب اوسکے معبود کیلیے ممکن بلکہ جائز بلکہ سہل الوقوع ہین کہ صفت کمال یہی ہی کہ باوصف قدرت برعایت مصلحت بچے گونگے کی کوئی تعریف نہ کریگا کہ جھوٹ نہین بولتا دیکھو اوسکی یکروزی صفحہ ۱۴۵ اور اوسکے رد

تازیانہ ۱۵

تازیانہ ۱۶

مین سبحن السبوح صفحہ ۴۴ تا صفحہ ۹۴ وکوکبۂ شہابیہ صفحہ ۱۶ و ۱۷ اور غیر ہا پر الارشادات حضرت مجدد المائۃ الحاضرہ کہ اب اجب ہوا کہ (۱۷) اوسکو معبود کے لیئے جورو (۱۸) بیٹا (۱۹) کھانا کھانا (۲۰) لوگون سے اپنے پیٹ کیلیے کھانا مانگنا بھیک کے ٹکڑون پر گذر کرنا (۲۱) سونا (۲۲) اونگھنا (۲۳) بہکنا (۲۴) بھولنا (۲۵) بندون سے ڈرنا (۲۶) تھک جانا (۲۷) غفلت کرنا (۲۸) ظالم ہونا (۲۹) کسی کو اپنے حکم کا شریک کر لینا (۳۰) ابلیس و شیاطین کو اپنا قوت بازو بنانا (۳۱) مخلوقات موجودہ کی صورت بدلنے سے عاجز ہونا (۳۲) اوسکے یا نہ اور مخلوقات بنانے سے عاجز رہنا (۳۳) واقعات خلق سے غائب ہونا وغیرہ وغیرہ سب جائز و روا ہون کہ ان سب باتونکی نفی سے ہمارے رب عز و جل نے اپنی مدح فرمائی قال تعالی ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا ۵ وھو یطعم ولا یطعم ما ارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون ۵ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ۵ لا یضل ربی ولا ینسی ۵ لا یخاف عقبٰھا ۵ ولم یعی بخلقھن ۵ وما مسنا من لغوب ۵ وما اللہ بغافل عما تعملون ۵ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ ۵ ولا یشرک فی حکمہ احدا ۵ وما کنت متخذ المضلین عضدا ۵ وما نحن بمسبوقین علی ان نبدل امثالکم وننشئکم فیما لا تعلمون ۵ فلنقصن علیھم بعلم وما کنا غائبین ۵ (۳۴) یونہی درکنار خود اونکے معبود کا مرنا بھی جائز کہ اسکی نفی سے بھی اللہ عز و جل نے اپنی مدح کی قال تعالی وتوکل علی الحی الذی لا یموت پانی یا پتھر کی کوئی تعریف نہ کریگا کہ یہ نہین مرتا کہ اونمین موت کی صلاحیت ہی نہین تو انکا معبود ضرور صالح موت ہونا لازم اور یہ کبھی ایسا کہ جو جورو رکھے بیٹا جنے سوئے اونگھے بہکے بھولے ڈرے تھکے وغیرہ وغیرہ اوسے ابکدن مرنے سے کیا چارہ دوسرا کلیہ اور کیا جانا کیا دوسرا کلیہ کروڑون کفریات کا جامع کلیہ کہ جو کچھ انسان کر سکے خدا بھی اپنے لیے کر سکتا ہی ورنہ قدرت انسانی

قدرت بانی سے بڑھ جائیگی دیکھو اوسکی یکروزی صفحہ ۱۴۵ اور اوسکے رد مین دو صد تازیانہ صفحہ ۴۳ مع حاشیہ و صفحہ ۸۲ و ۸۳ و کوکبہ شہابیہ صفحہ ۱۵ کہ اس سفیہ کے مذہب پر (۳۵) اوسکے معبود کا کھانا پینا (۳۶) پاخانہ پھرنا (۳۷) پیشاب کرنا (۳۸) بات سننے سے دُور رہنا (۳۹) چیز دیکھنے سے معذور رہنا (۴۰) دریا مین ڈوبنا (۴۱) آگ مین جلنا (۴۲) خاک پر لیٹنا (۴۳) کانٹون پر لوٹنا (۴۴) وہابی رافضی یہودی نصرانی بت پرست ہونا (۴۵) عورت سے جماع کرنا (۴۶) اپنی زوجہ کے رحم مین اپنا نطفہ ڈالنا (۴۷) کسی نجتہ سے تین دن کے لیے ۲۷ بوسون اور ۹ بار جماع پر متعہ کرنا (۴۸) حج کو جاتے اہل حرمین کے ڈر سے کمشنر دہلی کی پناہ لینا (۴۹) اوس سے استمداد و استعانت کرکے بچاؤ کو چٹھی ہمراہ لینا (۵۰) مکہ معظمہ مین بعلت وہابیت خاص مسجد حرام شریف مین گرفتار ہوکر چالان کیا جانا حوالات ہوئے پر اپنے عقائد باطلہ سے توبہ نامہ لکھنا ہندوستان مین آکر جائے پناہ پاکر پھر پلٹ جانا فافہم (۵۱) کُٹھل چاقو سے اپنی ناک وڈرانا (۵۲) اپنا گلا گھونٹ کے دم نکالنا (۵۳) کسی گنگوہی یا جنگلی کوہی سے سبق پیٹنا (۵۴) دیوبندی مدرسہ مین امتحان دیکر دستار فضیلت سر پہ لپیٹنا (۵۵) **اقول** اور جب تلمّذ پر قادر ہوا تو ضرور جاہل بالفعل ہوا کہ تحصیل حاصل محال ہے یہانتک تو منقولات تھے اب کچھ ہم بھی گذارش کرین اگر آپ کان دھرین۔ ؎

سب کہتے ہین حور ہو پری ہو	کچھ ہے ہم بھی کہین جو آدمی ہو

ہان معبود وہابیہ کے لیے اور کیا کیا جائز ہوا (۵۶) کسی ہندی یونیورسٹی مین اولٹی سیدھی پڑھائی گھونٹ کر مولوی فاضل کی ڈگری لینا (۵۷) اپنے سے ایسا اونچا تاک کر اُلجھنا جسکا کلام تک سمجھنا (۵۸) پھر اوسکو دلائل قاہرہ لاجواب دیکھکر جھٹ بحث چھوڑ الگ چمپت ہونا آپنے دل سے دونئی منتشأ بحث گڑھنا اون مین سے بھی ایک ہضم کرکے ڈکار نہ لینا دوسرے مین اپنی وہ منطق دانی جھاڑنا کہ ناحق ناروا اور ونکا سامعہ اور اپنا حلق پھاڑنا (۵۹) اسپر بھی صرف تمہید جواب دیکھکر کنج خانگی مین دبک جانا الوسواس الخناس کے رنگ جمانا چھاپنے کا وعدہ فرماکر کرایا کرجھٹ پلٹ جانا براہ بے حیتی اپنی وفا پلنے کو تحریری دعوے مین شرط بڑھانا وفا کا باپ بنکر وفا سے یون کُٹی چھٹی رکھنا (۶۰) شراب پیکر بدمست ہونا (۶۱) افیون چڑھاکر پینک کے جھونکے لینا (۶۲) دھتورا کھا تھوڑی دیر کو پاگل بنجانا وغیرہ وغیرہ یہ سب باتین وہابیہ و امام الوہابیہ کے معبود کے لیے ممکن و جائز ہین کہ آدمی یہ سب کچھ کر رہے ہین اونکا معبود نہ کرسکے تو قدرت مین انسان سے گھٹ رہے (۶۳) اور ہان عورت کیا آدمی نہین تو نہ فقط جماع کرنا بلکہ مردون کو اپنے اوپر تصرف دینا (۶۴) جو ہر معلوم یہ نیت استقرار اپنے جاذبہ اندر دنی سے جذب کرکے باردار ہونا بچہ جننا یہ بھی ضرور ممکن ہوگا ورنہ مرد تو مرد عورت سے قدرت مین ہیٹا رہیگا (۶۵) جب مردی و زنی دونون مجتمع تو اونکا خدا خنثے بن سکا وہ بھی ایسا مشکل کہ محض لاحل۔ دیکھو یہان اوسکی قدرت قدرت بشر سے بڑھ گئی کہ کوئی آدمی اپنے آپ کو خنثے نہین بنا سکتا (۶۶) آدمی قادر ہے کہ اپنی مان کے پاؤن چومے (۶۷) اپنے باپ کے جوتے سیدھے کرے (۶۸) اپنی زوجہ کو نفیس لباس عمدہ زیور بنوا دے (۶۹) صبح اُٹھکر اپنے چچا مامون پھوپا خالو بڑے بہنوئی کو جھک کر سلام کرے (۷۰) ایک عورت قادر ہے کہ اپنے خاوند کے پاؤن دباتی رہے (۷۱) ساس سسر کی اطاعت کرے (۷۲) جیٹھ دیور نند نندوئی کو راضی رکھے (۷۳) آٹھوین دن ڈولی مین بیٹھکر میکے جائے (۷۴) مان کی دی ہوئی مٹھائی لاکر خاوند کے ساتھ کھائے تو اونکا خدا بھی ضرور ان سب باتون پر قادر ہوگا (۷۵) اور اسپر قدرت جبھی ممکن کہ اوسکے مان باپ چچا مامون پھوپا خالو بہن بہنوئی زوجہ شوہر ساس سسر جیٹھ دیور نند نندوئی سب موجود ہون کہ معدوم کے ساتھ یہ امور محال (۷۶) اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ نہ فقط بالامکان بلکہ بالفعل خنثے ہے جسکے جورو خاوند دونون موجود (۷۷) پھر کیا انسان ہی سے اوسکی قدرت گھٹنی محال ہے جانور سے کم رہنی اور بھی بدتر تو واجب کہ جناب امام الوہابیہ الخ کہ کتے سور کے

تمام افعال کو اپنے معبود کے لیے جائز مانین (۷۸) چھوٹی چڑیا کے گھونسلے مین سما لے (۷۹) انڈے دے بچے نکالے (۸۰) مکھی کیطرح کسی وہابی کی ناک مین گھس جائے (۸۱) چھینک لیے پر بھن بھن کرتا باہر آئے (۸۲) گھوڑی دیکھکر ہنہنائے (۸۳) بسانڈ دیکھکر رسیان تڑائے (۸۴) گرُد پکارے سے چار دن پتلیان جھاڑ کر دوڑ آئے (۸۵) گائے بھی ہین جتے کان نہ ہلائے (۸۶) یا جو اڈا لگکر سٹرک کترائے (۸۷) زیادہ بوجھ لادنے سے بیٹھ جائے (۸۸) پہنا کھا کر سیدھا ہو جائے (۸۹) فرشتہ دیکھکر پر پھیلا کر گٹر گون بولے (۹۰) شیطان دیکھکر دُم دبا کر گردن اُٹھا کر ..... بالغرض خدائی وہابیہ کیا ہی ایک عجب اعجوبہ تماشا ہو انکے دھرم پر اوسے لیس کمثلہ شئ کہنے کے یہی معنی کہ آؤ سب جیسا ہنگم دیکھا نہ سنا افرأیت من اتخذ الٰهه هواه ضعف الطالب والمطلوب لبئس المولی ولبئس العشیر ہ کیا تو نے اوسے دیکھا جسنے اپنی خواہش کو خدا بنا لیا طالب مطلوب دونون مغلوب کیا برا مولی اور کیا برا کنبا (۹۱) نیز اس تقدیر پر لازم کہ خدا خدا نہ رہے دیکھو سبحن السبوح صفحہ ۳۶ (۹۲) نیز لازم کہ لاکھون کروڑون خدا ممکن ہون صفحہ ۳۵ خداؤن کی پود ھ بڑھکر بندونکی بسنے کو جگہ نہ رہے حاشیہ صفحہ ۳۶

الله الله ایک حجت عامۃ الظہور لامعۃ النور

جس سے وہابیت کا کوئی قول کوئی فعل کوئی عقیدہ کوئی سب مردود و مقہور رب العرش عز جلالہ نے اعلیحضرت صاحب الحجۃ القاہرہ مجدد المائۃ الحاضرہ زیدت فیضہم الباہرۃ والطاہرہ کو وہ قلم حق رقم عطا فرمایا ہے جسکے صاعقہ برق بار نے جدھر توجہ فرمائی خرمن ضلال کو وہ خاک سیاہ کیا کہ زُرّاع کفار نے اپنے انبار کی خاک بھی نہ پائی ظلمت ضلالت دھوان بنکر ہوا پر اوڑتی پریشان پھرتی نظر آئی ذلک من فضل الله علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون ہ اعلیحضرت کی کتاب مستطاب سبحن السبوح تو شائع ہوئے ستّرہ برس ہوئے یہ مبارک سال ۱۳۰۹ھ مین طبع ہوتے ہی گنگوہی صاحب کی

خدمت مین رسید طلب جسٹری ہو کر پہنچا اونکی دستخطی رسید ابتک محفوظ ہی تین سال غوغا رہا جواب ہوگا ہو گیا چھپے گا چھپتا ہی مگر وہ چھپنا بالفتح نہ تھا بالکسر تھا ایک خیالی انڈا پر عنقا کے نیچے مستور تھا یہانتک کہ حضرت گنگوہی صاحب ظاہری آنکھون کو بھی رو بیٹھے اور گیارہ سال انتظار کے بعد اعلیحضرت نے المعتمد المستند مین چھاپ دیا کہ

الآن اذ قد اعمی الله سبحنه بصر من قد عمیت بصیرته من قبل فانی یرجی الجواب ہ وہل یجاد میت من تحت التراب ہ

الله عز وجل نے اعلیحضرت کی یہ پیشگوئی بھی سچی فرمائی کہ جناب گنگوہیت مآب مر کر مٹی مین مل گئے اور اذناب نے وہ چھپا ہوا خیالی جواب ونکے ساتھ گڑھے مین دبا دیا یا وہ پیری مریدی بھی کرتے تھے قبر مین شجرہ کی جگہ رکھوا دیا آب کچھ زمانہ ہوا کہ بعض دیوبندی شورشون پر استفتا ہوا اعلیحضرت نے مختصر جواب ارشاد کیا اور تفصیل کو سبحن السبوح پر محول فرمایا۔ یہ مختصر فتوی اپنے کمال ایجاز پر بعونہ تعالی پیر تو اعجاز پر واقع ہوا جس نے اسی کلیہ ثانیہ امام الوہابیہ کی پرزے اڑا کر ایک عجیب فائدہ افادہ کیا کہ امام الوہابیہ کا یہ قول مانکر خود اوسکے اور تمام وہابیون اور غیر مقلدون کے جتنے عقائد مکائد اقوال افعال دعاوی دلائل سائل مسائل غرض اوس طائفے کی عمر بھر کی ساری کمائی اگلی پچھلی آئی لگائی کوئی ہو کیسی ہو سب کے رد کو صرف ایک حجت قاہرہ کافی۔ آب یہ بات منجملہ کرامات ہی یا نہین کہ تمام مختلف ابواب کے مباحث گوناگون کے رد کو صرف ایک دلیل وافی ایک ہی وارد ہر جگہ حاضر ایک ہی صاعقہ ہر جگہ قاہر و لله الحجۃ البالغۃ فقیر یہ فتوائے منیر سراپا تنویر اعلیحضرت کے مجموعۂ فتادی سے دو فائدۂ جلیلہ کے لیے نقل کرتا ہی ایک تو یہی کہ منطقیون مین امتحان طلبہ کو مغالطۂ عامۃ الورود مشہور ہی یہ جان وہابیہ پر واقعی حقیقی حجت عامۃ الظہور ہی دوسرے یہ کہ ہمارے عنایت فرما صاحب ایڈیٹر اہلحدیث براہ مکر و تلبیس فعلیت کذب سے آنکھ چرا کر امکان کذب کیطرف دوڑے آور کچھ بنتے نہ بن آئی تو صرف لفظ لکھکر ایسے چھو ہوئے

کہ تلاش وعدمین اپنی وفاکے پاؤن توڑے لہذا ہم اوس مسئلے کا قدرے اور بھی ذکر کردین
کہ صاحب بالقابہ عالمیانہ پست خیالی سے ابنے امام کے ڈھونڈ کھائین اور ہان تیسرا یہ بھی ہے کہ عیار بہادر نے
اعلیحضرت پر جو افترا گڑھے اونمین یہ بھی ہے کہ محض امکان کذب ماننے پر کافر کہدیا حالانکہ
یہ حسام الحرمین کے کسی حرف کا مفاد نہ تھا اور جسے سبحٰن السبوح یا سل السیوف
یا کوکبہ شہابیہ وغیرہا رسائل عالیہ کا مطالعہ نصیب ہوا وہ تو آفتاب سے زیادہ روشن
دیکھ رہا ہے کہ اڈیٹر کا بہتان کیسا گندا افترا ہے مبارک فتوی سبحٰن السبوح کا ذیل ہونے
کے قابل اور ذیل کو دامن کہتے ہین سبحٰن السبوح ایک باغ ہمیشہ بہار ہے اور باغ
سے دامن کو نسبت آشکار کہ اوسی کے پھول اسمین جلوہ بار لہذا مناسب کہ بلحاظ تاریخ
اشاعت اس نام سے اسکا آغاز کردن۔

دامان باغ سبحٰن السبوح

١٣٢٦ھ

منقول از مجلد یازدہسم العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہین علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ دیوبند کا پڑھا ہوا
ایک مولوی کہتا ہے کہ اللہ تعالی جھوٹا ہو سکتا ہے اور اوسپر دلیل یہ پیش کرتا ہے کہ آدمی جھوٹ
بول سکتا ہے تو اگر اللہ تعالی نہ بول سکے تو آدمی کی قدرت خدا کی قدرت سے بڑھ جائیگی
کہ ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کر سکتا ہے اور خدا نہیں کر سکتا یہ ظاہر بات ہے کہ خدا کی قدرت
بے انتہا ہے آدمی جس جس بات پر قادر ہے خدا ضرور اون سب باتون پر قادر ہے اور انکے
سوا بے انتہا چیزون پر قدرت رکھتا ہے جنپر آدمی کو قدرت نہیں انسان کو اپنے کذب پر
قدرت ہو اور خدا کو اپنے کذب پر قدرت نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے اور اس دلیل کو کہتا ہے

یہ ایسی قاطع دلیل ہے کہ جس کا جواب نہیں ہو سکتا ہے اُمید کہ اس بارہ مین جو حق ہو
تحریر فرمادین اور مسلمانون کو گمراہ ہونے سے بچادین۔ بینوا توجروا۔

الجواب

سبحٰن اللہ رب العرش عما یصفون ٥ اللہ عزوجل مسلمانون کو شیطانون کے
وسوسون سے بچائے دیوبندی نہ دیوبندی کہ دیوبندیون نہ دیوبندیون کہ اونکے امام اسمٰعیل
دہلوی کا یہ قول صریح ضلالت وگمراہی وبددینی ہے جسمین بلامبالغہ ہزارہا وجہ سے کفر لزومی
ہے جمہور فقہائے کرام کے طور پر ایسی ضلالت کا قائل صریح کافر ہو جاتا ہے اگرچہ ہم باتباع
جمہور متکلمین کرام صرف لزوم پر بے التزام کافر کہنا نہیں چاہتے اور ضال مضل بددین
کہنے پر قناعت کرتے ہین اس مسئلہ مین فقیر کا ایک کافی ووافی رسالہ مسمی بہ سبحٰن السبوح
عن عیب کذب مقبوح مدت ہوئی چھپکر شائع ہو چکا اور گنگوہیون دیوبندیون وغیرہم
وہابیون کسی سے اوسکا جواب نہ ہو سکا نہ انشاء اللہ العزیز قیامت تک ہو سکے
حقت علیہم کلمۃ العذاب بما کذبوا ربہم وبما کانوا یفسقون اولئک
اصمہم اللہ واعمی ابصارہم فہم فی طغیانہم یعمہون۔
مین نے اوس رسالے مین تیس نصوص اور تیس دلائل قطعیہ سے ثابت کیا ہے
کہ اللہ تعالی کا کذب محال بالذات ہے اور یہ کہ اوسکے محال بالذات ہونے پر تمام
ائمہ اُمت کا اجماع ہے مسلمان جسکے دل مین اوسکے رب کی عظمت اور اوسکے کلام
کی تصدیق ہو اگر کچھ بھی سمجھ رکھتا ہے تو اوسکے لیے یہی دو حرف کافی ہین اول یہ کہ
کذب ایسا گندہ ناپاک عیب ہے جس سے ہر تھوڑی ظاہری عزت والا بھی بچنا چاہتا
ہے اور ہر بھنگی چمار بھی اپنی طرف اوسکی نسبت سے عار رکھتا ہے اگر وہ اللہ جل جلالہ
کے لیے ممکن ہوا تو وہ بھی ناقص ملوث گندی گھنونی نجاست سے آلودہ ہو سکیگا
کیا کوئی مسلمان اپنے رب پر ایسا گمان کر سکتا ہے مسلمان تو مسلمان کہ اوسکے لیے

اوسکے رب کی امان۔ ادنی سمجھ والا یہودی نصرانی بھی ایسی بات اپنے رب کی نسبت
گوارا نہ کریگا۔ پاکی ہی اوسے جسکے سراپردۂ عزت وجلال کے گرد کسی عیب ونقص کا گذر
قطعًا محال بالذات ہی جسکی عظمت وقدوسیت کو ہر لوث وآلودگی سے بالذات
منافات ہی شرح مقاصد مین ہی الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص
باتفاق العقلاء وہو علی اللہ تعالی محال یعنی جھوٹ باجماع علما محال ہی کہ وہ باتفاق
عقلا عیب ہی اور عیب اللہ تعالی پر محال نیز مقصد سادس فصل ثالث بحث سابع جملہ
اہلسنت کے عقائد اجماعیہ مین فرماتے ہین طریقۃ اہل السنۃ ان العالم حادث والصانع قدیم
متصف بصفات قدیمۃ ولا یصح علیہ الجہل ولا الکذب ولا النقص اہل سنت کا مذہب
یہ ہی کہ تمام جہان حادث ونوپیدا ہی اور اوس کا بنانے والا قدیم اور صفات قدیمہ سے
موصوف ہی نہ اوس کا جہل ممکن ہی نہ کذب ممکن ہی نہ اوسمین کسی طرح کے عیب ونقص
کا امکان ہی دوم یہ کہ جب اوسکا کذب ممکن ہوا تو اوس کا صدق ضروری نہ رہا اور
جب اوس کا صدق ضروری نہ رہا تو اوسکی کونسی بات پر اطمینان ہوسکے گا ہر بات
مین احتمال رہیگا کہ شاید جھوٹ کہدی ہو جب وہ جھوٹ بول سکتا ہی تو اس یقین کا
کیا ذریعہ ہی کہ اوس نے کبھی نہ بولا۔ کیا اوسے کسی کا ڈر ہی یا اوسپر کوئی حاکم وافسر ہی
جو اوسے دبائیگا اور جو بات وہ کرسکتا ہو نہ کرنے دیگا۔ ہان ذریعہ صرف یہی ہوسکتا تھا
کہ خود اوس کا وعدہ ہو کہ ہمیشہ سچ بولونگا یا اوس نے فرمادیا ہی کہ میری سب باتین سچی
ہین مگر جب اوسکا جھوٹ ممکن ٹھہرا تو سرے سے اس وعدہ وفرمان ہی کے صدق
پر کیا اطمینان رہا۔ ہوسکتا ہی کہ پہلا جھوٹ یہی بولا ہو غرض معاذ اللہ اوس کا کذب
ممکن مان کر دین وشریعت واسلام وملت کسی کا اصلا پتا لگا نہین رہتا جزا وسزا
وجنت ونار وحساب وکتاب وحشر ونشر کسی پر ایمان کا کوئی ذریعہ نہین رہتا تعالی اللہ
عما یقول الظلمون علوا کبیرا علامہ سعدالدین تفتازانی شرح مقاصد مین

فرماتے ہین الکذب فی اخبار اللہ تعالی فیہ مفاسد لا تحصی ومطاعن فی الاسلام
لا تخفی منہا مقال الفلاسفۃ فی المعاد ومجال الملاحدۃ فی العناد وبطلان ما علیہ الاجماع
من القطع بخلود الکفار فی النار مع صریح اخبار اللہ تعالی بہ فجواز عدم وقوع مضمون ہذا
الخبر محتمل ولما کان ہذا باطلا قطعا علم ان القول بجواز الکذب فی اخبار اللہ تعالی باطل
قطعًا رہی دیوبندی کی دلیل ذلیل وہ اوسکی اپنی ایجاد نہین امام وہابیہ کی اختراع
خبیث ہی سبحن السبوح مین اوسکے ہذیانون کی پوری خدمتگذاری کردی ہے
یہان چند حرف کافی گذارش اولًا جب یہ ٹھہرا کہ انسان جو کچھ اپنے لیے کرسکتا ہی
وہابیہ کا خدا بھی خود اپنے واسطے کرسکتا ہی تو جائز ہوا کہ اونکا خدا زنا کرے شراب پیے
چوری کرے بتون کو پوجے پیشاب کرے پاخانہ پھرے اپنے آپ کو آگ مین جلائے
دریا مین ڈبائے سر بازار بدمعاشون کے ساتھ دھول جھکڑ لڑے جوتیان کھائے وغیرہ
وغیرہ وہ کونسی ناپاکی کونسی ذلت کونسی خواری ہی جو اونکے خدا سے اُٹھ رہیگی ثانیًا
بیدین اس گھمنڈ مین ہین کہ اُنھون نے خدا کا عیبی ہونا فقط ممکن کہا ہی کوئی عیب
بالفعل تو اوسے نہ لگایا حالانکہ اول تو یہی اونکا گدھا پن ہی اوس جلیل جمیل سبوح قدوس
کی شان جلال کے لیے فقط امکان عیب ہی خود بڑا بھاری عیب ہی کما بیناہ فی
سبحن السبوح واوضحناہ للغواۃ مع مالہ من الوضوح۔ خیر یہ تو ایمان والے جانتے ہین
مین وہ بتاؤن جسسے یہ عیب لگانے والے بھی سمجھ جائین کہ بیشک انھون نے خدا کو
بالفعل عیبی مانا اور کتنا سخت سے سخت عیبی جانا بلکہ اوس کے حق مین کچھ لگتی رکھی
صاف صاف اوسکی الوہیت ہی باطل کردی۔ وجہ سنیے جب یہ ٹھہری کہ آدمی جو
کچھ کرتا ہی خدا بھی اپنے لیے کرسکتا ہی اور ظاہر ہی کہ آدمی قادر ہی کہ اپنی ماں کی تواضع
وخدمت کے لیے اوسکے تلوون پر اپنی آنکھین ملے اپنے باپ کی تعظیم وغلامی
کے لیے اوسکے جوتے اپنے سر پر رکھکر چلے تو ضرور ہی کہ وہابیہ کا خدا بھی اپنے

ماں باپ کے ساتھ ایسی تعظیم وتواضع وخدمت وغلامی پر قادر ہو ورنہ انسان کی قدرت جو اوسکی قدرت سے بڑھ جائیگی کہ ایک کام وہ نکلا جو انسان کرسکا اور خدا سے نہیں ہوسکتا۔ اگر کہیے اوسے اس کام پر اسوجہ سے قدرت نہ ہوئی کہ اوس کے ماں باپ ہی نہیں تو اسمین اوس زخم کا کیا علاج ہوا مطلب تو اتنا تھا کہ ایک کام ایسا نکلا جسے بعض انسان کر رہے ہین اور خدا سے نہیں ہوسکتا خواہ نہ ہوسکنے کی کوئی وجہ ہو۔ لاجرم تمھارے طور پر ضرور ہو کہ خدا کے ماں باپ ہون تاکہ وہ بھی ایسی سعادتمندی کرسکے جیسی انسان کر رہا ہو اور ظاہر کہ جو ماں باپ سے پیدا ہو وہ حادث ہوگا اور حادث خدا نہیں ہوسکتا اوسکا کوئی خالق ہوگا اور مخلوق خدا نہیں ہوسکتا۔ اب تو تم سمجھے کہ تم خدا کو بالفعل عیبی مانتے اور سرے سے اوسکی الوہیت ہی باطل کر رہے ہو ہان ایک صورت نکل سکتی ہو کہ بالفعل خدا کے ماں باپ نہ ہون اور پھر بھی اوسے اون سعادتمندیون پر قدرت ہو۔ کہو تو بتا دین۔ وہ یہ کہ وہابیہ کا خدا کسی دن اپنے آپ کو موت دے اور آواگون کے ہاتھون کسی پُرش کے بھوگ سے کسی استری کے گربھ مین دوسرا جنم لے اپنے اون آئندہ ماں باپون کی غلامی کرے مگر الوہیت تو یون بھی گئی کہ جو مرسکا وہ خدا کہان ثالثًا احمق بددین نے اگرچہ مسلمانون کا دل رکھنے کو اپنے رسالہ یکروزی مین جہان یہ ناپاک دلیل ذلیل لکھی ہو یہ اظہار کیا کہ خدا کا کذب ممکن بالذات ہونے پر بھی ممتنع بالغیر ضرور ہو مگر دلیل وہ پیش کی جس نے امتناع بالغیر کو بھی صاف اوڑا دیا ظاہر ہو کہ انسان کا کذب نہ ممتنع بالذات نہ ممتنع بالغیر بلکہ ہر روز و شب ہزارون بار واقع تو کذب پر اوسکی قدرت آزاد ہوئی جسپر کوئی روک نہین اور برابر کام دے رہی ہو مگر خدا کی قدرت بستہ و مسدود ہو کہ واقع کرنے کی مجال نہین اور شک نہین کہ آزاد قدرت مسدود قدرت پر صریح فوقیت رکھتی ہو تو یون کیا انسانی قدرت اوسکی قدرت سے فائق نہ رہی باعتبار مقدورات کمًا نسہی

تو باعتبار نفاذ کیفًا سہی۔ ناچار تمھین ضرور ہو کہ امتناع بالغیر بھی نہ مانو کہ انسانی قدرت سے شرمانا تو نہ پڑے رابعًا اس قول خبیث کی خباثتین کہانتک گنین کہ وہ تو بلا مبالغہ کرورون کفریات کا خمیرہ ہو۔ ہان وہ پوچ بیحقیقت گرہ کھولین جو اوس نے اپنا جادو پھونک کر لگائی اور اپنی حماقت سے بہت کڑی گتھی جانی۔ یہ چار طور پر ہو۔ بعضہا قریب من بعض اول ساری بات یہ ہو کہ احمق نے افعال انسانی کو خدا کی قدرت سے علیحدہ سمجھا ہو کہ آدمی اپنے کام اپنی قدرت سے کرتا ہو یہ رافضیون معتزلیون فلسفیون کا مذہب ہو ہمارے اہلسنت کے نزدیک انسان حیوان تمام جہان کے افعال اقوال اعمال احوال سب اللہ عزوجل ہی کی قدرت سے واقع ہوتے ہین اور ونکی قدرت ایک ظاہری قدرت ہو جسے تاثیر وایجاد مین کچھ دخل نہین تمام کائنات و ممکنات پر قدرت مؤثرہ خاص اللہ عزوجل کے لیے ہو تو کذب ہو یا صدق کفر ہو یا ایمان حسن ہو یا قبیح طاعت ہو یا عصیان انسان سے جو کچھ واقع ہوگا وہ اللہ ہی کا مقدور اللہ ہی کا مخلوق ہوگا اوسیکی قدرت اوسی کے ایجاد سے پیدا ہوگا پھر کیونکر ممکن کہ انسان کوئی فعل قدرت الٰہی سے جدا کرسکے جسکی لیے وزن برابر کرنے کو خدا کو خود اپنے لیے بھی کرسکنا پڑے۔ اس ضلالت وبددینی کی کوئی حد ہو مقاصد مین ہے فعل العبد واقع بقدرۃ اللہ تعالی وانما للعبد الکسب وعند المعتزلۃ بقدرۃ العبد وحدہ والحکما ایجابا یعنی بندے کا ہر فعل اللہ ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہو بندہ کا فقط کسب ہے اور معتزلہ و فلاسفہ کہتے ہین کہ بندہ کا فعل خود بندے کی قدرت سے ہوتا ہو معتزلہ کے نزدیک امکانی طور پر کہ قدرت بندہ سے وقوع فعل ممکن ہو واجب نہین اور فلاسفہ کے نزدیک وجوبی طور پر کہ تخلف ممکن نہین دوم اندھے سے پوچھو انسان کو کسکے کذب پر قدرت ہو اپنے یا خدا کے۔ ظاہر ہو کہ انسان قادر ہو تو صرف کذب انسانی پر نہ کہ معاذ اللہ کذب ربانی پر اور شک نہین کہ کذب انسانی ضرور قدرت باقی

ہین ہی پھر اگر کذبِ بانی قدرت ربانی مین نہ ہوا تو قدرت انسانی کیونکر بڑھ گئی وہ
کذبِ بانی پر کب تھی اور جسپر تھی یعنی کذبِ نسانی اوسے ضرور قدرت ربانی محیط ہی
مگر خدا جب دین لیتا ہی عقل پہلے چھین لیتا ہی دل کے اندھے نے یہ خیال کیا کہ انسان
اپنے کذب پر قادر ہی اور یہی لفظ بارگاہ عزت مین بولکر دیکھا کہ اوسے بھی اپنی کذبِ پر
قدرت چاہیے اور نہ سوجھا کہ وہان اپنے سے انسان مراد تھا اور اب خدا مراد ہو گیا
اسکی نظیر یہی ہوسکتی ہی کہ اسیکی طرح کا کوئی کور باطن خیال کرے کہ انسان اپنے خدا
کی تسبیح کرسکتا ہی تو چاہیے کہ خدا بھی اپنے خدا کی تسبیح کرسکے ورنہ قدرت انسانی بڑھ
جائیگی تو خدا کے لیے اور خدا درکار ہوا وہلم جرا الی غیر نہایۃ وغیر قرار کذلک یطبع اللہ
علی کل قلب متکبر جبار ۝ سوم ہم پوچھتے ہین قدرت انسانی بڑھ جانے سے
کیا مراد۔ آیا یہ کہ انسان کے مقدورات گنتی مین خدا کے مقدورات سے زائد ہو جائینگے
یہ تو بداہۃً استحالۂ کذب کو لازم نہین کہ کذبِ جملہ نقائص سرکار عزت کے لیے سرکار
عزت کی قدرت مین نہ ہونے پر بھی اوسکے مقدورات غیر متناہی ہین اور انسان
کتنی ہی ناپاکیون پر قادر ہو آخر اوسکے مقدورات محدود ہی رہین گے اور متناہی کو
نامتناہی سے کوئی نسبت نہین ہوسکتی۔ ہان یہ کہیے کہ ایک چیز بھی ایسی نکلنا جو
انسان کے زیر قدرت ہوا اور رحمن کے زیر قدرت نہ ہو محال ہی اسی کو زیادت قدرت
سے تعبیر کیا ہی تو اب ہم دریافت کرتے ہین یہ خاص کذب کہ انسان سے واقع ہوا
قدرت خدا سے ہوا یا قدرت خدا سے جدا برتقدیر اول وہ کونسی چیز نکلی جو انسان
کے زیر قدرت تھی اور رحمن کے زیر قدرت نہ تھی کہ یہ جو قدرت انسانی سے
ہوا خود مانتے ہو کہ قدرت رحمن سے ہوا پھر زیادت کہان برتقدیر دوم رحمن اگرچہ
معاذ اللہ اپنے کرور کذبون پر قادر ہو وہ کذبِ دس کذب کے ہین نہ ہونگے جو انسان
سے واقع ہوا بلکہ کذب ہونے مین اوسکے مثل ہونگے اور مثل پر قدرت شی پر قدرت نہین

وہ خاص کذبِ نسانی جو قدرت انسانی سے واقع ہوا اوسے صراحۃً قدرت خدا سے
جدا کہہ رہے ہو تو خدا کا کذب ممکن بلکہ اب تازہ ایمان گنگوہی پر معاذ اللہ واقع مانکر
بھی وہ کال تو نہ کٹا کہ ایک شی جو زیر قدرت انسانی تھی زیر قدرت رحمانی نہ ہوئی اوسکی
نوع مقدور خدا ہوئی نہ کہ خود وہ فرد۔ تو تو نے خدا و انسان کو دربارۂ کذب برابر کے
دو عاجز مانا کہ نوع کذب کے افراد سے جس فرد پر انسان قادر ہی خدا قادر نہین اور
جس فرد پر خدا قادر ہی انسان قادر نہین دہلوی کے بندو اسی پر اس مسئلہ مین
ان اللہ علی کل شئ قدیر ۝ پڑھتے اور کذبِ الٰہی محال جاننے والے مسلمانون پر
عجز ماننے کی تہمت رکھتے ہو حالانکہ تم خود ہی وہ ہو کہ خدا کو افراد مقدورۂ عبد پر
قادر نہین مانتے جب تو وزن برابر کرنے کو امثال مقدورات عبد خود اوسکے نفس کریم
مین گڑھنا چاہتے ہو قاتلکم اللہ کسی مذہب خبیث کی بھی تقلید چھوڑو گے یا سب
مین سے ایک ایک حصہ لوگے یہ طوائف معتزلہ سے طائفہ جبائیہ کا مذہب ہی کہ اللہ تعالی
نفس مقدورات عبد پر قادر نہین موافقت بین ہی الجبائیۃ قالوا لا یقدر علی عین فعل
العبد الخ ہم اہلسنت کے نزدیک اللہ تعالی عین مقدورات عبد پر بھی قادر ہی کہ زدہ
اوسیکی قدرت کاملہ سے واقع ہوتے ہین اور اونکے امثال پر بھی کہ امثال عبد سے
امثال فعل صادر کراسکتا ہی مگر ایسے امثال پر قدرت کہ خود اپنے نفس کریم سے
ویسی ناپاکیان صادر کر دکھائے اس سے وہ پاک متعالی ہی سبحن اللہ رب
العرش عما یصفون ۝ اسکی مثال یون سمجھو کہ زید وعمرو دونون اپنی اپنی زوجہ کو
طلاق دینے پر قادر ہین مگر ایک دوسرے کی زوجہ کو طلاق نہین دے سکتا تو ہر ایک
دوسرے کے مقدور پر قادر نہین بلکہ اوسکی نظیر پر قادر ہی لیکن حق جل مجدہ دونون
پر قادر ہی کہ اونمین جو اپنی زوجہ کو طلاق دیگا وہ طلاق اللہ ہی کی قدرت سے واقع
و موجود و مخلوق ہوگی تو اللہ تعالی زید و عمرو ہر ایک کے عین فعل پر بھی قادر ہی اور

مثل فعل پر بھی کہ ایک کا فعل دوسرے کا مثل تھا مگر امام الوہابیہ کی ضلالت
نے اسے خدا کی قدرت نہ جانا بلکہ قدرت کے لیے یہ لازم سمجھا کہ جیسے وہ اپنی اپنی
جورو کو طلاق دے سکتے ہین خدا خود بھی اپنی جورو مقدسہ کو طلاق دے سکے
اس گدھے پن کی حد ہو اس بے ایمانی کا ٹھکانا ہو ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم
چہارم یہ قضیہ بیشک حق تھا کہ جسپر انسان قادر ہو اوس سب اور اوسکے علاوہ
نامتناہی اشیا پر مولی عزوجل قادر ہو وہ بقدرت ظاہریہ عطائیہ اور حق بقدرت
حقیقیہ ذاتیہ مگر اوس حق کو یہ ناحق کوش کسطرح باطل محض کیطرف لیگیا انسان
کا کسی فعل کو کرنا کسب کہلاتا ہو انسان کی قدرت ظاہریہ صرف اسیقدر ہو قدرت
حقیقیہ خلق و ایجاد مین اوس کا حصہ نہین وہ خاص مولی عزوجل کی قدرت ہو تو
اوس کلمۂ حق کا حاصل یہ تھا کہ انسان جس چیز کے کسب پر قادر ہو اللہ عزوجل اوسکی
خلق اور پیدا کرنے پر قادر ہو کہ وہ کسب نہ ہوگا مگر بقدرت خدا۔ اس دل کے اندھے
نے یہ بنا لیا کہ انسان جس چیز کے کسب پر قادر ہو رحمن بھی خود اپنے لیے اوسکے
کسب پر قادر ہو سبحٰن اللہ رب العرش عما یصفون ○ اندھے نے نہ جانا کہ کسی
کا کسی شی پر قادر ہونا صحۃ الشی منہ ہو نہ صحۃ الشی علیہ اور صاف گڑھ لیا کہ مایصح
علی العبد یصح علی اللہ جو بندے پر جاری ہو سکے خدا پر بھی جاری ہو سکتا ہو اس سے
بڑھکر اور کیا ضلالت و شیطنت بے انتہا ہو وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون ○ دیوبندی اوسے قطعی دلیل کہتا ہو ہم ایک **فائدۂ عجیبہ** بتائین
مین کہتا ہون ہان وہ ضرور قطعی دلیل ہو مگر کاہے پر۔ وہابیہ و امام الوہابیہ کے ایک
ایک قول ایک ایک فقرے ایک ایک حرف وہابیت کے ابطال صریح پر۔
اوس حجت عامۃ الظہور لامعۃ النور کی تقریر ایک مقدمۂ واضحہ کے بیان سے
روشن و منیر۔ وہ **مقدمہ** یہ کہ جس بات کا حق جاننا خدا پر جائز و روا ہو وہ ضرور

فی الواقع حق و بجا ہو ورنہ خدا پر جہل مرکب جائز ہو کہ اپنی غلط فہمی سے ناحق کو حق
جان لے باطل کو صحیح مان لے امام وہابیہ نے اگرچہ اوس کا کذب ممکن کہا مگر وہ یون
تھا کہ اوسکے علم مین ٹھیک بات ہو اور دوسرون سے اوسکی خلاف کہے نہ یہ کہ خود
اوس کا علم ہی باطل و خلاف حق ہو لہذا اسکے امکان کی اوس نے تصریح نہ کی دیوبندیون
نے اگرچہ امکان جہل صراحۃً اوڑھ لیا مگر وہ جہل بسیط تھا کہ ایک بات معلوم نہ ہونا
نہ کہ جہل مرکب کہ باطل کو حق اعتقاد کرنا اس کا امکان اونسے بھی مسموع نہین۔
رہے ہم اہل اسلام ہمارے نزدیک تو بحمد اللہ تعالیٰ یہ مقدمہ اجلی بدیہیات و اعلیٰ
ضروریات دین سے ہو اگر خدا کا علم جائز الخطا ہو تو قیامت حشر و نشر و جنت و نار و غیرہا
جملہ سمعیات باطل محض ہو جائین کہ اونکی طرف عقل کو آپ تو راہ ہی نہین کہ کسی دلیل
کسی تعلیل کسی استقرا کسی تمثیل سے اونپر اعتقاد کر سکے انکا اعتقاد محض
بربنائے کلام الٰہی تھا اب وسکی جانچ واجب ٹھہری کہ ایک جائز الخطا کی بات ہو
جانچ کاہے سے ہوگی عقل سے عقل وہان چل سکتی ہی نہین تو محض مہمل بے ثبوت
جاننا اور اون سب کا چھوڑ دینا لازم ہوا کذب نے تو بات ہی بین شبہہ الا اخفا
جہل مرکب نے جڑ سے لگی نہ رکھی بلکہ نظر بمذہب وہابیہ اس تقدیر پر صرف ایمانیات
معاد بلکہ خود اصل ایمان اعنی توحید الٰہی پر بھی ایمان ہاتھ سے جائیگا۔ وجہ سنیے وہابیہ
کے طور پر خدا کے لیے بیٹا ہونا عقلاً محال نہین انکا امام صاف مان رہا ہو کہ جو کچھ انسان
کر سکتا ہو خدا بھی اپنے لیے کر سکتا ہو تو واجب ہوا کہ خدا عورت سے نکاح بعدہ جماع
بعدہ اوسکے رحم مین اپنے نطفے کا ایقاع کر سکے ورنہ قدرت مین انسان سے گھٹ جو
رہیگا۔ اور جب یہانتک ہو لیا تو اب نطفہ ٹھہرانے اور بچہ بنانے اور پیدا کرانے
مین کیا زہر گھل گیا کہ انسے عاجز رہیگا دنیا بھر کی مادون کے ساتھ یہ افعال کر رہا ہو
اپنی زوجہ کے بارے مین کیون تھک رہیگا آخر وہابیہ کا ایک **پرانا امام ابن حزم**

غیر مقلد ظاہری المذہب مدعی عمل بالحدیث مونھ بھر کر بک گیا کہ خدا کے بیٹا ہو سکتا ہے
ملل ونحل میں کہتا ہے اللہ تعالیٰ قادر ان یتخذ ولدا اذ لو لم یقدر لکان عاجزا اسکا رد سبحن السبوح
صفحہ ۳۴ و ۳۵ میں ملاحظہ ہو۔ اور شک نہیں کہ خدا کا بیٹا ہوگا تو ضرور وہ بھی مستحق عبادت
ہوگا قال اللہ تعالیٰ قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین ۰ تم فرما دو
کہ اگر رحمن کے کوئی بچہ ہو تو سب سے پہلے اوسکا پوجنے والا میں ہوں۔ تو ثابت ہوا کہ ظاہریہ
کے نزدیک ہزاروں خدا مستحق عبادت ممکن ہیں۔ عقلی استحالہ تو یوں گیا۔ رہا شرعی
اوسکے کھونے کو امکان کذب کیا تھوڑا تھا کہ اب خدا کی بات سچی ہونی ضرور نہیں
جہل مرکب ممکن مانا گیا تو پوری رجسٹری ہو جائیگی کہ ممکن کہ ادعائے توحید و مذمت شرک
سے جو تمام قرآن گونج رہا ہے سب بر بنائے جہل مرکب غلط فہمی ہو اب لا الٰہ
الا اللہ بھی ہاتھ سے گیا والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالیٰ **بالجملہ** اللہ عزوجل پر جہل مرکب محال
بالذات ہونے میں وہابیہ کو بھی اہل اسلام کا ساتھ دینے سے چارہ نہیں تو یہ مقدمہ کہ
"جس بات کا حق جاننا خدا پر روا ہے وہ ضرور حق و بجا ہے" برہانی ایقانی ایمانی بھی ہے
اور مخالف کا تسلیمی اذعانی بھی۔ اسکا نام **مقدمہ ایمانیہ** رکھیے۔ اب خلاف وہابیہ
وہابیت جو بات چاہیے فرض کر لیجیے خواہ وہ ہمارے موافق ہو یا ہمارے احکام
سے بھی زائد مثلاً (۱) اسمعیل دہلوی بڑا کافر تھا (۲) گنگوہی دیوبندی نانوتوی
انبہٹی تھانوی وغیرہم وہابی سب کھلے مرتد ہیں (۳) جو کذب الٰہی ممکن کہے ملحد ہے
(۴) تقویت الایمان تنویر العینین ایضاح الحق صراط المستقیم تصانیف اسمعیل دہلوی
معیار الحق تصنیف نذیر حسین دہلوی تحذیر الناس تصنیف نانوتوی براہین قاطعہ
تصنیف گنگوہی وغیرہا جملہ نجاسات انہی سب کفری بول نجس تر از بول ہیں جو
ایسا نہ جانے زندیق ہے (۵) جو باوصف اطلاع اقوال انہیں سے کسی کا معتقد ہو
لعین کا بندہ جہنم کا کندہ ہے (۶) ان سفہا اور انکے نظرا تمام خبثا جنھوں نے

شان اقدس وارفع رب العلمین و حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
تنقیص کی جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رب العزۃ جل جلالہ کے مقابل
ان ملحدوں کی حمایت مروت عایت کرے انکی اون باتوں کی تصدیق تحسین توجیہ تاویل
کرے وہ عدو خدا و دشمن مصطفےٰ ہے جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۷) غیر مقلد
سب بددین پکے شیاطین پورے ملاعین ہیں۔ سات یہ اور سات ہزار اور جو بات
تو کیا انسان اوس کا اعتقاد نہیں کر سکتا ہر شخص بداہۃً جانتا ہے کہ آدمی ضرور انہیں
سے ہر بات کے اعتقاد پر قادر ہے یہ **مقدمہ بدیہیہ** عامۃ الورود محفوظ رکھیے کہ اس
امر کا اعتقاد انسان کر سکتا ہے مسلمانو (اس) میں آپ کو اختیار رہا وہابیہ کی جس
بات کو چاہیے اس کا مشار الیہ بنائیے۔ اب اس مقدمہ بدیہیہ کو صغریٰ کیجیے اور
مقدمہ وہابیہ یعنی دہلوی ضلیل کا وہ دعوی ذلیل کہ جو کچھ انسان کر سکتا ہے خدا
کر سکتا ہے اوسے کبریٰ بنائیے۔ شکل اول بدیہی الانتاج سے نتیجہ نکلا کہ اس امر کا
اعتقاد خدا کر سکتا ہے۔ اب اس نتیجہ کو صغریٰ کیجیے اور مقدمہ ایمانیہ کو کبریٰ کہ ہر وہ امر
جسکا اعتقاد خدا کر سکتا ہے قطعاً یقیناً حق ہے شکل اول کا نتیجہ بدیہیہ ہوگا کہ یہ امر قطعاً
حق ہے **وہابیہ** کو یہاں معارضہ بالقلب کی گنجائش نہیں کہ اپنے عقائد باطلہ کو کہیں
انسان انکا بھی اعتقاد کر سکتا ہے تو خدا بھی کر سکتا ہے تو یہ بھی حق ہیں۔ کہ مبنائے
دلیل مقدمہ وہابیہ ہے اور وہ اونپر حجت کہ اونکا اور اونکے امام کا ایمان ہے ہمارے
نزدیک وہ باطل محض ہے تو کبرائے قیاس اول مردود ہو کر پہلا ہی نتیجہ باطل ہوگا
اب کہیے مفر کدھر۔ تین ہی احتمال ہیں **اول** مقدمہ ایمانیہ کا انکار کرو اور اپنے
خدا کا جہل مرکب میں گرفتار ہونا بھی جائز جانو جب تو قیامت و حشر و نشر و جنت
و نار جملہ سمعیات اور خود اصل اصول دین لا الٰہ الا اللہ پر ایمان کو استعفا
دو اور کھلے کافر بنو **دوم** اقرار کر دو کہ مقدمہ وہابیہ یعنی دہلوی ضلیل کی دلیل

دلیل کا وہ شیطانی کلیہ مردود وملعون مطرود تھا ہیہات ہیہات اول تو اسے تمھارا
دل کب گوارا کرے ۔

انی لکم الی الھدے تحویل | قد اشرب فی القلوب اسمعیل

اور خدا کا دھرا سر پر براہ ناچاری اوسکے انکار پر آؤ بھی تو تمھارا خصم کب مانے
وہ کہیگا میرا استدلال اسی مقدمہ کی بناپر الزامی تھا اور خصم جب دلیل الزامی قائم
کرے تو فریق کو اپنے مقدمہ مسلمہ سے پلٹ جانے کی گنجائش نہین کما صرح بہ العلماء
الکرام ورنہ کوئی دلیل الزامی قائم ہی نہ ہوسکے ہمیشہ مغلوب کیلیے یہ بھاگنے کا
رستہ کھلا رہے کہ دلیل جس مقدمہ مسلمہ پر مبنی ہو اوس سے انحراف کر جائے اور
بالفرض وہ بھی در گزر کرے تو کیا یہ اقرار نرے قول کی ضلالت پر اقتصار ہوگا
نہین نہین صاف صاف کہنا پڑیگا کہ امام الوہابیہ باری سبوح قدوس عزوجل
کو ایسی شنیع ناپاک گالی کہ کروڑون گالیون پر مشتمل ہو دیکر صریح ضال مضل بیدین
ہوا اور تم اور فلان وفلانی اوسکے سارے معتقدین بھی اوسی کیطرح گمراہ بددین
ہو سوم اگر اون دونون سے فرار کرو تو اب نہ رہا مگر یہ تیسرا کہ اون سب نتائج کو
جو تمھارے امام ہی کے گھر سے پیدا ہوئے حق جانو اور دہلوی اول و دہلوی آخر
و گنگوہی و نانوتی و انبہٹی و تھانوی و دیوبندی اور خود اپنے آپ در جملہ وہابیہ اور
سارے غیر مقلدین سب کو کافر مرتد اور تقویت الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس
و معیار الحق وغیرہا تمام تصانیف وہابیہ کو کفری قول اور پیشاب سے زیادہ نجس و
بد مانو فرمائیے انمین کونسا آپکو پسند ہو جسے اختیار کیجیے اپنے اور اپنے امام سب کے
کفر دنی یا کم از کم گمراہی و بددینی کا اقرار کیجیے ۔ کہو کچھ جواب فرماؤگے یا آج ہی سے
مالکم لا تناصرون ۝ بل ھم الیوم مستسلمون ۝ کا رنگ دکھاؤگے

کیون ھل ثوب الفجار ما کانوا یافکون والحمد للہ رب العلمین وصلے اللہ تعالی علی سیدنا

ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم تمام ہوا
فتوائے اکرم ۔ وہابی صاحبو تمھین اپنے دھرم کی قسم خدا لگتی کہنا تمنے جناب ہات
آب امام الطائفہ کا فرمان عجائب دیکھا گیا ایک ہی ادا مین اپنے اور تمھارے
کنبے بھر کے گھروندے بگاڑ گئے اپنی تیزی توسنی سے طائفے بھر کے چھوٹے بڑے
ایک ایک کے موئنہ پر دولتی جھاڑ گئے ۔ آہی توبہ دولتی کیسی اور گھروندا کہا نکا وہ
تو اپنی پرائی ساری کمائی ایک خسخانے مین اکھٹی کر لے اوپر بارود بھر سوختہ
بنا گئے اندوختہ جلا گئے آموختہ بھلا گئے افروختہ بجھا گئے گھر کا نہ گھاٹ کا کسی
دین کا نہ رکھا یہ ققنس کی سی آتش سرائی کام تو آئی اگر راکھ مین سے پھر انڈا
نہ لائی مسٹر ایڈیٹر انکھیان کھولو کچھ منہ سے بولو مالکم لا تناصرون ۝ بل ھم
الیوم مستسلمون ۝ خدا پر جھوٹ کی تہمت باندھکر سزا چکھی کذلک العذاب
ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ۝ (۹۳) یہانتک جناب الٰہی مین
یہ بانوے ۹۲ اعتقاد امام الطائفہ وبانیان طائفہ کے تھے جنمین سب چھوٹے بڑے
شریک اب سکنڈ دجالی کا دورہ آیا اور پچھلے حضرات شیطان پرستی نے صاف
تصریح کر دی کہ اللہ عزوجل کو معاذ اللہ کاذب بالفعل کہنا گمراہی درکنار فسق
بھی نہین جو کہے "خدا جھوٹا ہے" اوسے کوئی سخت لفظ نہ کہو کہ حنفی شافعی کا سا
اختلاف ہے اگلے بہت امام بھی خدا کو بالفعل جھوٹا مانتے تھے وقوع کذب
کے معنی درست ہوگئے الا لعنۃ اللہ علے الظلمین مسلمانو للہ
انصاف اب کچھ لگا رہا ایمان کیا تھا تصدیق ۔ کفر کیا تھا تکذیب ۔ صریح تکذیب
کر کے وقوع کذب کے معنی درست بتا کر پھر بھی ایمان باقی ہے تو جہان مین کوئی
کافر کیون ہونے لگا سب مومن ہین اور رسولون کا بھیجنا کتابون کا اوتارنا جنت
و نار بنانا سب عبث ولغو بلکہ ظلم محض وجہل خالص مسٹر ایڈیٹر اہلحدیث

اس قائل خبیث مکذب خدا کو دین کا عالم اور اپنا مولی بجانتا اور اوسکے ذکر رحمتہ اللہ علیہ کی جگہ رحمتہ اللہ علیہ کی تسبیح نبھاتا ہی کیون نہ ہو بی وفا کے روحانی باپ قادیانی
بڑھکر رہا آپ سے
انچہ میگویند کان بدتر زکفر + شوخ با این دار دوآن نیز ہم
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

تذلیل جلیل کی جلوہ گری متعلق رسالہ ترک اسلام امرتسری

معزز ناظرین ہمارے پاس صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کی کوئی تحریر نہ تھی نہ ایسی مزخرفات کسی عاقل کے نزدیک لائق التفات آب کہ بضرورت یہ اوراق لکھنا ہوئے اور موازنہ قادیانی کے لیے اللہ و رسول کی جناب مین اونکے عقائد جانچے گئے مناسب تھا کہ اونکی خاص تحریرات سے بھی کچھ انتخاب ہو کہ ہرن نشئہ شیری پنجاب ہو اور اوسکے لیے زیادہ مناسب تخسیر ثنائی کہ چھپنا گیا اوسمین اگلے گمراہون کی سنی سنائی اور کچھ اپنی طرف سے نئی بنائی انواع انواع ضلالات کی چنائی مگر اوسکا منگا ناسات آٹھ روپے پاپ نہ پن مین ضائع کرنا ہی بعض احباب نے اونکا رسالہ ترک اسلام دیا اوسی کے دیکھنے سے وفائے ابوالوفا کا پردہ کھل گیا کنیت شریف ابوالوفا اور اللہ و رسول سے اتنی وفا خیال تھا کہ فردن مشرکون کے رد مین کتاب اوسمین عقائد اسلام سے کیا اجتناب مگر پڑا ہوا لپکا کہین چھوٹتا ہی جو دل مین بھرا ہو وہی ابر پھوٹتا ہی اسمین بھی جابجا معتزلیت و نیچریت کی جلوہ گری بلکہ ظاہر ا نام کے لیے آریہ سے جنگ زرگری فقیر نے وہ تمام کتاب چند ساعت خفیفہ مین دیکھکر جو مضامین التقاط کیے ہمارے رسالے مین بطور نمونہ اپنے اپنے موقع پر جگہ سب کے لیے جو متعلق لا الہ الا اللہ ہین اونکا نمبر یہان بڑھے کہ قادیانی عیسی بنا تھا مبادا انھین موسی بننے کی چڑھے اور اگلے ۹۳ نمبر اپنے اماموں مولاؤن کو دیکھکر

جھنجھلائی ادامین آپنے خدا سے کہنہ بیٹھین یہوا ہ یہوا ہ انہلکنا بما فعل السفہاء منا اگرچہ ہر عاقل جانتا ہو کہ یہ سخت بیجا عذر امام و مولی کی باتون پر غلام کو کیا عذر جان بجانی تھی تو اونپر جو احکام شرع اوترسے وہ آپ کو کیون ناگوار گزرسے احکام پر ناک بھون چڑھانے کو وہ مولی و امام تم پیرو غلام اور جب تا زیانون کا وقت آئے آپا دھاپی پڑ جائے نفسی نفسی مزہ دکھائے کہو یہ کون دھرم ہی رسچ ہی ع
بُرے وقت کا کوئی ساتھی نہین عقلا جانتے ہین کہ جب ضرب الغلام اہانۃ المولی تو ضرب المولی تذلیل الغلام بدرجۂ اولی پھر بھی مبادا کوئی غیر تمند کہے کہ باوا پٹتے تو پٹے ہم تو بچ رہے اس ساخت کے بھی کچھ لیے جائیے کہ آئندہ شکایت نہ فرمائیے۔ وباللہ التوفیق (۹۴) آریہ روح و مادہ کو مثل خدا قدیم و ازلی مانتے ہین اور نہ صرف قدیم بلکہ روحون کو خاص واجب الوجود جانتے ہین کہ نہ اونھین اللہ عزوجل کا مخلوق جانین نہ مملوک مانین اور ظاہر کہ جو ذات ازل سے بے کسی کے پیدا کیے خود موجود ہو وہی واجب الوجود ہی مسٹر ایڈیٹر خود اپنے ترک اسلام مین اون کفرہ کے یہ عقائد ملعونہ ذکر کرتا ہی صفحہ ۲۶ میں ”خدا نے روحون پر جبر (بقول دید اوسکی مخلوق نہین ملک نہین) ناجائز حکومت کرلی“ صفحہ ۵۶ ”روحون کو جو اوسکی مخلوق نہین اور مادہ کو جوڑ جاڑ کر (بقول شخصے تم کون ہم خواہ مخواہ بادشاہ اور حاکم بن بیٹھا“ صفحہ ۶۱ پر ایک طویل مضمون اونکے اسی عقیدہ شیطانیہ پر لکھا کہ ”بھلا اگر ارواح اوسکی مخلوق نہین تو وہ اونپر حکومت کا کیا حق رکھتا ہی کیون اونکو دبائے بیٹھا ہی اگر ہم سب ملکر نیشنل کانگرس کرکے ایک میموریل تیار کرین کہ آپ ہمپر سے اپنی حکومت اوٹھا لیجیو الخ“۔ با این ہمہ اسی اپنی ترک اسلام کے صفحہ ۰ پر صاف لکھدیا کہ ابتدا مین لوگ کلمہ طیبہ کے دونون جزون مین مخالف تھے کھلے لفظون مین کہا کرتے اجعل الالہۃ الہا واحدا مگر قرآن کی زبردست دلائل اور اہل اسلام کی کوشش سے مسلمانون کی ہمسایہ قومون بالخصوص

آریون کو جزر اول مین جو اسلام کی اصل الاصول ہی کسی قسم کا اختلاف نہ رہا"
چلیے **آریہ توحید** اور **وہابیہ توحید** بالکل طابق النعل بالنعل وافق الجوت بالجوت ہوگئین
معلوم ہوا کہ مسٹر اڈیٹر کے نزدیک جو کرورون واجب الوجود موجود مانے جو سنکھون
مستقل ذاتون کو خدا کا مخلوق نہ جانے جو بیشمون ذوات موجودہ کو خدا کی ملک سے
خارج مانے وہ سچا پکا موحد ہی جسکی ادعائی جھوٹی توحید کو اسلامی حقیقی سچی توحید سے
کسی قسم کا اختلاف نہین اسلام بھی ایسی ہی توحید لایا ہی لا الہ الا اللہ کا یہی
منشا ہی انا للہ وانا الیہ راجعون العظمۃ للہ ایسی گندی گھنونی ناپاک نجس توحید
مسٹر اڈیٹر ہی کو مبارک رہے اہل اسلام اسے سب سے بدتر شرک اکبر جانتے ہین
مسلمانون کے نزدیک **مشرک** وہ ہی جو دو واجب الوجود یا دو مستحق عبادت مانے
شرح عقائد النسفی للعلامہ سعد الدین التفتازانی مین ہی الاشراک ہو اثبات الشریک
فی الالوہیۃ بمعنی وجوب الوجود کما للمجوس او بمعنی استحقاق العبادۃ کما لعبدۃ الاوثان
پھر پہلا دوسرے سے خبیث تر ہی کہ جس نے دوسرے کو واجب الوجود مانا اوس نے
صراحۃً اوسے خدا کا برابر والا ٹھہرا دیا اور استحقاق عبادت ماننے والا ممکن ہی کہ خدا
سے کم جانتا ہو مسٹر اڈیٹر اپنے **دوستون مشرکین عرب** ہی کو دیکھین
کہ کتنے معبود مانتے مگر سب کو اللہ عزوجل کا مخلوق و مملوک جانتے صاف کہتے مانعبدھم
الا لیقربونا الی اللہ زلفی لبیک مین کہتے لبیک لاشریک لک الا شریکا ہو لک
تملکہ وما ملک جب وہ کلمۂ لاشریک لک تک پہونچتے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم فرماتے ویلکم قط قط تمھین خرابی ہو بس بس یعنی اتنا ہی کہو کہ تیرا کوئی شریک
نہین آگے استثنا نہ بڑھاؤ مسلمانو **للہ انصاف** ادھر حضرات **انبیا و
اولیا** علیہم الصلاۃ والثنا کے مقابل تو انکی توحید وہ سخت و تنگ تھی کہ ذرہ بھر کا
اختیار اونکو ماننا ادر **مشرک** ہوا اونھین محض شفاعت کے لیے یاد کیا اور **مشرک** ہوا

اونکے جنگل کا ادب کیا اور **مشرک** ہوا اونکی طرف چلنے مین نامعقول باتون سے
بچا اور **مشرک** ہوا غرض ساری دلی سعی یہ نکلتی ہی کہ اونکا اکرام کیا اور مشرک
ادب سے اونکا نام لیا اور مشرک اب اگرچہ وہ مسلمان کلمہ گو اہل قبلہ پابند شرع لاکھ
تصریحین کرتا رہے کہ حاشا نہ وہ واجب الوجود نہ وہ معبود نہ وہ بے عطاے الٰہی
ذرہ بھر کا اختیار رکھین نہ اپنی ذات سے شمہ بھر کا علم رکھین مگر انکی توحید ہی کہ مچلی
ہوئی ہی گود مین لیے نکلی پڑتی ہی کہ ہون تمنے اونکا نام بڑھا کر کیسے لیا تمنے اونھین
بڑے بھائی سے زیادہ کیون کر دیا **تقویت الایمان** اور اوسکے رد مین
کوکبۂ شہابیہ و کتاب **سبحان السبوح** بل **الامن والعلی** بلاحظہ ہون اور عجب نہین کہ بتوفیقہ
تعالی بعض مضامین اس رسالے کی بھی ابحاث آتیہ مین افادہ ہون اور ادھر
اپنے **گھر کے پیارون آریہ** کی خاطر اتنی نرم اور ڈھیلی کر لی کہ کرورون
واجب الوجود موجود مانین اور سچے **موحد** ہین خدا کی سوا اربون قوات قدیمہ مانین اور پکے
موحد کھربون موجودات کا وجود اللہ عزوجل سے کسی طرح مسبوق نہ جانین اور
ٹھیٹ **موحد** ہین بیشمون اشیا ملک خدا سے خارج جانین اور کھرے **موحد** ہین سنکھون
ذوات قائمہ بنفسہا تخلیق الٰہی سے جدا مانین اور نرے **موحد** ہین اوسکی کچھی کمزور
چھوئی موئی توحید کی یہان آکر وہ فولادی چھاتی کہ کسی بلا سے ٹھیس ہی نہین کھاتی
توحید کیا ہی بی بی تمیز کا وضوے محکم ہی یا بدعہد وفا کا شیشۂ آزرم مسٹر اڈیٹر قصور
معاف کیا جناب کی توحید دانی رٹر کی بنی ہی جسکی کھول سمیٹ اپنے ہاتھ ہی
ع شرم بادت از خدا و از رسول ؛ آج معلوم ہوا کہ **مسٹر اڈیٹر** اپنے آپ کو
اسلیے **موحد** کہتے ہین کہ انکی اور آریہ کی توحید طابق الجوت بالجوت ہی اور آریہ اسلیے
آریہ ہوئے کہ اونکی توحید **آرہ کش** ہی جسنے وجوب وجود کا آرے کیطرح کاٹ
کیا کہ آدھا ایشور کی طرف پھینکا آدھا اپنی طرف گھسیٹا لہذا مناسب ہی کہ اڈیٹر جناب

اپنے آپ کو آریہ ملتفی موحد لکھا کرین تنبیہ مسٹر ایڈیٹر کہ اپنے زعم مین اہل حدیث
اور کامل عامل قرآن وحدیث ہین کفار آریہ کو عموماً اور عدو الغفور عبد العفور
دھرم پال لو آریہ کو خصوصاً جابجا اپنا پیارا اپنا دوست لکھتے ہین اور لکھا ہی چاہین
اسلیے کہ ع می تراو دز لبش انچہ در آوند دوست + ترک اسلام صفحہ ۳۴ "پیارے پال"
صفحہ ۳۹ "سماجی دوستو سچ ہی" صفحہ ۴۱ "پیارے پال آؤ ذرا" صفحہ ۵۷ "پیارے دھرم پال"
صفحہ ۸۱ "ہماری سماجی دوستو" صفحہ ۱۶۲ "سماجی دوستو" صفحہ ۲۰۶ "ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے سماجی
دوست" صفحہ ۲۲۰ "ہم بڑے ممنون ہونگے اگر ہمارے لائق سماجی دوست ہمکو
آگاہ کرین گے" حتی کہ وہ کمال بدزبانی سخت مسخرہ پن سے قرآن عظیم کا استہزا
بناتا ہی اور ایڈیٹر صاحب آنندہو کر فرماتے ہین "اُنکے بھولے پن پر قربان" صفحہ ۳۰ "
قربان ایسی بی-اے پر" صفحہ ۸۳ "قربان اس دور اندیشی پر" صفحہ ۱۵۷ "پھر اسکی تو کیا شکایت کہ قربان
ایسی سمجھ پر" صفحہ ۱۰۸ و ۱۲۵ "قربان اس جینگا دھینگی پر" صفحہ ۹۰ "سچ ہی دوست کی ہر ادا پیاری" اللہ عزوجل فرماتا ہی
من یتولہم منکم فانہ منہم تم مین جو اونسے دوستی رکھیگا تو بیشک وہ اونھین مین سے ہی رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین المرء مع من احب آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہوگا . رواہ احمد و البخاری و مسلم
و ابوداود و الترمذی و النسائی عن انس بن مالک البخاری و مسلم عن عبد اللہ بن
مسعود و الترمذی وصححہ عن صفوان بن عسال ونحوہ احمد و مسلم عن جابر بن عبد اللہ
و ابوداود عن ابی ذر و فی الباب عن ابی ہریرۃ و عن ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہم
اور فرماتے ہین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لایحب رجل قوما الا حشر معہم جو شخص کسی
قوم کا دوست ہوگا اللہ تعالی اوس کا حشر اونھین کے ساتھ کریگا رواہ الطبرانی
فی الکبیر عن ابن مسعود و فی الاوسط و الصغیر بسند جید عن علی و فی الکبیر و الضیاء
فی المختارۃ عن ابی قرصافۃ رضی اللہ تعالی عنہم اور فرماتے ہین صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم ثلث احلف علیہن (فذکر الحدیث الی ان قال فی الثالثۃ) لایحب رجل قوما

الا جعلہ اللہ معہم مین قسم کھا کر فرماتا ہون کہ جو شخص کسی قوم سے دوستی کریگا اللہ تعالی
اوسے اونھین کے ساتھ کردیگا رواہ احمد بسند جید و النسائی و الحاکم وصححہ و البیہقی
فی شعب الایمان عن ام المؤمنین الصدیقۃ و الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح عن ابی
امامۃ و کابی یعلی عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم قرآن عظیم پر عمل کا
ادعا تو ضرور مسٹر ایڈیٹر کو منوا چھوڑیگا کہ وہ منہم یعنی طائفہ آریہ سے ہین
مگر ان محدثون کی سمجھ ہمیشہ اوندھی ہوتی ہی کہین حدیث کا مطلب یہ نہ سمجھ لین کہ
المرء مع من احب مین اخبار بمعنی امر ہی یعنی آدمی کو حکم فرمایا جاتا ہی کہ اپنے دوستون
کے ساتھ ہو جائے یہ سمجھکر مبادا ظاہری کلمہ گوئی بھی چھوڑ بیٹھین ڈھول سے
کھال بھی جائے کرمپال بنکر دھرمپال سے جا ملین اوس نے ترک اسلام
لکھا یہ رفض اسلام لکھین ۔ صاحب ایڈیٹر ہین ہین ۔ حدیث کے یہ معنی نہین
بلکہ وہ حال آخرت سے خبر ہی کہ عقبی مین ہر شخص اپنے دوست کے ساتھ کیا جائیگا
جو آریہ کا دوست ہی ہان جسے آریہ پیارے ہین وہ آریہ کے ساتھ ایک رسی مین
باندھا جائیگا تو یہ تخویف و انذار ہی جسکے یہ معنی کہ کافرون سے دوستی نہ کرو اونسے
الگ ہو جاؤ اونھین اپنا پیارا نہ بناؤ ورنہ اونھین کے ساتھ تمھارا حشر ہوگا اسیلیے
ہمنے حدیث دوم ذکر کردی کہ آپ جیسے محدث بھی معنی سمجھ سکین ہان ان دوستی کا
اثر دنیا مین بھی پڑتا ہی کہ آدمی نہ جانے مگر دوست کا مذہب اوسکے دل مین خفیہ
ریشہ دوانی کرتا ہی یہانتک کہ اوس کا سا بنا لیتا ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم فرماتے ہین الرجل علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل آدمی اپنے دوست
کے دین پر ہوتا ہی تو دیکھکر دوست بنایا کرو رواہ احمد و ابوداود و الترمذی و البیہقی
فی الشعب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ بسند حسن صحیح اب دیکھیے نہ آپ
جیسے محدثات الامور سے بھاگتے واسلے کہ اللہ و رسول کا ذکر صحیح و مروی باثور بھی

حرام جانین جبتک خاص اوسی ہیأت کے ساتھ قرآن وحدیث مین وارد نہ ہوا آریہ کو
اپنا پیارا بناکر اللہ عزوجل کو قادر۔ قدیر اکبر۔ مقتدر عالم۔ صمد۔ عدل۔ علی کل شئی قدیر
کے بدلے ایشور۔ پرمیشور۔ جگدیشور۔ نراکار۔ نیاکاری۔ دیالو۔ سرب شکتیمان
تو بچنے لگے دیکھو اپنا ترک اسلام صفحہ ۴۴ و ۶۱ و ۹۲ و ۹۸ و ۱۰۰ وغیرہا ستم یہ کہ
صفحہ ۹۲ پر اپنے معبود کو سچدانند بھی لکھدیا یعنی وہ شخص جسکا دل حقیقۃً شاد
ہے جسکی جان واقعی مسرور ہو اپنے خدا کے لیے **جان و دل** بھی مان لیے
غضب یہ کہ صفحہ ۳۲ پر اوسے **پرماتما** بھی کہدیا یعنی بڑی روح خود اپنے
خدا کو **ایک روح** مان لیا۔ مسلمان تو جبریل امین کو روح اعظم کہتے ہین انکے
دھرم مین خدا خود روح اعظم ہو مسٹر ایڈیٹر جب آپکا خدا ایک **آتما** ہو اور آپ اوسکی
داس یعنی بندے تو آج سے آپ کو **آتما داس** کیون نہ کہا جائے معنی قطعاً
آپ کو **مسلّم**۔ رہا یہ کہ زبان ہندوانی ہو جب آپ اس زبان کو نام اپنے معبود پر خود
بول رہے ہین اپنے لیے تو کمال فخر جانینگے مگر الحمد للہ کہ مسلمانون کا خدا جان
و دل و روح و جسم سب سے منزہ اور سب کا خالق ہو جل و علا۔ ہم یہان جناب باری
مین مسٹر صاحب کے اعتقادات گنا رہے ہین مناسب تھا کہ اس پر پرماتما وسچدانند
پر نمبر ۹۵ و ۹۶ لگاتے کہ انکے نزدیک انکو خدا کے دل ہو خدا خود ایک روح ہو
مگر الحمد للہ ہم مسلمان اہل انصاف ہین ہمکو ہمارے رب کا حکم ہو کہ لا یجرمنکم
شنان قوم ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی لہذا انپر نمبر نہ بڑھائے
صرف تازیانے لگائے کہ شاید مسٹر مجتہد صاحب نے آریہ کی اندھی تقلید سے
یہ نام سیکھے ہون معنی نہ سمجھے ہون۔ ہان مسٹر صاحب جب خدا کے نامون
مین بہاشا کے ذا ہو تو تسبیح الٰہی کی جگہ رام بھجن کیون نہین گاتے کہ زبان مختلف
ہی معنی تو ایک ہین پھر بجائے سلام رام رام کہنے مین کیا زہر گھل گیا ہے کہ

اصل مقصود تحیت ہو وہ یون بھی حاصل گو زبان متبدل۔ ہان افسوس یہ ہو کہ
جنازہ کے ساتھ تمھارا طائفہ لا الٰہ الا اللہ بھی روا نہ رکھے گا کہ قرون ثلثہ
سے ثابت نہین ورنہ تمھارے چیلے تمھاری ٹکٹی کے ساتھ رام رام ست ہین
کہتے جاتے کہ ہو تو ذکر خدا اگرچہ زبان جدا۔ آپ تو رام رام ست سے زیادہ خود ہی
الاپ چکے ہین یہی سچدانند و پرماتما اور خود وہ عقیدہ جسپر اس نمبر کا آغاز تھا یعنی
جو کرورون واجب الوجود مانے کہ نہ خدا سے مخلوق نہ خدا کے مملوک نہ خدا سے
کسیطرح وجود مین مسبوق وہ سچا پکا موحد ہو جسکی توحید کو توحید اسلامی سے کسی
قسم کا اختلاف نہین انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ مسٹر ایڈیٹر آپ نے دیکھا
کافرون سے دوستی کا یہ انجام ہوتا ہو۔ نہین نہین یہ تو آغاز ہو کہ آپ نے حمد و نعت
کے بعد اسی مضمون سے ترک اسلام کی ابتدا کی انجام کا حال خدا جانے ع
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہو کیا ٭ ع پوت کے پاؤن نظر پالنے سے آتے ہین +
غالباً اس "سماجی دوست" اور پیارے دھرم پال" اور اس بھولے پن پر قربان"
کا صاحب ایڈیٹر کو یہ معمولی عذر پیش آئے کہ کچھ حقیقۃً محبوب تو مراد نہین لیا ہے
یونہین لغو و لہو و تمسخر و استہزا ہو یہ وہی جواب ہو جو منافقین نے دیا تھا کہ انما کنا
نخوض و نلعب ہم تو یونہین ہنسی کھیل کی راہ سے کہہ رہے تھے۔ پھر معلوم ہو اوسپر
جواب کیا ارشاد ہوا قل اباللہ وایٰتہ ورسولہ کنتم تستھزءون لا تعتذروا
قد کفرتم بعد ایمانکم۔ اے نبی تم ان منافقون سے فرمادو کیا اللہ اور اوسکی
آیتون اور اوسکے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے
ایمان کے بعد۔ ہم تو عجب جانین کہ کوئی شخص مسٹر ایڈیٹر اور انکی مان اونکے
باپ کو ایسی کھری کھری فحش بھری بے نقط ہزارون سناتا اور اوس سے بھی
مسٹر صاحب یونہین شیرین کلامی سے خطاب کرتے رہتے کہ میرے پیارے

اے میرے دوست اے مین تیرے بھولے پن پر قربان۔ نہین نہین یہ میٹھے الفاظ
یہ خطاب تو اونھین کے لیے ہین جو اللہ و رسول و قرآن عظیم کو سخت گالیان
دین ع حال ایمان کا معلوم ہی بس جانے دو ✦ بات یہ ہو کہ کوئی مسلمان
معلوم الاسلام جسکے افعال احوال اقوال شاہد ہون کہ یہ خدا و رسول کے ہر مخالف
کا سچا دشمن ہو اول تو اعداء اللہ اعداء الرسول کی نسبت اوسکی زبان سے
ایسے الفاظ نکلنے ہی کیون لگے اور احیاناً کوئی لفظ کہے بھی تو اوسکے معاملات
اوسکے محاورات شاہد عدل ہونگے کہ اسنے استہزا کیا جو ع برعکس نہند نام
زنگی کافور ✦ تھا برخلاف اوسکے جو خود اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کی شان اقدس مین گستاخیون پر تلا ہو۔ ہان ہان جو خدا و رسول کے
بدگویون کی حمایت کر اوٹھا ہو ہان ہان جو ان بدگویون کو اپنا مولی اور دین کا
عالم جانتا ہو ہان ہان جو اونکے نامون پر رحمۃ اللہ علیہم لکھتا ہو ہان ہان جو کافرون
کے رد مین بھی کافرون سے جنگ زرگری رکھتا ہو وہ یہ عذر ہرگز نہین بنا سکتا کہ
اول تو لفظ حقیقت اور حقیقت محتاج قرینہ نہین اوپر سے وہان قرائن حالیہ
قرائن مقالیہ صاف اوسکی حالت موافق حقیقت بتا رہے ہین کہ ضرور اسے
خدا و رسول کے مخالفون سے محبت ہو تو کیونکر ممکن کہ وہ پیارا کہے اور مراد دشمن
ہو ایسون ہی کو تو فرما دیا گیا لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم بہانے
نہ بناؤ تم ایمان لا کر کافر ہو چکے مسٹر اڈیٹر سنرا میارکس (۹۵) مسٹر اڈیٹر اپنے
ترک اسلام مین آریہ سے سیکھکر خدا کو مکار مانتا ہو اور کچھ پرواہ نہین کرتا کہ اولا
مکر زبان عرب مین منجملہ صفات مدح بھی ہو و لہذا اگر خاص صورت مذمومہ مراد ہو
صفت ذم کی قید لگاتے ہین قال اللہ تعالی ولا یحیق المکر السیئ الا
باھلہ بُرا مکر کرنے والے ہی پر پڑتا ہو بُرے کی تخصیص فرما دی کہ اچھا نکل جائے

اور ہمارے محاورہ مین خاص عیب قدح ہو خصوصاً لفظ مکار کہ سوا طعن و دشنام
کے اصلا نہ کبھی مستعمل نہ ہرگز کسی سامع کو اوس سے کوئی معنی محمود مفہوم و محتمل
مکار فریبی دغاباز کے ایک ہی معنی ہین کیا مسٹر اڈیٹر اپنے لیے ان اوصاف
کو قبول کریگا اوسے کہا جائے تو راضی ہوگا ہرگز نہین آسی پر اوس مرتد نو آریہ
نے اعتراض کیا اور لکھا تھا کہ کسی بھلے آدمی کو جو سچ مچ فریبی نہ ہو یہ الزام لگایا
جاوے تو وہ گلے پڑ جاویگا اور عدالت تک پہنچے گا" اڈیٹر نے اسکی کچھ پرواہ
نہ کی اور مکر اللہ کے ساتھ مکار بھی لکھدیا کہ انھین معنی سے خدا کو مکار کہا
جاتا ہو یعنی خفیہ خفیہ اپنے احکام جاری کرنیوالا" صفحہ ۲۸ اور اگر پوچھا جائے
کہ کہان کہا جاتا ہو کسنے کہا ہو تو جواب یہی ہوسکیگا کہ اوس نو آریہ مرتد یا اس
آریہ مینٹھی موحد نے طرفہ یہ کہ خود بھی محاورہ کے فرق پر مطلع تھا اور یہین اوسپر
شراب کی مثال بھی دی کہ عربی مین ہر نوشیدنی کا نام ہو اور ہمارے
محاورہ مین خاص اوس نجس پانی کو کہتے ہین باینہمہ قرآن عظیم مین ورود
جملہ مکر اللہ اور اپنے محاورہ مین مکار کہنے کا فرق نہ کر سکا قرآن عظیم
مین مکار کہان کہا ہے یہ تو وہ آریہ کہتا اور تو قبول کرتا ہو یہ محاورہ تیرا اور اوسکا
ہوگا یا خدا کا ثانیا کریمہ مذکورہ ومکروا ومکر اللہ مین قطع نظر
فرق محاورہ کے صورت مشاکلت بھی موجود پھر بلا مشاکلت اطلاق مکار کا
جواز اوس سے کیونکر مستفاد اللہ یستھزئ بھم بھی تو مشاکلۃ ارشاد
ہوا ہو اس سے خدا کو مسخرہ کہنے کا جواز نکال لینا اور کوئی معنی گڑھ کر کہدینا کہ
انھین معنی سے خدا کو مسخرہ کہا جاتا ہو اگر دریافت ہو کہ کس نے کہا تو جواب
وہی نکلے گا کہ ان دونون باہمی دوستون آریہ منون نے ثالثا مجرد
مصدر و فعل کے ورود سے اطلاق صفت کا جواز کیونکر لازم علماے کرام

تصریح فرماتے ہین کہ معنی اگرچہ قرآن وحدیث مین وارد وثابت ہون مگر جب لفظ موہم نقص ہو اطلاق حرام ہی مثلاً اللہ تعالی کو معلّم نہ کہین گے کرلونڈون کے میانجی پر اس کا اطلاق آتا ہی حالانکہ قرآن عظیم مین ہی واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ اللہ تعالی کو زارع نہ کہین گے کہ کسان کو کہتے ہین حالانکہ فرقان کریم مین ہی ءانتم تزرعونہا ام نحن الزارعون۝ یہان تو خود صفت وارد اور اطلاق ناجائز رابعاً علمانے تصریح فرمائی کہ صیغۂ مبالغہ حضرت عزت پر اوسیوقت بولا جائیگا کہ شرع مین بعینہ وہ صیغہ وارد ہو نفس وصف کا ورود کافی نہین مثلاً مولی عزوجل کو صادق کہین گے صدیق نہین کہہ سکتے کہ اوسکے بعض نیک بندون کا لقب رفیع ہی مگر مسٹر اڈیٹر نے مونہہ بھر کر اوسے مکار بتایا جو اوسکے بدبندون کا وصف شنیع ہی خدا کی شان ایک کھلا مرتد تو اللہ عزوجل پر اطلاق مکار کو کہے اُفسوس مین اس بات کو تسلیم نہین کرتا" اور یہ مدعی اسلام پکارین کہ ہم تو تسلیم کر رہے ہین والعیاذ باللہ رب العلمین غرض ع

بندے ہو مگر خوف خدا کا نہین رکھتے		عیار ہو مکار ہو جو آج ہو تم ہو

(۹۶) کچھ مکارہی پر موقوف نہین مسٹر اڈیٹر آریہ کی تقلید جامد سے اپنے معبود کو لڑاکا یعنی فسادی مفسد فتنہ پرداز بھی مانتا ہی کریمۂ واللہ اشد باسا واشد تنکیلا ۝ پر مرتد کا اعتراض تھا کہ قرآن کی تعلیم ہے کہ خدا لڑاکا ہے بھلا پھر زمین پر صلح کون قائم کرسکتا ہی" آریہ پنتھی موحد اوسکے جواب مین فرماتے ہین صفحہ ۳۰ یاد رہے کہ لڑاکا ہونیکے وہی معنی ہین جو یجر وید کے ہین پرمیشور کے آگے تمام زبردست بہادر سر اطاعت خم کرتے ہین۔ بتلایئے جس کے آگے بڑے بڑے بہادر سر اطاعت خم کرین وہ کیسا بڑا بہادر اور لڑاکا ہوگا۔ دیکھیے تو آریہ نے کہا اور کہنہ مسٹر نے صاف قبول کرلیا اولاً کیا

زبان عرب مین باس بمعنی عذاب نہین قال اللہ تعالی ولا یرد باسنا عن القوم المجرمین ۝ ہمارا عذاب مجرمون پر سے پھیرا نہین جاتا پھر لڑائی کے معنی کیسے متعین کرلیے ثانیاً صاحب اڈیٹر تازہ ولایت ہو وہ نہین جانتا کہ اشد باسا کا ترجمہ لڑاکا ہرگز نہین ہوسکتا زبان اردو مین سخت لڑائی والے اور لڑاکا مین فرق عظیم ہی سخت لڑائی والا وہ کہ اعدا مین اوسکے مقابلہ کی تاب نہ ہو اور لڑاکا فسادی مفسد کہ ناحق ناروا بات بات پر لوگوسے اولجھتا پھرے وہ صفت مدح ہی اور یہ صفت عیب و قدح نفائس مین لڑاکا کا ترجمہ آلدّ کیا یعنی سخت جھگڑالو لغت اردو مین لکھا لڑاکا کسیکہ بسیار از مردم ستیزد و فساد کنندہ باشد عربی مفسد۔ شیخ ابراہیم ذوق فرماتے ہین۔ ع

یہ لڑاکا سدا سے لڑتی ہے		زال دنیا نے صلح کی کس زن

اور وہ نہ کرجانے دو تم خود ہی جو اپنے ترک اسلام صفحہ ۱۹۲ کے نوٹ مین لکھتے ہو کھٹیا سی بری لڑائی اور بدزبان ہی مسلمانو اس جنگ زرگری کو دیکھا کہ وہ برگشتہ بخت کیسے سخت سخت ناپاک الفاظ سے حضرت عزت جل جلالہٗ پر الزام لگاتا ہی اور یہ ٹھنڈے جی سے قبول کرتا اور پھر رجسٹری کرتا جاتا ہی وہی تو تا مینا کی شکایت ساختہ یا بے خطا ہون تو الّو اور الّو کی دم فاختہ تنبیہ بیان جو ہمنے فرق محاورہ سے اعتراض کیا ہی کہ کہان سخت لڑائی والا اور کہان معاذ اللہ لڑاکا اسپر کوئی یہ نہ کہنا کہ ایک پنجابی زادہ اردو کیا جانے کیا اوس بیچارے کی مادری زبان ہی آخر جناب دری نہ سہی پدری تو ہی انکے روحانی اساتذہ دینی بزرگ دیوبندی حضرات تو اتنے بڑے اردو دان ہین جنکی نسبت انکے مولوی گنگوہی صاحب نے خواب بنائی کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اونسے اردو سیکھی (دیکھو انکی براہین طبع ۲ صفحہ ۲۶) ولہذا صاحب اڈیٹر

بیچارے دھر میال پر جابجا موتھ آتے ہین کہ یہ اُردو نہین جانتا نوٹ صفحہ ۱۰۱
"واہ رے بی اے تیری اُردو دانی آجتک تو ہم حسب عدہ خاموش ہی رہے
مگر یہان تو داد دینے سے باز نہین رہ سکتے۔ آدمی اور عورت کا مقابلہ۔ کیا کہنے ہین"
مگر آپکی دانش اوس سے کیا کم ہی۔ بی اے ہونے سے اُردو دانی کیونکر لازم ہوئی
یہ کہنا ایسا ہی کہ واہ رے غیر مقلد تیری فقاہت۔ غیر مقلد بیچارے کو فقاہت سے
کیا نسبت ع کار بوزینہ نیست نجاری + اور خیر سے مسٹر صاحب کو سچ کی عادت
ایسی ہی کہ بے سبب بھی جھوٹ سے باز نہین رہتے۔ فرماتے ہین آجتک تو ہم حسب عدہ
خاموش ہی رہے۔ حالانکہ اس سے پہلے صفحہ ۱۶۵ پر اسی عورت و آدمی کے مقابلہ پر
یہی نوٹ دے چکے ہین کہ "واہ رے بی اے تیری اُردو دانی" اور ابو الوفا کو وفا
چھوڑنے کا تو خود اقرار ہی کہ آجتک حسب عدہ خاموش رہے اب عدہ کہانتک نباہین
یہان انکی اُردو دانی کا تذکرہ چھڑ گیا تھا مناسب تھا کہ انکی کچھ دانیان بطور
نشتے نمونہ از خروارے۔ ذکر کرتے مگر لطمات آئندہ مین انشاء اللہ تعالی انکی
علم دانی کا قدرے بیان آئیگا جی چاہا تو وہین اونکا تذکرہ انسب ہوگا بعون اللہ
سبحنہ تعالی (۹۷) مسٹر ایڈیٹر کے نزدیک کلام اللہ کی جو آیت نیچر کی خلاف
ہو وہ آیت غلط ہی آپ نے ناحق اہل حدیث بنتے ہین اور اونکی ایک قسم
وضّاع بھی ہوتی ہی یعنی دل سے حدیثین وضع کرنیوالے اسی لحاظ سے
آپ نے اپنے ترک اسلام مین شروع جواباتِ سے پہلے چودہ اصول موضوعہ
وضع کیے اونکے نوین مین فرماتے ہین صفحہ ۲۶ "اصول فطرت اور قانون قدرت
(نیچر) خدا کا فعل ہی اور الہامی کتاب اوسکا قول۔ قول و فعل مین تطابق نہین تو
قول غلط ہی" اولا یہ اگرچہ اصل الاصول نیچریت ہی نیچریہ اسی بنا پر
قرآن عظیم سے منحرف ہین مگر پھر بھی ادن روبہانِ علیگڈہ میانِ دوآب مین

شیر پنجاب کی سی جرأت کہان وہ پردہ تاویل مین جھٹلاتے ہین اور یہ دن ہاڑے
بے پردہ نغمہ سرا ہین کہ نیچر کے خلاف جو آیت ہو صریح غلط ہی ثانیا اصول موضوعہ
وہ قضایا ہین کہ دوسرے فن مین مدلل و مبرہن ہو لیے اور یہان اوسی ثبوت
مفروغ عنہ کے اعتماد پر بر وجہ تسلیم اخذ کیے جائین مسٹر ایڈیٹر فرمائین کہ یہ مقدمہ
کہ خدا کے قول و فعل مین تطابق نہ ہو تو قول غلط ہی کس فن کا مسئلہ ہی اور کہان
اور کس کتاب مستند مین کس برہان معتمد سے مبرہن ہوا ہی ثالثا اصول حدیث
مین تو یہ مقرر ہوا ہی کہ حدیث قولی و فعلی مین جب تعارض ہو تو قول کو ترجیح ہی کہ
فعل خصائص سے ہو سکتا ہی سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صوم الوصال
رکھا اور اوس سے منع فرمایا یہان معاذ اللہ نہ قول غلط ہوا نہ فعل بلکہ دونون
حق ہین وہ حضور کیلیے خاص ہی اور یہ امت کو حکم ہی خدا کے قول و فعل پر یہ
جبروتی حکم کسنے لگایا کہ تطابق نہ ہو تو قول غلط رابعا آپکی اس اصل موضوع کی
حقیقت دریافت کرنے کو تین باتین درکار ہین (۱) قانون قدرت کی تعریف
کہ آپ نے کس چیز کا نام رکھا ہی (۲) کچھ قوانین کا بیان کہ اونمین اس اصل
موضوع کا جریان دیکھا جائے اور باقی کا اونپر قیاس ہو سکے (۳) اوس قانون
سے تطابق قول نہ ہونے کے معنی۔ اول و دوم کا بیان تو خود اونھین کی زبان
سے چاہیے کہ مسٹر ایڈیٹر صفحہ ۱۶۶ پر خود اپنے آپ کو فرما چکے ہین "گونگی کا جایا
گونگے کی مان سمجھے" لہذا صفحہ ۱۴۹ کا بیان حاضر "قانون الٰہی وہ طریق اور دستور
جو خدا نے اپنی مخلوق کے متعلق جاری کر رکھا ہی کہ یون کام کرینگے تو کامیاب
ہونگے یون کرینگے تو ناکام۔ مثلاً میدان جنگ مین ہاتھیار جائینگے
تو فتح پائینگے خالی ہاتھ جائینگے تو شکست۔ بھوک کے وقت پیٹ
مین غذا ڈالینگے تو زندہ رہینگے نہین تو مر جائینگے" ایضاً صفحہ ۵۲ "خدا کا

قانون ہے کہ زور آور کمزور کو دبا لے تلوار بندوق والا بے ہتھیار کو مار ڈالے" صفحہ ۳۴
و ۳۵ "ایک جوان مرد جو جوان خوبصورت عورت کو دیکھکر اوس سے گلوگیر ہوکر کچھ کا
کچھ کر گزرتا ہے ایسے جوش کے پیدا ہونے کا سبب کیا ہے تمام آستک (خدا کے قائل) یہی
کہینگے کہ خدا تعالیٰ ہی کا یہ قانون مقرر کیا ہوا ہے کہ جوان مرد جوان خوبصورت عورت
کو دیکھکر یہ سب کچھ کر گزرنے پر آمادہ ہو اسیطرح باقی گناہوں کی مثال ہے یہ سب
اوسی قانون قدرت کے کرشمے ہیں" صفحہ ۳۵ "اگر خدا کا قانون ایسا نہ ہوتا کہ ہر فاعل
مختار اپنے ارادے پر کم و بیش کامیاب ہوتا ہے جبکہ تلوار سے ایک مہاتما ایک شقی
کو مار کر داخل جہنم کرتا ہے اوسی کو لیکر ایک پاجی ایک صالح کو شہید کر دیتا ہے تو مشرک
کا فر شرک کفر نہ کرتے" صفحہ ۱۵۰ "اگر اللہ کی مشیت یعنی قانون میں الخلق یہ ہوتا کہ باوجود
اختلاف بھی لوگ نہ لڑیں تو نہ لڑتے مگر قانون یہ تھا کہ اختلاف موجب قتل و قتال
ہوتا ہے" یہ مسٹر کی لکچر متعلق نیچر ہیں جنمیں اوسکی تعریف بھی صراحۃً مذکور اور تو مثالیں
بھی وضاحۃً مسطور جنپر ہمنے نمبر دیدیے ہیں۔ ان تمام بیانات و امثلہ سے واضح
کہ اللہ عزوجل نے عادی طور پر جو مسببات کو اونکے اسباب سے ربط دیا ہے اوسکا
نام نیچر یا قانون قدرت یا اصول فطرت ہے یہی وہ زبردست چیز ہے کہ آیت
کلام اللہ اگر اسکے خلاف واقع ہو۔ نہیں نہیں بلکہ صرف اسیقدر کہ اس سے مطابقت
نہ رکھتی ہو تو وہ آیت غلط ہے مخالفت و عدم تطابق میں بہت بل ہے۔
عدم تطابق اوس سے عام مطلق ہے مثلاً قرآن عظیم کی آیت ہے
ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ۝ وہ جو خدا پر کذب کا
اتہام لگاتے ہیں نامراد ہونگے اور یہ بات کہ بعض لوگ مولوی فاضل کی ڈگری
پاس کرکے بھی نرے گھامڑ بیوسے بونگے رہتے ہیں ان دونوں میں کیا مطابقت
کونسا تعلق کیا مناسبت مگر تخالف بھی نہیں کہہ سکتے کہ ایک میں دوسرے کا

کچھ انکار نہیں غرض مطابقت مخالفت کے لیے اتحاد مورد شرط ہے جب مورد
جدا ہو دونوں نہ ہونگی مسٹر کی اصول میں صرف عدم تطابق پر غلطی کلام اللہ کا حکم
لگایا ہے تخالف کی شرط نہیں۔ اب تحقیق امر سوم کی طرف چلیے کلام اللہ خبر ہوگا یا حکم
خبر کی نیچر مذکور سے مطابقت یہ کہ وہی بات بیان کرے جو سلسلۂ ربط اسباب و
مسببات سے معہود ہے اگر اوس نے بیان کیا کہ اسباب موجود تھے اور مسبب
نہ ہوا یا اسباب نہ تھے اور مسبب ہو گیا تو اوسکا بیان نیچر کے خلاف ہوگا اور اگر ایسی
بات کہی جسے اس سلسلے سے تعلق ہی نہیں تو مخالفت نہ سہی مگر عدم تطابق
نقد وقت ہے بہرحال تینوں صورتوں میں وہ خبر غلط ہوگی اور حکم کا نیچر سے تطابق یہ کہ
وہی بات مانگے جو اس سلسلۂ ربط کی مقتضی یا اوسکے مناسب ہے اگر اوس نے
بحال عدم اسباب مسبب مانگا یا باوجود اسباب مسبب سے باز رہنا چاہا تو وہ حکم
نیچر کے خلاف ہوگا اور اسی قبیل سے ہے یہ کہ نیچر نے جس مخلوق میں جو حالات
اوصاف ودیعت کیے ہیں اوسپر حکم میں اونکی مناسبت مرعی نہ ہو مثلاً مرد کو اطاعت
زن کا حکم دیا جانا یا عورت کو اختیار طلاق ہونا کہ وضع فطری کے خلاف ہے اور اگر حکم
اس سلسلے سے بے علاقہ ہو تو مخالف نہ سہی نامطابق ہوگا بہرحال وہ حکم غلط مانا جائیگا
جب یہ امور ثلاثہ واضح ہو لیے تو اب اصل مسٹر کی طالب کیمسٹری۔ اول تو جملہ آیات
ذکر ذات و صفات معاذ اللہ باطل و غلط ہو گئیں کہ وہ عالم اسباب سے جدا ہیں
اس سلسلۂ ربط و ارتباط سے پاک بالا ہیں نیچر قانون قدرت ہے اور ذات صفات
تحت قدرت نہیں۔ تو وہ آیات اگرچہ خلاف نیچر نہیں مطابق بھی نہیں اور مسٹر ایڈیٹر
کے غلط ہونے کو اسیقدر کافی جانا دوم مسٹر ایڈیٹر نے ربط اسباب و مسببات کو نہ
وجوب قطعی و امتناع عقلی لیا کہ اسباب ہوں تو مسببات کا وجود واجب ہے نہ ہوں
تو محال ہے جب تو جو خبر الٰہی اسکے خلاف ہے اسے غلط ماننا ہی خاص نیچر پر وہ مادہ

وطبائعیہ کا مذہب کفر ہی ہے اسی بنا پر وہ معجزات انبیا علیہم الصلاۃ والثنا کے
یکسر منکر ہین اور نیچریہ وقادیانیہ کہ نام اسلام کا ادعا رکھتے ہین اونھین شعبدہ و
مسمریزم کے اسباب عادیہ پر ڈھالتے ہین کہ نیچر کا خلاف نہ لازم آئے اہل حق کے
نزدیک ربط اسباب و مسببات محض عادی ہے لولاہ لامتنع در کنار اشعریہ تو ترتیب
مصحح دخول فا بھی نہین مانتے صرف مقارنت جانتے ہین یعنی عادۃ اللہ جاری ہے
کہ خشک گھاس یا بارود جب آگ سے ملے تو مولی تعالی محض اپنے ارادے سے
اوسمین احتراق پیدا کر دیتا ہے جسمین آگ کو اصلا مداخلت نہین اور ہمارے ائمہ
ماتریدیہ قائل ترتیب بمعنی وجد فوجد ہین مگر حاشا تاثیر کسی مخلوق کے لیے کسی مخلوق
مین نہین مانتے لاکھ اسباب جمع ہون وہ قدیر مقتدر نہ چاہے تو مسبب ہرگز نہین
ہوسکتا اور اصلا نام کو کوئی سبب نہ ہو اور وہ چاہے تو فورا مسبب موجود ہوجائے
ارتباط مرد و زن کو اوس نے سبب عادی ولد رکھا ہے پھر لاکھون بار ارتباط ہوتا ہے
اور ولد نہین ہوتا اور آدم و عیسی علیہما الصلاۃ والسلام کو بے ارتباط پیدا کیا یہ مسئلہ
ایسا نہین جسپر کتب عقائد کی عبارات مجھی لانی ہون کہ بحمد اللہ تعالی اہلسنت کا ایک
ایک بچہ اس عقیدہ ضروریہ سے آگاہ ہے تو وہ کونسا قانون قطعی یقینی وجوبی تھا کہ
آیت اوسکے خلاف پر آئے تو معاذ اللہ غلط مانی جائے **سوم** وجوب امتناع عقلی
بالائے طاق **سخت غضب** یہ کہ قانون وہ بتائے جنمین وجوب امتناع عادی
بھی نہین یا یون کہیے کہ قانون اگر ضابطہ کلیہ کا نام ہے تو وہ سرے سے قانون ہی
نہین مثلا **قانون اول** کہ میدان جنگ مین با ہتھیار جائینگے تو فتح پائین گے
صاحب مسٹر آپکو خبر نہین کہ لڑائی مین فریقین مسلح ہوتے ہین تو اگر خدائی قانون
یہ ہے کہ ہر مسلح فتح پائے تو واجب کہ ہر ایک دوسرے پر دائما فتحیاب ہو اور یہ محال ہے اور جب ایک فتح پائے تو
واجب کہ ہر ایک دوسرے سے دائما مغلوب ہو اور یہ محال ہے تو واجب کہ ہر ایک مین باہمی نسبت ہمیشہ فتح و شکست

ضدین کا اجتماع ہو اور یہ محال ہے صاحب مسٹر دنیا کے لاکھون واقع جو ہوچکے اور اب
ہو رہے ہین اور قیامت تک ہونگے کہ لوگ بھاری بھاری سلاحون سے مسلح
میدان جنگ مین جاتے ہین اور فتح نہین پاتے بلکہ شکست کھاتے ہین کیا آپکے
اس ساختہ قانون نیچر کے بطلان پر شاہد عدل نہین **قانون ۲** خالی ہاتھ شکست
صاحب مسٹر آپ نے یہ آیت کریمہ سنی ہے ھو الذی کف ایدیھم عنکم وایدیکم
عنھم ببطن مکۃ من بعد ان اظفرکم علیھم وکان اللہ بما تعملون
بصیرا وہی ہے جس نے روک دیے اونکے ہاتھ تم سے اور تمھارے ہاتھ اون سے
وادی مکہ مین بعد اسکے کہ تمھین اونپر قابو دیدیا اور اللہ تمھارے کام دیکھتا ہے جب
حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مشرکین نے حدیبیہ مین صلح کر لی نماز
صبح کے وقت اسی ۸۰ کافر ہتھیار بند تنعیم کے پہاڑ سے اوترے کہ صحابہ کو غفلت
مین شہید کرین وہ اسی کے اسی مسلح ادھر سے بے قتال گرفتار کر لیے گئے حضور
رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے چھوڑ دیا تاکہ ادھر سے بسبب لحاظ صلح و حفظ
پیمان استعمال سلاح نہ ہو اوہ کفار تو غدر ہی کے لیے سلاح لیکر آئے تھے اونکے
ہاتھ آپکے یہان کے کونسے ساختہ نیچر نے روک دیے کہ چپکے مشکین بندھوا
رہے اور کان نہ ہلا سکے ابوبکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف اور امام احمد مسند مین اور
عبد بن حمید اور مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی صحاح مین اور ابن جریر و منذر
و مردویہ تفاسیر اور بیہقی دلائل النبوۃ مین انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے
راوی وھذا لفظ مسلم ان ثمانین رجلا من اھل مکۃ ھبطوا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم من جبل التنعیم متسلحین یریدون غرۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واصحابہ
فاخذھم سلما فاستحیاھم فانزل اللہ عز وجل وھو الذی کف ایدیھم عنکم الآیۃ ولفظ ابی
داود ھبطوا علی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من جبال التنعیم عند صلاۃ الفجر لیقتلوھم فاخذھم رسول

حدیث اول

الله صلی الله تعالی علیہ وسلم سلما الحدیث نحوہ للترمذی وابن جریر ولفظ احمد لما کان یوم الحدیبیۃ ہبط
علی رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم واصحابہ ثمانون رجلا من اہل مکۃ فی السلاح الحدیث ہنر انھین
ایام مین جبکہ مسلمان مطمئن ہوگئے اور کافرون کے مجمع مین چلنے پھرنے لگے کفر سے
نفر کا فرون کے عامر بن اکوع رضی الله تعالی عنہ کو بارادۂ فاسد آتا ملا یہ ان
سب کو گرفتار کرکے خدمت اقدس حضور انور صلی الله تعالی علیہ وسلم مین حاضر لائے
حضور نے فرمایا چھوڑ دو کہ عہد شکنی کا اول و آخر سب انھین کے لیئے ہو اسی عہد
مین ہو کہ عامر رضی الله تعالی عنہ محض نہتے تھے صرف ایک ڈھال پاس تھی کہ
اونکے بھائی مسلمہ رضی الله تعالی عنہ نے انھین بہنا دیکھکر دیدی تھی ان ستر
اکھتر کو گرفتار کرنے کے وقت بھی اگر اونکے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا تو یہ اسی قانون
مسٹری کا رد ہوگا ورنہ قانون پنجم کا رد تو ضرور ہی کہ صلح حدیبیہ مین صحابہ کیطرف سے
کوئی معرکہ آرائی نہ ہوئی خود حضور اقدس صلی الله تعالی علیہ وسلم نے فرمایا
چھوڑ دو کہ عہد شکنی کا اول و آخر سب انھین کے لیے ہو صحیح مسلم شریف مین سلمہ
بن اکوع رضی الله تعالی عنہ سے ہی قدمنا الحدیبیۃ مع رسول الله صلی الله تعالی
علیہ وسلم فبایعتہ ورآنی رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم عزلا یعنی لیس معہ سلاح
فاعطانی رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم حجفۃ او درقۃ ثم بایع ثم قال لی یا سلمۃ
این حجفتک او درقتک التی اعطیتک قلت یا رسول الله لقینی عمی عامر عزلا فاعطیتہ ایاہا
فضحک رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم وقال انک کالذی قال الاول اللہم
ابغنی حبیبا ہو احب الی من نفسی ثم ان المشرکین راسلونا الصلح حتی مشی بعضنا
فی بعض فلما اصطلحنا جاء عمی عامر برجل من العبلات یقال لہ مکرز یقودہ الی رسول الله
صلی الله تعالی علیہ وسلم علی فرس مجفف فی سبعین من المشرکین فنظر الیہم رسول الله
صلی الله تعالی علیہ وسلم فقال دعوہم یکن لہم بدء الفجور وثناہ فعفا عنہم رسول الله صلی الله

تعالے علیہ وسلم وانزل الله تعالے وھو الذی کف ایدیھم
عنکم ہذا ملتقط من حدیث طویل **قانون ۳۳** - بھوک مین غذا کھائین
تو جیئین گے مسٹر ڈاکٹر کو نہین معلوم کہ بہتیرے کھاتے پیتے چل بستے ہین بہت
غذائین خود باعث موت ہوجاتی ہین جوع البقر و جوع الکلب مین
غذا کام نہین دیتی حضور سید عالم صلے الله تعالے علیہ وسلم کا وہ ارشاد
نہین سنا کہ جو طمع نفسانی سے مال حاصل کرے اوس کی طرح
ہو جو کھائے اور پیٹ نہ بھرے احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی حکیم بن
حزام رضی الله تعالی عنہ سے راوی رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم فرماتے
ہین ان ہذا المال خضر حلو فمن اخذہ بحقہ بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس
لم یبارک لہ فیہ وکان کالذی یاکل ولا یشبع **قانون ۳۴** بھوک مین غذا نہ کھائین
تو مر جائین گے - اولیاے کرام رضی الله تعالی عنہم کے مجاہدے تو مسٹر کیون
ماننے لگے حضور سیدنا غوث اعظم رضی الله تعالی عنہ نے سال بھر کھانا کھایا اور
پانی نہ پیا پھر سال بھر پانی پیا اور کھانا نہ کھایا پھر سال بھر کامل اصلا نہ کچھ کھایا نہ پیا
نہ سوئے جیساکہ امام جلیل ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی قدس سرہ الشریف نے بہجۃ الاسرار
شریف مین بسند متصل روایت کیا حدیث تو مانین گے حارث بن ابی اسامہ
نے انس رضی الله تعالی عنہ سے روایت کی رسول الله صلی الله تعالی علیہ
وسلم فرماتے ہین الخضر فی البحر والیاس فی البر یجتمعان کل لیلۃ عند الردم الذی
بناہ ذو القرنین بین الناس وبین یاجوج وماجوج ویحجان ویعتمران کل عام
ویشربان من زمزم شربۃ تکفیہما الی قابل طعامہما ذالک خضر دریا مین ہین اور
الیاس خشکی مین - ہر رات سد سکندر کے پاس جمع ہوتے ہین ہر سال حج و
عمرہ کرتے اور آب زمزم پیتے ہین کہ وہی ایک دفعہ کا پیا ہوا سال آئندہ تک انھین

کافی ہوتا ہی بھی اونکا کھانا ہی۔ شاید تم اسے بھی نہ مانو کہ غالبا حضرت خضر علیہ الصلاۃ
والسلام کی حیات سے منکر ہوگے اگرچہ حق اونکی حیات ہی تو یہ تو خود صحیح
مسلم شریف مین حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی کہ جب وہ بقصد
تلاش اسلام مکہ معظمہ مین آئے یہان اوسوقت کافر دن کا زور تھا یہ تیس رات
دن رہے سوا آب زمزم پینے کے کچھ نہ کھایا اور پیٹ کی بلٹین فربھی سے
لوٹ پڑین بھوک کا ضعف اصلا محسوس نہ ہوا یہ آپکا کونسا ساختہ نیچر ہی اوسکی
روسے تو پانی غذا ہو ہی نہین سکتا کہ اصلا جزو بدن نہین ہوتا۔ فرماتے ہین
لقد لبثت یا ابن اخی ثلثین بین لیلۃ و یوم ما کان لی طعام الا ماء زمزم فسمنت
حتی تکسرت عکن بطنی ما وجدت علی کبدی سخفۃ جوع خیر یہ تو زمزم تھا اخیر زمانے
مین جو دجال کے آنے سے پہلے ایک سال تہائی بارش اور کھیتی روک
لیجائیگی دوسرے سال دو تہائی کم کر دیجائیگی تیسرے سال تمام برش ایک
بوند گرے نہ ایک دانہ اوگے تمام چوپائے مرجائین گے صحابہ نے عرض
کی یا رسول اللہ پھر مسلمانونکی زندگی کیونکر ہوگی فرمایا جسطرح فرشتے ذکر الہی
سے جیتے ہین۔ مسند احمد و ابوداود طیالسی مین اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالی
عنہا سے ہی کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی بیتی فذکر الدجال فقال ان
بین یدیہ ثلاث سنین سنۃ تمسک السماء فیہا ثلث قطرہا والارض ثلث نباتہا
والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرہا والارض ثلثی نباتہا والثالثۃ تمسک السماء قطرہا
کلہ والارض نباتہا کلہ فلا یبقی ذات ظلف ولا ذات ضرس من البہائم الا ہلک
(فساقت الحدیث الی ان قالت) فقلت یا رسول اللہ واللہ انا لنعجن عجیننا
فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمؤمنین یومئذ قال یجزیہم ما یجزی اہل السماء من التسبیح
والتقدیس ابوداود کے لفظ یہ ہین قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

طعام المؤمنین یومئذ التسبیح حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اوس دن
مسلمانون کی غذا تسبیح خدا ہوگی آسی کے مانند سنن ابن ماجہ مین ابو امامہ باہلی
رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی اوسکے آخر مین ہی قیل فما یعیش الناس فی ذلک
الزمان قال التہلیل والتکبیر والتسبیح والتحمید یجزی ذلک علیہم مجزاۃ الطعام
یعنی عرض کی گئی یا رسول اللہ اوس زمانہ مین لوگونکی زندگی کا کیا ذریعہ ہوگا
فرمایا ذکر الہی کھانے کا کام دیگا سب جانے دو آپنے قرآن عظیم سے یہ بھی
سُنا ہی کہ آپکے دوستون آریہ وغیرہم کفار و مشرکین کو کھانا کیسا
ملیگا لا یسمن ولا یغنی من جوع ہ نہ فربہی لائے نہ بھوک مین کام آئے
تو ایسی غذا کا عدم وجود برابر بلکہ وجود عدم سے بدتر وہ ابد الآباد تک بھوکے
ہی رہین گے اور بھوکے ہی جیین گے جو دہان کریگا کیا یہان نہین کر سکتا
یا قانون قدرت بھی کوئی وقتی مقامی قانون ہی کہ تبدل زمان و مکان سے بدل
جاتا ہی قانون ۵ زور آور کمزور کو دبالے (۱) مسٹر صاحب آپ نے کہان
سُنا ہوگا کہ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے اپنی کم عمری ۲۶-
۲۷ برس کی عمر مین عمرو بن عبدوَد جیسے قومی شیطان جنگ آزما پہلوان دیو ہیکل
تہمتن یل کو ایک ضرب مین واصل جہنم کیا غزوہ خندق شریف مین وہ دیو قامت
شیطان گھوڑے کو خندق کُدا کر اندر آیا اور تین بار بلند آواز سے مبارز مانگا ہر بار
مولی علی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کرتے انا لہ یا نبی اللہ
حضور مین اسکے مقابل ہونگا اور حضور فرماتے اجلس انہ عمرو بیٹھ جاؤ وہ عمرو
بن عبدوَد ہی یعنی تمھارے بوتے کا نہین تیسری بار جب مولی علی نے عرض کی
وان کان عمرا اگرچہ عمرو ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اجازت
عطا فرمائی اور اپنی تیغ مبارک دی اور عمامہ باندھا اور دعا کی وہ کافر لعین دیکھکر

ہنسا اور کہا مجھے گمان نہ تھا کہ کوئی میرے مقابلے پر آنے کا ارادہ کریگا تم کون
ہو فرمایا علی بن ابی طالب۔ کہا اے بھتیجے تم جاؤ کسی اپنے بڑے کو بھیجو مین تمہارے
خون مین کیا ہاتھ بھرون مولی نے فرمایا مگر مین تو واللہ تیرا خون کرنا کچھ بھی نا گوار
نہین رکھتا اسپر اوسے غصہ آیا تلوار دہکتے شعلہ کیطرح نکالکر ماری مولی علی نے
ڈھال پر لی سپر کٹ گئی اور تلوار اوسمین الجھی کہ ادھر اسد اللہ نے اوسکے شانہ
پر ضرب لگائی جو پیٹ تک اوتر گئی کافر گر گیا حافظ الحدیث یحیی بن آدم فرماتے
ہین ہم نے اس قتل کی کوئی مثال نہ پائی مگر قتل داؤد جالوت کہ داود
علیہ الصلاۃ والسلام نے اوس قوی ہیکل شیطان جالوت کو قتل کیا (۲) مسٹر
ایڈیٹر آپ کو مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم یاد نہ تھے کہ بوجہ مشکلکشائی آپکے
قابل توجہ نہ رہے تو کیا نبی اللہ داود علیہ الصلاۃ والسلام سے بھی خفا ہو جنھون
نے جالوت جیسے دیو کو قتل کیا جو اکیلا لشکرون کو بھگا دیتا معالم التنزیل مین
ہے کان جالوت من اشد الرجال واقوہم وکان یہزم الجیوش وحدہ ابن جریر
نے سُدّی سے روایت کیا کان جالوت من اعظم الناس واشدہم باسا یخرج
یسیر بین یدی الجند ولا تجتمع الیہ اصحابہ حتی یہزم ہو من لقی جس کا خود تین سو
رطل لوہے کا تھا کما فی المعالم اور امام ابن جریج تابعی بالادراک فرماتے ہین کہا جاتا ہے
کہ چھ سو رطل کا تھا رواہ ابن جریر اس تقدیر پر لڑائی مین اوسکے پہننے کا ٹوپ
اسّی روپے بھر کے سیر سے پونے سات من پکے لوہے کا ہوا اور پہلے قول پر
پانچ سیر کم چار من لوہے کا کیا تھوڑا ہے اور داود علیہ الصلاۃ والسلام صغیر الجثہ
کثیر المرض ضعف کے سبب زرد رنگ تھے کما فی المعالم یہانتک کہ جب وحی
آئی ہے کہ فلان کا ایک بیٹا جالوت کو مارےگا اور انکے والد سے اونکے بیٹے ملاحظہ
کو طلب ہوئے تو وہ بارہ بیٹے کہ تہمتن پہلوان تھے دکھانے کو لائے وحی آئی کہ انمین

کوئی نہین داود علیہ الصلاۃ والسلام کے والد نے انکار کیا کہ میرے اور بیٹا
نہین وحی ہوئی کہ یہ غلط کہتا ہے اوسوقت اونھون نے اقرار کیا کہ ہان یا نبی اللہ
اللہ سچا ہے لی ولد قصیر استحییت ان یراہ الناس فجعلتہ فی الغنم میرا ایک
اور کوتاہ قامت لڑکا ہے مجھے اس سے شرم آئی کہ لوگ اوسے دیکھین تو مین نے
اوسے بکریان چرانے پر کر دیا ہے رواہ ابن جریر عن عبد الرحمن بن زید اور پھر قتل کیسی
کیسے فرمایا پیادہ پا اور محض نہتے ہو کر صرف ایک ڈنڈا اور توبرے مین کچھ
پتھر لیکر مقابل ہوئے وہ بولا کیا مجھے کتا سمجھا ہے کہ ڈنڈا پتھر لائے ہو فرمایا بلکہ
تو کتے سے بدتر ہے اور پتھر گھما کر مارا کہ اوسکا ماتھا توڑ کر گدّی سے نکل گیا
کافر مرا گرا اور لشکر بھاگ گیا رواہ ابن جریر عن وہب بن منبہ مسٹر صاحب
دیکھیے وہی الٰہی قوت کا پتھر اب ہزارون برس بعد آپکے ساختہ قانون
کا بھی سر توڑ گیا وللہ الحمد (۳) مسٹر ایڈیٹر آپ نے کسی مسلمان سے واقعۂ
بدر عظمی بھی سُنا۔ وہ فتح عظیم کہ اوسدن نصیب مسلمانان ہوئی اس ساختہ
قانون نیچر کے کسقدر خلاف تھی ایک تو مسلمان کم کفار بسیار تین سو سے
کچھ اوپر وہ پورے ہزار کما فی صحیح مسلم وابی داود والترمذی عن ابن عباس
عن عمر الفاروق ولابن سعد عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم دوسرے وہ
باساز وسامان یہ بے سامان۔ خدا کے سارے لشکر مین صرف ایک سوار
کما فی مسند احمد بسند صحیح عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ قال ما کان
فینا فارس یوم بدر غیر المقداد قال الحافظ العسقلانی فی التقریب لم یثبت انہ شہدہا
فارس غیر المقداد اور گنتی کی آٹھ تلوارین اور نو یا چھ زرہین فی الخمیس کانت
الدروع تسعا وفی روایۃ ستا والسیف ثمانیۃ خود رب العزۃ عز جلالہ فرماتا ہے
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ اور بیشک اللہ نے تمہاری مدد فرمائی

بدرمین حالانکہ تم اوسوقت کمزور بمقدار تھوڑے تھے کفار خاص بارادۂ جنگ نکلے تھے اور مسلمانون کو لڑائی کا گمان بھی نہ تھا وہ تو قافلۂ تجارتِ کفار کا زم لقمہ لینے چلے تھے رب العزۃ جل جلالہ فرماتا ہے واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم وتودون ان غیر ذات الشوکۃ تکون لکم ویرید اللہ ان یحق الحق بکلمتہ ویقطع دابر الکافرین ٥ یاد کرو وہ وقت جبکہ خدا تمھین وعدہ دیتا کہ دونون جماعتون سے ایک تمھارے لیے ہے اور تم چاہتے تھے کہ تمکو وہ ملے جسمین کانٹے کا کھٹکا نہین اور اللہ کو یہ منظور تھا کہ اپنے کلامون سے حق کو ثابت کر دکھائے اور اون کافرون کی جڑ کاٹ دے کہیے جو دستور عالم اسباب مین جاری ہے اوسکے مطابق یہ کونسی صورت ہے کہ تھوڑے لوگ بے ساز و سامان بے ارادۂ جنگ ایکطرف کو نکلین جنکے پاس صرف ایک گھوڑا اور آٹھ تلوارین اور دشمن باساز و یراق و سامان و طمطراق تعداد مین سہ چند سے بھی زائد خاص اونھین قتل کے ارادے سے اونپر آپڑے اور لڑائی یون پانسہ بدلے کہ یہ تھوڑے اور بے سامان اونپر گمان سے باہر فتح نمایان پائین اونمین کے ستر قتل کرین ستر کی مشکین کسین اور باقیون کے مونھ پھیر دین وللہ الحمد (۴) خود یہی واقعہ طالوت و جالوت بھی ایسا ہی تھا طالوت اگرچہ اسّی ہزار فوج جرار کے ساتھ مقابلے کو چلے مگر نہر کے پار وہی کچھ اوپر تین سو اوترے اور اسنے عظیم لشکر کو بھگا دیا جنمین سے تیس ہزار تو مارے گئے بھاگنے والون کی گنتی خدا جانے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے فھزموھم باذن اللہ ان تھوڑون نے اونھین بھگا دیا خدا کے حکم سے۔ حدیث مین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اصحاب بدر سے فرمایا انتم بعدۃ اصحاب طالوت یوم لقی آج تمھاری وہی گنتی ہے جو مصاف کے دن ہمراہیان طالوت کی تھی رواہ ابن جریر

عن قتادۃ امام مجاہد تلمیذ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہم فرماتے ہین لما رمی جالوت بالحجر خرق ثلثا و ثلثین بیضۃ عن رأسہ وقتلت من ورائہ ثلثین الفا جب داود علیہ الصلاۃ والسلام نے وہ پتھر جالوت کے مارا اوس پتھر نے ۳۳ خود اوسکے سر پر سے چیرے اور اوسکے پیچھے کی صفون میں سے تیس ہزار آدمی قتل کیے رواہ ابن جریر عن حجاج عن ابن جریج وعن عیسی عن ابن ابی نجیح کلاہما عن مجاہد (۵) مسٹر ایڈیٹر فتوح الشام و فتوح مصر وغیرہا کی روایات تو آپ مہا بھارت جانتے ہونگے صحیح مسلم شریف کی حدیث کو کیا کہیے گا کہ رہزن حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اونٹ چرا رہا تھا کافرون کی فوج آپڑی راعی کو قتل کیا اور اونٹ لیگئے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ اسپر مطلع ہوئے ایک ٹیلے پر چڑھکر تین آوازین تو دیدین پھر کسی کا انتظار نہ کیا تنہا اونکے تعاقب مین پیادہ چلدیے وہ بھاگے اور یہ پیچھے رجز کہتے چلے جاتے ہین انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج پاجیون کے ہلاک کا دن ہے جس سوار کے پاس پہنچتے ہین تیر مارتے ہین کہ کجاوہ کی لکڑی توڑ کر سوار کا شانہ چھید تا ہے سواریون کی کونچین کاٹتے ہین وہ گھبرا کر بوجھ ہلکا کرنے کو اپنے ہتھیار اور کپڑے پھینک رہے ہین یہ اون اشیا کو جا بجا جمع کرکے اونپر نشانی کے لیے پتھر رکھدیتے اور پھر اونکا پیچھا کرتے ہین یہانتک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سب اونٹ اونسے چھڑا لیے اونھون نے پہاڑ کے ایک درہ مین پناہ کی یہ ایک چھوٹی پہاڑی پر ٹھہر رہے اونکا ایک ہمقوم اونھین ملا اور ملامت کرنے لگا کہ یہ کیا معاملہ مین دیکھ رہا ہون وہ بولے خدا کی قسم اس شخص نے ہمپر بڑی آفت ڈالی ہے تڑکے اندھیرے سے ہمارا پیچھا کیے ہے تیر مار مار کر جو کچھ ہمارے پاس تھا سب چھین لیا وہ بولا تم مین سے چار آدمی

اوسکے مقابلہ پر جائین چار شخص پہاڑ پر میری طرف چڑھے مین نے کہا مجھے
پہچانتے ہو کہا نہین مین نے کہا مین سلمہ بن اکوع ہون قسم اوسکی جس نے
محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مونھ عزت والا کیا مین تم مین جس کا پیچھا کرونگا
اوسے جالونگا اور مجھے تم مین کوئی نہ پاسکیگا اونمین ایک بولا مجھے خود یہی گمان ہی
یہ کہکر وہ پلٹ گئے اتنے مین لشکر اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے
سوار آتے نظر پڑے اب کیا تھا کفار بھاگے (لشکر الٰہی کے ایک پیادہ کا تو
مقابلہ نہ کرسکتے تھے سوارون کی آنچ کون سہے) ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ
نے اونکے سردار کو قتل کیا (اب وہ ایسے بے تحاشا اوڑے کہ سوار نہ پہنچے
مگر سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ پاپیادہ اونکا پیچھا کیے ہوئے ہین فرماتے ہین) قسم
اوسکی جس نے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مونھ کو عزت بخشی کہ مین پیادہ
اونکے پیچھے دوڑتا رہا یہانتک کہ مجھے اپنے پیچھے اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کا غبار بھی نظر نہ پڑا کافر پیاسے تھے شام کے قریب ایک پانی کی طرف
کترائے پیٹھ پھیر کر دیکھین تو مین آرہا ہون مین نے ایک بوند نہ پینے دی وہ
بھاگے اور مین پیچھے ہوا اونمین سے ایک مرد کے شانے مین نیزہ مارا اور
اپنا وہی رجز پڑھا وہ بولا تیری مان تجھے گم کرے کیا تو وہی صبح والا اکوع ہی
مین نے کہا ہان اے اپنی جان کے دشمن وہی تیرا صبح والا اکوع وہ دو گھوڑے
اور چھوڑ گئے مین اونھین ہانک کر خدمت اقدس مین حاضر لایا یہ حدیث طویل
ہے اصل الفاظ حدیث دیکھنے ہون تو صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ ۱۱۳ سے صفحہ
۱۱۵ تک دیکھیے اور فرمائیے وہ آپ کا ساختہ نیچر اون کافرون کی حمایت کو
نہ آیا کیون نہ اتنے کثیر سوارون نے ایک تنہا پیادے کو دبالیا کیون اوسکے
مقابلہ سے یہ بدحواس ہوئے کہ بھاگنے کے سبب ہلکے بننے کو ہتھیار اور کپڑے

پھینکنے لگے ایک پیادہ نے لشکر کو پانی تک نہ پینے دیا وہو الحجۃ السامیہ (٦)
رب جل وعلا فرماتا ہی واوحینا الی موسی ان اسر بعبادی انکم متبعون۝
فارسل فرعون فی المدائن حشرین۝ ان ھولاء لشرذمۃ قلیلون۝
وانھم لنا لغائظون۝ وانا لجمیع حذرون۝ ہمنے موسی کو وحی بھیجی
کہ رات کو لیجا میرے بندوان کو ضرور تمہارا پیچھا کیا جائیگا پس فرعون نے
شہرون مین لوگ جمع کرنے کو آدمی بھیجے کہ یہ گروہ موسی گنتی کے تھوڑے
لوگ ہین اور بیشک وہ ہمین غم وغصہ مین ڈالے ہوئے ہین اور ہم سب کے
سب اونسے ڈر رہے ہین (۷) فرماتا ہی عزوجل واذکروا اذ انتم قلیل
مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم الناس فاٰوٰکم
وایدکم بنصرہ ورزقکم من الطیبٰت لعلکم تشکرون۝ یاد کرو جب
تم تھوڑے تھے ناتوان گنے جاتے زمین مین۔ ڈرتے تھے کہین لوگ تمھین
اوچک لیجائین پس اللہ نے تمکو جگہ دی اور اپنی مدد سے تائید کی اور ستھری
چیزون سے روزی بخشی شاید تم احسان مانو (۸) جزئیات کیا کیا گنیے
رب جل وعلا فرماتا ہی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن
اللہ بارہا تھوڑی جماعت غالب آئی ہی بڑے جتھون پر اللہ کے حکم سے
(۹) آپ ٹھہرے نئی روشنی کے لوگ اخباری تحقیقات کے عادی
مبادا ان آیات واحادیث پر کہہ اوٹھیے ان ھی الا اساطیر الاولین
یہ تو اگلون کی کہانیان ہین۔ لہذا حال کا واقعہ روس وجاپان کا جو آپکے
پرچہ مین بھی درج ہوا ہوگا یاد کیجیے جسے سارا زمانہ ہاتھی مینڈھے کی ٹکر جانتا
اور گمان کرتا تھا کہ جاپان روس کے ایک جھٹکے کا نہ ہوگا پھر اوس کمزور
نے کیسا اوس زور آور کو دبالیا کیسا ناک مین دم کردیا کہیے وہ آپکا ساختہ

قانون نیچر کدھر گیا (۱۰) یہ تو خبر کے متعلق تھا اب حکم سُنیے رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہی یایھا النبی حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین وان یکن منکم مائۃ یغلبوا الفا من الذین کفروا بانھم قوم لا یفقھون ۝ الئن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین وان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصبرین ۝ ای نبی ایمان والون کو جہاد کا شوق دلا اگر تم مین کے بیس ثابت قدم ہون تو دو سو پر غالب آئین گے اور تم مین کے سو ہون تو ہزار کافرون پر غلبہ پائین گے اس سے کر وہ سمجھ نہین رکھتے اب خدا نے تمپر سے بوجھ ہلکا کیا وہ جانتا ہی کہ تم مین کمزوری ہی اگر تم مین سو صبر والے ہون دو سو پر غالب رہین گے اور تم مین کے ہزار دو ہزار پر غالب آئین گے خدا کے حکم سے اور اللہ صابرون کے ساتھ ہی۔ پچھلا ہی حکم جو بعد کو اترا آپ کے ساختہ قانون پر مناسب نیچر ہونا دشوار ہی کہ خواہ مخواہ کمزورون پر فرض کیا جائے کہ اپنے دونون کے مقابل جمے رہو پیٹھ پھیرو تو غضب مین پڑو گے لعنتی ہو گے جہنم مین جاؤ گے اور پہلے کی مخالفت تو سر سے پانی تیر کیے ہوئے ہی یقینا وہ بھی حکم تھا کہ کافر تمسے دس گنے ہون جب بھی اونکے مقابل جما رہنا فرض ہی نری بشارت ہوتی تو اوسمین بوجھ کیا تھا کہ فرمایا گیا اب خدا نے تمپر سے بار ہلکا کر دیا ضعف اوسکے کیا منافی تھا کہ ارشاد ہوا خدا جانتا ہی تم کمزور ہو بشارت تو ضعیف کو قوت دیا کرتی ہی غم و اندیشہ کا بار دور فرماتی ہی تو یقینا وہ بھی حکم ہی تھا اب اپنے ساختہ نیچر سے اوسکی مطابقت کیجیے زمانہ جانتا ہی کہ ایک کی مار دو دو کی چار یہ کونسا نیچر ہی کہ دو سو کی مار دو ہزار غرض مسٹر ایڈیٹر کے سر کلام مین

پارہ ۱۰ سورۂ انفال آیت ۶۵ - ۶۶ — حکم قرآن کہ دس کافرون کے سامنے ایک مسلمان ڈٹا رہے گا خلاف نیچریت

قرآن کے اخبار و احکام معاذ اللہ سب غلط ہین والعیاذ باللہ رب العلمین

قانون ۶ - مسلح بے سلاح کو مار ڈالے - قانون دوم مین فقط شکست تھی اب ترقی ہو کر حکم موت صادر ہو گیا - اسکے رد مین بھی وہی تازیانے کہ اوس قانون پر گزرے بس تھے مگر تازہ بتازہ بہتر - اللہ عزوجل فرماتا ہی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی وہ کنکریان کہ ای محبوب تمنے پھینکین تمنے نہ پھینکین بلکہ خدا نے پھینکین کہ تمہارا ہاتھ خدا کے دستِ قدرت کا سایہ ہے - ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ وہ جو تم سے بیعت کرتے ہین خدا ہی سے بیعت کر رہے ہین ید اللہ فوق ایدیھم ای محبوب یہ تمہارا ہاتھ اونکے ہاتھون پر نہین بلکہ خدا کا ہاتھ ہی (۱) سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز بدر کچھ کنکریان کچھ خاک کافرون پر پھینکی کہ ہر کافر کی آنکھ مین پہنچی اور اونھین ہزیمت ہوئی طبرانی و ابو الشیخ و ابن مردویہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مولیٰ علی سے فرمایا ایک مٹھی کنکریان مجھے دو اونھون نے حاضر کین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کافرون پر پھینکین فما بقی احد من القوم الا امتلأت عیناہ من الحصباء کوئی کافر ایسا نہ رہا جسکی آنکھین کنکریون سے بھر نہ گئی ہون اوسپر یہ آیت اوتری وما رمیت اذ رمیت ابن جریر و ابن ابی حاتم و طبرانی و ابن مردویہ نے حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو الشیخ و ابن مردویہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ یہ کنکریان جنپر وہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز بدر پھینکی تھین درواہ

عبد الرزاق و ابنا جریر و المنذر عن قتادۃ و ابن ابی حاتم عن ابن زید و ابن

پارہ ۹ سورۂ انفال آیت ۱۷ — پارہ ۲۶ سورۂ فتح آیت ۱۰ — روز بدر کی کنکریان خلاف نیچریت — حاشیہ ۱۷

عساکر عن مکحول والطبرانی عن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ وبہ قال
الجمہور وصححہ القرطبی وقال السیوطی ہو المشہور (۲) انھین کنکریون نے
روز احد کئی بار ایک لشکر جرار کا کام دیا اور اللہ عزوجل کے تنہا محبوب سے
کافرون کے نرغہ کو بار بار پسپا کیا۔ حاکم مستدرک مین بسند صحیح علی شرط
مسلم سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہین جب روز احد مسلمان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پیچھے ہٹ
گئے مین نے کہا مین اپنے اوپر سے بلا دور کرونگا لڑونگا یا تو شہید ہو جاؤن
یا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تک پہنچ جاؤن مین اسی حال مین
تھا ناگاہ ایک مرد چہرہ چھپائے نظر پڑا جسے مین نے نہ پہچانا مشرکون نے
اوسپر ہجوم کیا یہانتک کہ مین سمجھا اب اونھون نے اس بندۂ خدا کو آلیا
فملأ یدہ من الحصی ثم رمی بہ فی وجوہہم فتنکبوا علی اعقابہم القہقری حتی یاتوا الجبل
ففعل ذالک مرارا اتنے مین اوس بندۂ خدا نے مٹھی بھر کر کنکریان لیکر اونکے
مونھ پر مارین کہ سب کافر ایڑیون کے بل اولٹے پلٹے یہانتک کہ پہاڑ سے جا ملے
پھر وہ ہجوم کرتے جب قریب آتے وہ بندۂ خدا یونہین کنکریان پھینک کر اونھین
پلٹا دیتا بارہا ایسا ہی ہوا میرے اور اوس بندۂ خدا کے بیچ مین مقداد رضی اللہ
تعالی عنہ کھڑے تھے مین نے چاہا کہ اونسے پوچھون یہ بندۂ خدا کون ہے کہ
مقداد نے خود مجھسے کہا اے سعد یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہین تمھین
یاد فرماتے ہین الحدیث (۳) سب سے عجیب تر آیۃ اللہ روز حنین کی خاک
ہے مسلمان بتقدیر الٰہی ہٹ گئے ہین حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تنہا
ہین بیس ہزار کفار تیغ زن تیر بار نے اللہ واحد قہار کے محبوب صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم پر ہجوم کیا ہے حضور پرنور اوس روز گھوڑے پر بھی سوار نہین جو وقت جنگ

کچھ کام دیتا ہی بلکہ فضہ نام بغلہ نقرہ فام پر سوار ہین کافرون کا یہ عظیم نرغہ دیکھکر فضہ کو بقوت
جانب اعدا بڑھاتے ہین عباس رضی اللہ تعالے عنہ اوسکی لگام پکڑے بشدت کھینچے ہوئے
اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ تعالے عنہ رکاب سے لپٹے ہوئے ہین کہ
آگے بڑھنے نہ پائے محبوب ذی الجلال صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر شان جلال طاری ہے
بار بار ارشاد ہوتا ہے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب مین ہی نبی ہون کچھ غلط نہین
مین عبد المطلب کا بیٹا ہون جب اونھون نے سواری اقدس آگے نہ بڑھنے دی وہ عرش
کی آنکھون کا تارا پشت مرکب سے زمین پر اوترا اور مٹھی بھر خاک دست پاک مین لیکر
کافرون پر پھینکی کہ چالیسون ہزار آنکھین اوس ایک ہی مشت خاک سے بھر گئین
دفعۃً سب کے قدم اوکھڑ گئے سکے بگڑ گئے بھاگتے راہ نہ سوجھی اب مسلمان پلٹے اور
تعاقب کر کے جتنے جہنم مین جلد جانے کو تھے تہ تیغ کیے والحمد للہ رب العلمین صحیح بخاری
شریف مین انس رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے ادبروا عنہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم حتی بقی
وحدہ صحیح مسلم شریف مین عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے فلما التقی المسلمون والکفار
ولی المسلمون مدبرین فطفق رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم یرکض بغلتہ قبل الکفار
قال عباس وانا آخذ بلجام بغلۃ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اکفہا ارادۃ ان لا تسرع
وابو سفین آخذ برکاب رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اوسی مین سلمہ بن اکوع رضی اللہ
تعالے عنہ سے ہے ولی صحابۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم وارجع منہزما ومررت علے رسول اللہ
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم وہو علے بغلتہ الشہباء فلما غشوا رسول اللہ صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم نزل عن البغلۃ ثم قبض قبضۃ من تراب ثم استقبل بہ وجوہہم فقال
شاہت الوجوہ فما خلق اللہ منہم انسانا الا ملأ عینیہ ترابا بتلک القبضۃ فولوا مدبرین
ہزمہم اللہ بذلک اھ باختصار زرقانی علے المواہب مین ہے۔ اخرج ابن
اسحق عن جابر وغیرہ انہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم امر عبد اللہ

حدیث ۲۰ حدیث ۲۱ حدیث ۲۲ حدیث ۲۳

بن ابی حدرد وقال لہ اعلم لنا من علمھم فاتاھم فدخل فیھم وعند الواقدی انہ انتھی
الی خباء مالک (ھو ابن عوف النصری کان رئیس جیوش الکفر یوم حنین
ثم ھداہ اللہ تعالی للاسلام) فسمعہ یقول لاصحابہ اذا کان السحر صفوا واکسروا
جفون سیوفکم فتلقونہ بعشرین الف سیف مکسورۃ الجفون اوسی مین ہے
قال الحافظ العدو کانوا ضعفھم فی العدد واکثر انتھی بل فی النور انھم کانوا اضعاف
المسلمین الی آخر ما افادوا جاد مسٹر ایڈیٹر ذرا آنکھین ملکر دیکھیو ان واقعات کریمہ نے
آپ کے اوس ساختہ قانون نیچر کی آنکھ مین بھی کیسی خاک جھونکی وللہ الحمد
قانون ۷۔ جوان مرد جوان خوبصورت عورت کو دیکھکر وہ کچھ کر گزرنے پر
آمادہ ہو مسٹر صاحب (۱) آپ وقائع اولیائے کرام نفعنا اللہ تعالی ببرکاتھم الفاخرۃ
فی الدنیا والآخرۃ تو کیا مانتے مجھے اندیشہ ہی کہین عصمت انبیا علیھم الصلاۃ
والثنا مین نہ اولجھو مگر اگر ذرا بھی عقل سے بہرہ ہی تو تمام دنیا کے جوان آپکے
کلیہ توڑنے پر آمادہ ہین آپ تو قانون باندھ رہے ہین جسمین کبھی فرق
نہ پڑے شاید دنیا مین کوئی فاسق سا فاسق بدکار سیہ مست بیحیا نفس پرست
بھی ایسا نہ نکلے کہ جب کبھی جس کسی جوان خوبصورت عورت کو دیکھے ہمیشہ
سب کچھ گزرنے پر آمادہ ہو عام اشخاص اپنے تجربۂ نفوس سے گواہی دے
سکتے ہین کہ اگر بارہا ایسا ہوا تو ہزار بار اسکا خلاف ہوا کہ ہرگز آمادگی نہ ہوئی
(۲) آپ کے اطلاق قانون نے تو حد نہ رکھی جوان خوبصورت عورت کو
مطلق چھوڑا محارم کا بھی استثنا نہ کیا آج آپکی شدت احتیاط معلوم ہوئی کہ
ابوالوفا ہوکر کسقدر وفا سے دور بھاگتے ہو اگرچہ وہ نہ حقیقۃً عورت نہ آپ سے
اوسکو نسبی نسبت بلکہ سخاوعطا د زمین وہوا کی طرح مؤنث سماعی ہی پھر نام
تو عورت کا ہی اور خوبصورتی مین کیا کلام کہ ہر نیک انسان اوسکے نام کا شیدا کہ

واقعی ایسے محتاط کہان پیدا ہوتے ہین (۳) ہان جناب قانونی صاحب
آپ کو یاد ہی جب حسینان مصر کا جمگھٹ ہوا اور شدت فریفتگی مین ترنج
کی جگہ اپنے ہاتھ کاٹ لیے اودھر سے یہ جوش اور نہ ماننے پر قیدخانے
کی دھمکی اور اودھر نبی اللہ یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اپنے رب سے کیا
عرض کرتے ہین قال رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ اے رب
میرے مجھے قیدخانہ زیادہ پسند ہی اوس بات سے جسکی طرف یہ عورتین
مجھے بلا رہی ہین (۴) یہ بھی سُنا کہ رب عزوجل نے اپنے بندے یحیی علیہ الصلاۃ
والسلام کی نسبت کیا فرمایا سیدا وحصورا ونبیا من الصلحین ۝ سردار
اور عورتون سے بےخبر ہونیوالے اور نیک نبی کیا آونھون نے اپنی عمر مین
کبھی کوئی حسینہ شابّہ نہ دیکھی قانون ۸ ہر فاعل مختار اپنے ارادے پر کم و
بیش کامیاب ہو مسٹر آپ تو آنکھون پر پٹی باندھکر بدیہیات کا انکار کرنے
لگے ہر انسان جانتا ہی کہ وہ ہزارہا بار اپنے ارادون مین محض ناکام رہتا ہی۔

چاہا ہمنے مگر نہ چاہا اوس نے ۔ اوس کا چاہا ہوا ہمارا نہ ہوا

آپ اپنے ہی ارادون کو دیکھ لیجیے یہ مضمون ہندوستان کے دو مجدد دکا
آپ نے لکھا کس ارادے سے اور ہو کیا رہا ہی ۱۶۳ تو عدد کوڑون کا
ابھی پہنچ گیا اور ہنوز دہلی دور ہی اگر اسی کا نام کمابیش کامیابی ہی تو یہ دن
آپ کو روز مبارک۔ اور سُنیے تو رب العزۃ عزجلالہ فرماتا ہی۔ یریدون
ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ
الکفرون ۝ کفار یہ ارادہ رکھتے ہین کہ خدا کا نور اپنے مونھون سے بجھا دین
اور اللہ نہ مانیگا مگر اپنے نور کا پورا کرنا۔ پڑے برا مانین کافر کہیے کفار کو معاذ اللہ
نور الٰہی بجھانے مین کتنی کامیابی ہوئی قانون ۹۔ اختلاف موجب قتل و تنافر

(۱) دنیا مین لاکھون اختلاف بے قتل وقتال ہوئے اور ہوتے ہین آپ اپنی ہی حالت دیکھیے ادھر اہلسنت سے اددھر قادیانیون آریون سے آپکے کتنے شدید اختلافات سالہا سال سے ہین پھر کتنے آریون کا تمنے خون کیا یا کس آریہ نے تمھارا۔ کتنے قادیانیون کی گردن تمنے ماری یا کس قادیانی نے تمھاری۔ کتنے اہلسنت کو تمنے شہید کیا یا کس سُنّی نے تمھارے خون مین ہاتھ بھرا (۲) تمام جہان کے اختلافون سے اشد و اعظم اختلاف وہ ہی جو ابلیس لعین کو حضرات انبیا و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام سے ہی پھر ہزارہا سال گزرے کونسے دن قتل وقتال واقع ہوا کیا ابلیس نے کسی نبی کو شہید کیا حالانکہ رب عزوجل فرماتا ہی ان عبادی لیس لك علیہم سلطن میرے خالص بندون پر تیرا کچھ قابو نہین یا کسی نبی نے شیطان کو قتل فرمایا حالانکہ رب تبارک وتعالی فرماتا ہی انك من المنظرین ۝ الی یوم الوقت المعلوم ۝ تجھے قیامت تک مہلت ہی۔ قتل درکنار قتال بھی معقول نہین جبکہ فریقین کو عدم قابو وطول مہلت معلوم ہی مسلمانو تمنے دیکھا کہ کیسے پوچ لچر قانون گڑھے جو عادۃً بھی کلیت سے حصہ نہین رکھتے بلکہ اونکے خلاف واقع ہوئے اور ہو رہے ہین اور ہوا کرین گے پھر آنکھون پر ٹھیکری رکھکر یہ اصل وضع کردی کہ آیت کلام اللہ اگر اونکے مطابق نہو تو آیت غلط جس نے صدہا آیات قرآنیہ پر جنکی بعض رد قوانین مین گزرین قلم پھیر دیا حاش للہ کلام الٰہی تو غلط سے پاک و مبرا ہی مگر اہل نظر کے نزدیک خود انکی اصل مین خطا ہی مسلمانو ایک ذرا گوش شنوا سے کام لیجیے تو ہم انکے گر کی بات بتائین اہلسنت کو بحمد اللہ تعالی اونکے رب عزوجل نے ایک پاکیزہ یقینی قطعی قانون ایسا بتا دیا ہی جو کہین منتقض نہین ہوسکتا نہ کبھی

اوسمین تبدل ممکن جس نے نیچریون دہریون طبائعیون مادیون فلسفیون معتزلیون رافضیون وہابیون وغیرہم بددینون کی ناپاک گڑھنت کے قانونون سے بکسر غنی کردیا اور دربارۂ قدرت الٰہی عز جلالہ جن سخت خرفشارون مین ابلیس لعین نے ان مسخرون کو ڈالا اون سب سے دفعۃً نجات دیکر اپنے ظل حمایت مین لے لیا تمام کائنات اول تا آخر ابد الآباد تک ورنہ صرف کائنات بلکہ جملہ ممکنات اوسی ایک سچے حقیقی قانون سے وابستہ ہین جسپر ایمان لانیوالے کو نہ کسی مشکل کا سامنا نہ کسی اعجوبہ سے گھبرا کر توجیہ تاویل تحویل تبدیل کا دامن تھامنا والحمد للہ رب العلمین ہان جانتے ہو کہ وہ پاک مبارک قانون کیا ہی وہ یہ کہ یفعل اللہ ما یشاء ۝ اللہ جو چاہے کرتا ہی ان اللہ یحکم ما یرید ۝ بیشک اللہ جو چاہے حکم فرماتا ہی وربك یخلق ما یشاء ویختار ما کان لھم الخیرۃ تیرا رب جو چاہے بناتا اور اختیار فرماتا ہی اونکا کچھ اختیار نہین لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون ۝ اوس سے کوئی پوچھنے والا نہین کہ یہ کیون کیا اور سب سے سوال ہوگا ولا یشرك فی حکمہ احدا ۝ وہ اپنے حکم مین کسی کو دخل نہین دیتا ان اللہ علی کل شئ قدیر ۝ بیشک اللہ جو چاہے کر سکتا ہے نہ وہ کسی قانون کا پابند نہ کسی عادت کا محکوم نہ کوئی ممکن اوسے دشوار نہ کسی شی کا اوسپر وجوب ولزوم اسی مقدس منور عقیدے کو اہلسنت نے اپنے متون عقائد مین ان دو لفظون سے ادا کیا ہی کہ لا یجب علیہ شئ اللہ تعالی پر کوئی چیز واجب نہین۔ فلاسفہ نے تو سرے سے اوسے فاعل مختار ہی نہ مانا معتزلہ نے اوسپر عدل واجب کیا روافض نے اوسپر لطف و اصلح فرض کردیا نیچریہ نے اپنے معبود کے گلے مین اپنے ساختہ نیچر کی رسی ڈالی اون سخت زنجیرون مین جکڑا کہ دم نہین لے سکتا مولنا مولوی حاجی محمد حسن رضا خان حسن بریلوی

برادر اوسط اعلیحضرت مجدد المائۃ الحاضرہ دام ظلہما نے مثنوی مبارک صمصام حسن مین کیا خوب فرمایا ہے ؎

نیچریان راست خدا در کمند — نیچر و قانون ورا پائے بند
بہر نتواند کہ ز نیچر گسست — خط بہ خدائیش سینچر کشد
کیست سینچر سی وایس آئی — گول بہ گول آمدہ نیچر پرست

یہی ناپاک مسلک ہمارے ان مسٹر ایڈیٹر کو اچھا لگا کہ اپنے معبود کو اپنے بساختہ نیچر کا پابند کیا جسکی بنا پر اپنے اسی نزک اسلام صفحہ ۱۰۸ مین فرماتے ہین **قرآن شریف ایک نیچرل کتاب ہے اوسکا ہر حکم ایک نیچرل رول پر مبنی ہے** " اسی بنا پر اصول موضوعہ مین یہ ناپاک اصل نہم گڑھی اور خدا کو بھی نیچر کی کنڈلی مین گھیرا کہ اوسکا جو قول انکے موہوم نیچر کے مطابق نہ ہو وہ قول ہی جھوٹا ہے یہانتک تو اونکی اپنی بددینی تھی آگے اپنے دوستون آریہ کی حمایت کے خون نے جوش کھایا تو آریہ مرتد نے نمبر ۱۱۳ مین بکا تھا کہ "تم دیکھتے ہین کہ قرآن کسقدر قانون قدرت کے خلاف باتون سے بھرا ہوا ہے" ایڈیٹر صاحب کی جنگ زرگری اور کمال ہوشیاری وعیاری دیکھیے یہان صفحہ ۱۹۸ مین اوسکے اس اعتراض پر صاف اقرار یا انکار کچھ نہ کیا بلکہ اپنے گزشتہ بیانون کا خالی حوالہ دیدیا کہ "قانون قدرت وغیرہ باتون کا جواب پہلے کئی دفعہ آچکا" اب اوپر کے بیانون کو دیکھیے تو ایک تو آپ کو صفحہ ۱۰۸ پر وہ اقرار ملیگا کہ قرآن ایک **نیچرل کتاب ہے اوسکا ہر حکم نیچرل رول پر مبنی ہے** "یعنی قرآن کو مطابقت نیچر کی حاجت جو آپ کے کلام سے مفہوم ہے بیشک ضرور ہے پھر صفحہ ۲۶ پر نہایت کھلے لفظون مین یہ اصل نہم پائیے گا کہ "قانون قدرت اور الہامی کتاب مین تطابق نہین تو قول غلط ہے" پھر صفحات ۲۵ و ۳۴ و ۳۵ و ۱۴۶ و ۱۵۰ پر وہ نو قانون قدرت

انکے گڑھے ہوئے ملین گے جنکو قرآن عظیم سے قطعاً تطابق نہین آگے **نتیجہ** آپ سمجھ لیجیے یعنی فرماتے ہین **پیارے دھرمپال** ست بچن مہاراج آپکا پرمان پنٹ سدھ ہے بیشک "قرآن قانون قدرت کے خلاف باتون سے بھرا ہوا ہے" اتنا تو مہاراج آپ نے کہا تھا آگے اپنے داس کی ارداس سُنیے کہ "قانون قدرت اور الہامی کتاب مین تطابق نہین تو قول غلط ہے" لہذا آپ سچ فرماتے ہین کہ قرآن غلط ہے۔ **مسلمانو** للہ انصاف اور کیا جنگ زرگری کی سر پر سینگ ہوتے ہین اور پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تصدیق کا ادعا سچ فرمایا رب العزۃ عز جلالہ نے فانھم لا یکذبونک ولکن الظلمین بایٰت اللہ یجحدون ۝ اے محبوب وہ تمھین نہین جھٹلاتے بلکہ ظالم لوگ اللہ کی آیتون کا انکار کررہے ہین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۝ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ مضمون موازنہ رکن دوم وجالیسین کے مناسب تھا کہ آریہ کی حمایت کی اور کس جال پیچ سے کی مگر سلسلہ سخن یہین اوسکا مقتضی ہوا خیر وہان اسکی یاد دہانی کردین گے انشاء اللہ تعالی خامساً انھین اصول موضوعہ مین آپ نے اصل دوم یہ وضع کی تھی کہ "مخلوق سب کی سب قانون قدرت سے وابستہ ہے کوئی واقعہ اربہا سالون کے بعد کیون نہ ہو ضرور اوسکے لیے بھی کوئی قانون ہوگا جب کسی وقوعہ کا علم ہو دیکھنے سے یا صحیح خبر سے اوسکو خلاف قانون نہین کہہ سکتے مثلاً عام قانون ہے کہ حیوانات کے دو آنکھین ہوتی ہین مگر لکھنؤ کے عجائب خانہ مین ایک بکری کے بچہ کی شبیہ موجود ہے جس کے ایک ہی آنکھ ہے وہ بھی پیشانی پر یہ کوئی خلاف قانون نہین اسکا بھی کوئی قانون ہے گو ہمین اطلاع نہ ہو" مقصود سے پہلے استطراداً اتنا عرض کرلون کہ جناب محقق صاحب آپکو تو دو آنکھون سے تینون لوک سوجھتے ہین آپ نے نہ سنا کہ

چھچھوندر کے آنکھین ہوتی ہی نہین مکڑی کے اکھٹی چھ آنکھین ہوتی ہین علامہ
دمیری حیاۃ الحیوان الکبری مین فرماتے ہین الخلد فارا عمی لا یدرک الا بالشم
قال ارسطو فی کتاب النعوت کل حیوان لہ عینان الا الخلد اوسی مین ہی العنکبوت
قصار الارجل کبار العیون للواحد ثمان ارجل وست عیون - آپ اپنے گھروندے
کی دانش کو خدا کا قانون عام کیون فرمائے دیتے ہین تو وہ تھے دسوان
قانون یہ بتایا جسے ابھی توڑ دیا ای سبحن اللہ عام قانون اور مخالفت مشہود
خدا جانے ایڈیٹر صاحب کہ نیچریت گورنمنٹ کے بیرسٹر ایٹ لا ہین قانون
کس جانور کا نام سمجھے ہین خیر یہ اصل دوم مسلمانون کے عقیدہ سے کچھ میل کھاتی
اور نیچر یہ وجہ ہم جو معجزات پر طعن کرتے ہین اونکے جواب ہین کام آتی مگر دل کی
دبی ہوئی کہین بے بھڑکے رہتی ہی ع زبان پر آئیگی جو دل مین ہوگی +
اسکے بعد ۲۴ - ۲۵ ہی سطر لکھنے پائے تھے کہ ع می تراود زلبش انچہ در آوندد
نے اپنا رنگ دکھایا یعنی یہ اصل نہم وضع کرکے وہ دوم منسوخ بلکہ باطل بلکہ
اپنے محاورہ کے مطابق ملیامیٹ کردی یہان الہامی کتاب کی صحت و غلطی
جانچنے کی ایک معیار دیے ہین کہ نیچر کے مطابق نہ پاؤ تو یقیناً غلط جانو۔
لاجرم ضرور ہوا کہ قانون قدرت ایک محدود منضبط چیز ہو جسکے جمیع اصول
انسان کے علم مین ہین جب تو وہ اوسکی بنا پر الہامی کتاب کی جانچ کر سکیگا
کہ اون اصول کے مطابق آئی یا نہین اور اگر اوسکے قانون غیر محدود و نامضبوط
ہین کہ علم انسانی اونتک رسا نہین بہت باتین جنکو وہ اپنے دیکھے سمجھے قانونون
کے خلاف جانے واقع ہین کسی ایسے قانون پر مبنی ہین جنکا اسے اصلاً علم نہین
تو یہ کیونکر جانچ کر سکتا اور کس بات پر مطابقت یا عدم مطابقت قانون کا حکم لگا
سکتا ہی جس امر کو اپنے جانے پہچانے قانون کے مطابق نہ پائے ممکن ہے کہ

کسی نامعلوم قانون کے مطابق ہو کہ اسکے فرشتون کو بھی جسکی خبر نہین پھر جانچ
کہان ہوئی اور معیار کدھر گئی بالجملہ اصل نہم نے دوم کا قلع قمع کر دیا اور وہی
نیچری مہا کھل کر رہا کہ خدا کی قدرت اسی اپنے معہود و مشہود امور معدود مین
محصور و محدود ہی انکے سوا خدا کچھ نہین کر سکتا یہانتک تو نیچریت کتھی آگے ثنائی
طرہ اوسپر اور بڑھا کہ اس معتاد گھروندے کے باہر اگر خدا کبھی کچھ خبر یا حکم دے تو
وہ محض غلط ہی پھر ساختہ قوانین نے اور بھی ترقی کی کہ ان عادیات مین بھی
جو بات اکثر ہوتی رہتی ہی خدا کی قدرت اوسی تک منتہی ہی نادر باتین اگرچہ واقع
ہوتی دیکھین خدا کے اخبار و احکام کو سچا نہین کر سکتین یہ حاصل ایمان ایڈیٹری
ہے والعیاذ باللہ رب العلمین پھر بھی نہین کہ اصل دوم کا یہ ستیاناس صرف
زبانی جمع خرچ سے کیا ہو بلکہ اسی اپنے ترک اسلام مین جا بجا عملی کارروائیون سے
اوسکا بطلان دکھائے گئے جو واقعہ اپنے نیچری گھروندے کے خلاف پایا اگر کچھ بنتے
نہ دیکھی تو خدا کا دھڑ سر پر اصل دوم کی آڑ لی اور جہان اپنے زعم باطل مین ذرا
بھی گنجائش سمجھی وہان صاف صاف آیات قرآن عظیم مین تحریف معنوی
کردی پھر مفسرین بیچارے کس گنتی مین ہین ائمہ تابعین کی تفسیرین مردود تابعین
بالائے طاق صحابہ کرام کی تفسیرین مطرود صحابہ بھی در کنار خود سید عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی احادیث نامقبول۔ بلکہ حدیث تو حدیث خود قرآن
عظیم کے سیاق و سباق مہمل و مخذول۔ نیچریہ خذلہم اللہ تعالی اس سے بڑھکر
اور کیا کرتے ہین ایسی ہی ملعون تاویلات سے قرآن عظیم کو اپنے نیچر کے گھروندے
مین لا دھرتے ہین۔ ہان اتنا ہی کہ اونھون نے صاف اس کہنے کی جرأت نہ پائی
کہ ہمارے نیچر سے باہر جو آیت ہو غلط ہی انھون نے جی کھول کر یہ بھی کہدیا ع
بیکے اگر نتوا اند دگر تمام کنند کا ذمہ لیا۔ اسکے بیلے تخمیر ثنائی پاس ہوتی تو شاید

زیادہ مزہ دیتی مگر یہان تو یہی انکا ترک اسلام ہی اسی سے اون وقائع کی مثالین
پیش کردن۔ حاشا ہین علمائے مفسرین کا نام نہ لونگا کہ اونکو تو یہ جابجا مردود بتا چکی
صفحہ ۱۴۴ پر صاف لکھدیا ہم مین یہ سخت عیب ہی کہ ہم کسی مفسر کی بات بلا دلیل
نہین مانا کرتے بس اس اصول کو یاد رکھو اور آئندہ کو مفسرون کا نام بحث سے
لیا کرو" آپ نے اسکے بعد یہ لفظ بھی لکھے تھے کہ "تبر غیر معتبر کی تمیز کیا کرو" اور
اوپر لکھا "مفسر ایک تو ایسے ہوتے ہین کہ ہر بات جانچ تول کر کہتے ہین ایک ایسی
ہین کہ جو کچھ سُنا کہدیا جسکی مثال ویدک عالمون مین بھی ملتی ہی آپ نے سُنا
ہوگا وید کے عالمون مین بعض ایسے بزرگ بھی ہین جنھون نے لکھا ہی کہ وید
مین حضرت محمد صلعم رسول اللہ کا نام بھی مرقوم ہی" خیر جس وید والے نے وید مین
حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام اقدس ہونا بتایا وہ تو آپ کے نزدیک
وید کا نامعتبر عالم تھا مگر افسوس کہ مفسرین مین کسی معتبر کا نام ارشاد نہ ہوا کہ ہمین
اوسکے کلام سے بھی استناد کا موقع ملتا۔ کہتے کیسے جہان بھر مین کوئی مفسر بھی
آپ کے نزدیک معتبر نہین صفحہ ۱۰۳ پر کلیہ بولا ہی "ہم مسلمان قرآن شریف کے
مضامین کے ذمہ دار ہین کسی مفسر کی تفسیر کے نہین" بلکہ سلفاً وخلفاً تمام مفسرین
کرام کو اوس نو آریہ مرتد کے "خود ساختہ مفسرین" بتایا ہی دیکھو صفحہ ۱۱۴ "غیر محقق
واعظ" اور "محلہ کی بڑھیا" بنا دیا ہی دیکھو صفحہ ۱۱۹ افسوس کہ صحابہ و تابعین بھی
انھین مین شامل ہین جسکا بیان بعونہ تعالی عنقریب آتا ہی تو آپ کے دلی مرض
کے آگے اونکی احادیث پیش کرنا بھی بیکار تھا مگر آپ نے صفحہ ۱۱۱ پر فرمایا ہی
"مفسرون کا پہلے نام بتاؤ پھر اونکی سند لاؤ جسکی بنا پر اونھون نے یہ کہا ہی پھر
اوسکا جواب لو" لہذا صرف صحابہ و تابعین کی تفاسیر ماثورہ کہ ائمہ حدیث
نے مسنداً روایت کین گزارش کرونگا اور اونسے بھی اجل و اعلی خود احادیث

حضور معلی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور سب سے بلند و بالا سیاق و سباق خود قرآن
عظیم پھر دکھاؤنگا کہ آپ نے نیچر کے نشہ مین کس کس کو جھٹلایا کیا کچھ لپٹن لوٹا یا
کیا کچھ زہر کھایا۔ اصل دوم اگر اس ناپاک و ملعون اصل نہم سے بالکل رد و باطل
نہو گئی تھی تو یہ زہر کیون اوگلے جاتے سیدھا سا ایک جواب کافی تھا کہ
ہان یہ سب کچھ ہوا مگر اسے خلاف قانون کہنا جہالت ہی اسکے لیے بھی کوئی قانون
ہوگا اگرچہ ہمین اطلاع نہ ہو کہ خدا کی قدرت محدود نہین مگر کہتے کیسے دلمین
تو نیچریت کی آگ دبی تھی وہ بغیر بھڑکے کیونکر رہتی آخر وہ گل کھلائی جنکے
نمونے یہ ہین

ترک اسلام امرتسری اور قرآن مجید مین نیچریانہ تحریف گری

واقعہ (۱) رب عزوجل قوم لوط کی بستیون کو فرماتا ہی جعلنا عالیہا
سافلہا ہمنے اونکے اوپر کو اونکا نیچا کردیا۔ یعنی بستیان اولٹ دین کہ اونکے
بالائی حصے نیچے ہوگئے اور نیچے کے حصے اوپر آریہ مرتد نے اسپر تمسخر کیا جسکا منشا
وہی خودساختہ نیچر کا گھروندا مسٹر ایڈیٹر خود بھی اسی مرض قلبی مین گرفتار تھے

چو آن کرمے کہ در سنگے نہان ست		زمین و آسمان او ہمان ست

لہذا یہ بھی آریہ کے ساتھ اوس سے صاف منکر ہوگئے اور بعلت **تحریف قرآن**
صفحہ ۱۲۸ پر آیت کے معنی یہ گڑھے "یعنی خدا فرماتا ہی ہمنے لوطیون کی اوپر کی جانب
نیچے کو کردی یعنی اوس بستی کے تمام مکانات کی چھتین گر گئین" آگے اپنی نحودانی
کھول کر بیٹھے اور اس سے بھی بڑھکر کہی کہ "آیت کی ترکیب یہ ہی کہ عالیہا
مفعول اول سافلہا مفعول ثانی جیسے جعلت الطین کوزا مینے مٹی کو کوزہ
بنا دیا تو پس آیت کے لفظون مین صاف مضمون ہی کہ اوس بستی کی اوپر
کی جانب کو نیچے سے ملادیا یعنی اوسکی چھتین گرادین اسکے سوا جو کوئی کچھ کہیگا

وہ قائل کے **دماغ کی ایجاد** ہوگی "مسلمانو اس **نیچر پرستی** کا کوئی ٹھکانا ہو مسٹر اپنے نیچری ہونے کے جھونکے مین آبادی لوطیان کی طرح صاف اوندھے ہو رہے ہین یا اونکی طرح کہون کہ خود لوطیون کیطرح اوندھ رہے ہین کہ اونھون نے وہ ضمیر کہ آبادی کی طرف تھی ترجمہ مین خود لوطیون کیطرف پھیر دی کہ لوطیون کی اوپر کی جانب نیچے کر دی" شاید اسمین یہ نفع سوچا ہو کہ آدمی کا اولٹا ہو جانا نیچر کے خلاف نہین اگر اولٹے ہونے کا ثبوت رہا تو آسانی ہوگی خیر وہ لوطیون کیطرح اوندھے ہون یا اونکی بستیون کیطرح مطلب یہ کہ قرآن عظیم مین صریح تحریف کر رہے ہے اور بار بار "یعنی" کہکر خود اللہ عزوجل پر اوس کا افترا باندھ رہے ہے اور تفاسیر صحابہ کرام و تابعین عظام بلکہ سلفاً خلفاً اجماع جماہیر مفسرین اعلام کو اونکے دماغ کی ایجاد بتا رہے ہین اولا جعلنا عالیہا سافلہا مع دو ضمیر قریہ کو جعلنا عالیہا سافلا بے ضمیر دوم بنالیا ۔ قرآن کریم صاف ارشاد فرما رہا ہو کہ ہمنے اون بستیون کے بالائی حصہ کو اون بستیون کا زیرین حصہ کر دیا اور یہ گڑھ رہے ہین کہ ہمنے اونکا بالائی حصہ نیچا کر دیا مکان کی چھت گر جائے تو اوس کا بالائی حصہ ضرور نیچے آرہا مگر اس سے وہ اوس مکان کا زیرین حصہ نہ ہو گیا آبادی کا بالائی حصہ عمارت ہو اور زیرین حصہ زمین ۔ چھت گر کر بھی زیرین حصے سے اوپر ہی رہیگی بالائی حصہ زیرین حصہ اوسیوقت ہو سکیگا جبکہ دونون حصے نہین سمت کی تبدیل ہو جائے اوپر کا حصہ نیچے نیچے کا حصہ اوپر جائے تو قرآن عظیم نے اپنے مختصر لفظون مین صرف ایک ھا بڑھا کر دونون حصون کی اولٹ پلٹ صاف ارشاد فرما دی جسے یہ **نیچر پرست** مسٹر الگ اوڑاتے اور معاذ اللہ صحابہ کرام کی دماغی ایجاد بتاتے ہین **ثانیا** اس ظلم شدید کو دیکھیے مسٹر ہی ذی ہوش خود بھی سوچا کہ چھت گرنے سے اوپر کا حصہ نیچے کا حصہ نہ ہو جائیگا ہان حصہ

زیرین سے آملیگا لہذا آیت کے معنی گڑھے کہ اوپر کی جانب کو نیچے سے ملا دیا" جھٹ جعلنا کو وصلنا بنا لیا کہان بالائی کو زیرین کر دینا اور کہان زیرین سے ملا دینا مسٹر ایڈیٹر دھرم سے کہنا اگر وفور محبت مین دھرمپال پر دھرم قربان نہ کر چکے ہو کہ کوئی تمھاری ہی مثال جعلت الطین کوزا کے معنی کہے مین نے مٹی کو کوزے سے ملا دیا تو وہ نرا پاگل ہوگا یا نہین مگر تم اس لفظ کے مستحق نہ ہوگے کہ تمنے تو یہ جل قرآن کے ساتھ کھیلا ہو اس کا حال بھی قرآن مجید ہی سے سنو وہ تمکو یہ بھی بتائیگا کہ کلام اللہ کی تحریف کرنیوالے کون تھے اور یہ بھی کہ تحریف کی علت کیونکر پیدا ہوتی ہو اور یہ بھی کہ اوس کا انجام کیا ہوتا ہو اول کے بیان کو فرماتا ہو ومن الذین ھادوا یحرفون الکلم عن مواضعہ کچھ اونمین کے جو یہودی ہوئے کلام الٰہی کو اوسکے محل موقع سے تحریف کرتے ہین دوم کے لیے ارشاد کرتا ہو فبما نقضہم میثاقہم لعناہم وجعلنا قلوبہم قسیۃ یحرفون الکلم عن مواضعہ اونکی کیسی بڑی عہد شکنی کے باعث ہمنے اونپر لعنت کی اور اونکے دل سخت کر دیے کلام الٰہی مین تحریف کرنے لگے یعنی اللہ و رسول کے ساتھ ترک **وفا** پر یہ علت اونکے پیچھے لگی سوم مین فرماتا ہو یحرفون الکلم من بعد مواضعہ الی قولہ عزوجل اولئک الذین لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم کلام الٰہی اپنے محل پر استوار ہوئے پر اوسمین تحریف کرتے ہین یہ وہ ہین جنھین خدا نے نہ چاہا کہ اونکا دل پاک کرے اونکے لیے دنیا مین خواری ہو اور اونکے لیے عقبیٰ مین بڑا عذاب ہان شاید قرآن عظیم سے زیادہ سخت نرآپ پر خود آپکا فرمانا ہو جو اپنے ترک اسلام صفحہ ۳۷ پر آیت ثالثہ کا ترجمہ کرتے فرمایا ہو کہ بعض یہودی کلام کو اصل جگہ سے بگاڑتے ہین اپنے معتقدونکو کہتے ہین

کر اگر یہی مطلب جو ہمنے تمکو بتلایا ہی کوئی بتلاوے تو قبول کرنا ورنہ اوس سے
بچنا (لوگون کا دماغی ایجاد کہد بنایا ان مسٹر چیپرز) یہی ہین جنکے دلون کو خدا نے
پاک کرنا نہ چاہا دنیا مین انکے لیے ذلت ہی اور آخرت مین عذاب" مسٹر صاحب
یہودی خصلت کی خبرین کیسے ع آنکھین تو ملاؤ دم کہان ہی ٭ **ثالثاً**
انھین بستیون کو رب عزوجل نے سورۂ توبہ و سورۂ حاقہ مین **والمؤتفکٰت**
فرمایا یعنی اولٹ جانے والیان اور سورۂ والنجم مین ارشاد ہوا **والمؤتفکۃ**
اھوی ہ اللہ نے اوس اولٹ جانیوالی کو نیچے پٹکا مسٹر اڈیٹر نے صفحہ ۱۲۲ اپر
لفظ **ٹُھن** کے معنے بتانے کو تفسیر معالم التنزیل و موضح القرآن ترجمۂ شاہ
عبدالقادر صاحب دہلوی کا دامن پکڑا ہی اور صفحہ ۹۰ پر فرمایا "لغت عرب کی مشہور
و معتبر ڈکشنری قاموس مین لکھا ہی" صفحہ ۱۴۶ پر لکھا "لغت حدیث کی معتبر کتاب
مجمع البحار مین ہی" لہذا انھین کتابون سے **مؤتفکٰت** کا ترجمہ سنیے معالم مین ہی
والمؤتفکت المنقلبات یعنی **مؤتفکٰت** کے معنی ہین اولٹ جانیوالیان
قاموس مین ہی **ائتفکت البلدہ** انقلبت مجمع البحار مین ہی ائتفکت البلدۃ
باہلہا انقلبت فہی مؤتفکۃ یعنی مؤتفکہ وہ شہر کہ اولٹ گیا ہو موضح قرآن مین تینون
جگہ "اولٹی بستیون" ترجمہ کیا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی نے "اولٹائی گئی
بستیون" لکھا کیون مسٹر اڈیٹر کیا چھت گرنے کو شہر اولٹ جانا کہتے ہین **العا**
اب ذرا احادیث بھی سن لیجیے کہ معلوم ہو کن کن صحابہ کرام و تابعین عظام پر آپنے
قرآن عظیم مین اپنے دماغی ایجاد لگانے کی تہمت باندہ دی نہ صرف صحابہ و
تابعین بلکہ خود حضور **سید المرسلین** صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی ایک
حدیث کے ساتھ بہی گستاخی کی **حدیث اول** **محدث** مجتہد ابن جریر تفسیر مین
محمد بن کعب قرظی سے (کہ اجلۂ ائمۂ تابعین عظام سے ہین) روایت

کرتے ہین قال حدثت ان نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال بعث اللہ جبرئیل
علیہ السلام الی المؤتفکۃ قریۃ لوط علیہ السلام فاحتملہا بجناحیہ ثم صعد بہا حتی ان اہل
السماء الدنیا لیسمعون نابحۃ کلابہا واصوات دجاجہا ثم کفاہا علی وجہہا ثم اتبعہا اللہ
بالحجارۃ یقول اللہ جعلنا عالیہا سافلہا وامطرنا علیہا حجارۃ من سجیل
مجھسے تحدیث کی گئی کہ **رسول اللہ** صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
عزوجل نے جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کو قوم لوط کی اولٹ جانیوالی آبادی
کی طرف بھیجا وہ اون شہرون کو اپنے پرون پر لیکر اونچے ہوئے یہانتک کہ
آسمان دنیا کے فرشتون نے اونکے کتون کا بھونکنا اور مرغیون کی آواز
سنی پھر وہان سے اوندھا اولٹ دیا اوپر سے پتھر برسائے اللہ فرماتا ہے
ہمنے اوسکا بالائی حصہ اوسکا زیرین حصہ کر دیا اور اوسپر کنکر کے پتھر برسائے
حدیث ۲ ۔ عبدالرزاق اپنے مصنف اور ابن المنذر و ابن ابی حاتم اپنی تفاسیر
مین حضرت **حذیفہ بن الیمان** رضی اللہ تعالی عنہما سے (کہ صحابی جلیل
ابن صحابی جلیل و صاحب اسرار حضور پُر نور سید الابرار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
ہین) روایت کرتے ہین فرمایا استاذن جبریل علیہ الصلاۃ والسلام فی ہلاکہم
فاذن لہ فاحتمل الارض التی کانوا علیہا واہوی بہا حتی سمع اہل سماء الدنیا ضغاء
کلابہم واوقد تحتہم نارا ثم قلبہا بہم جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے قوم لوط کو
ہلاک کرنے کا اذن چاہا اذن ہوا اونھون نے وہ زمین اوٹھا کر بلند کی یہانتک
کہ آسمان دنیا کے فرشتون نے اونکے کتون کی آواز سنی اور اونکے نیچے آگ
بھڑکائی پھر اوس زمین کو اونپر اولٹ دیا **حدیث ۳** ۔ سعید بن منصور اپنی سنن
مین اور ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ اور حاکم مستدرک مین بافادۂ تصحیح
اور امام ابو بکر بن ابی الدنیا کتاب العقوبات مین واللفظ لہ حضرت عبد اللہ

بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے (کہ ابن عم رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم وترجمان القرآن ہین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اونکیلیے دعا فرمائی اللہم علمہ الکتاب الٰہی اسے قرآن عظیم سکھا دے) روایت کرتے ہین رفعت حتی سمع اہل السماء الدنیا نبیح الکلاب ثم اقلبت وہ بستی بلند کی گئی یہانتک کہ آسمان دنیا والون نے کتون کا بھونکنا سُنا پھر اولٹ دی گئی حدیث ۴ ابن جریر امام اجل مجاہد مکی سے (کہ اجل تلامذۂ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ہین) بوجوہ عدیدہ روایت کرتے ہین لما اصبحوا غدا جبرئیل علے قریتہم ففتقہا من ارکانہا (وفی لفظ ادخل جبرئیل جناحہ تحت الارض السفلی من قوم لوط ثم اخذہم بالجناح الایمن) ثم صعد بہا الی السماء حتی سمع اہل السماء نباح کلابہم ثم قلبہا فکان اول ما سقط منہا شرافہا فذلک قول اللہ جعلنا عالیہا سافلہا جب قوم لوط کو صبح ہوئی جبریل علیہ الصلاۃ والسلام اونکے شہر پر آئے زمین کے ساتوین طبقے کے نیچے اپنا پر ڈالکر وہان سے اونکی بستی کو توڑ لیا اور اپنے دہنے بازو پر اوٹھاکر آسمان کی طرف لے گئے کہ آسمان والون نے اونکے کتون کا چلانا سُنا پھر وہان سے اولٹ دیا کہ زمین پر سب سے پہلے اوسکے کنگرے پہنچے یہی وہ کہ رب عزوجل نے فرمایا ہمنے اوسے زیر و زبر کر دیا حدیث ۵ - ابنائے منذر و ابی حاتم حضرت سعید بن جبیر سے (کہ اخص تلامذۂ ترجمان القرآن رضی اللہ تعالی عنہ ہین) روایت کرتے ہین ادخل جبریل جناحہ فرفعہا حتی سمع اہل السماء صیاح الدیکۃ ونباح الکلاب فجعل عالیہا سافلہا جبریل علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنا پر ڈالکر اون شہرون کو اوٹھایا یہانتک کہ ملئکہ نے مرغون کا چلانا کتون کا بھونکنا سُنا پھر اوسکے اوپر کو اوس کا نیچا کر دیا حدیث ۶ عبد بن حمید امام اجل حسن بصری سے (جنکو مسٹر اڈیٹر نے بھی ترک اسلام

صفحہ ۷۶ پر لکھا حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ جیسے جلیل القدر تابعی جو پہلی صدی ہجری مین معتبر امام گزرے ہین") روایت کرتے ہین ان جبریل علیہ الصلاۃ والسلام اجتنث مدینۃ قوم لوط من الارض ثم رفعہا بجناحہ حتی بلغ بہا حیث شاء اللہ ثم جعل عالیہا سافلہا بیشک جبریل علیہ الصلاۃ والسلام شہر قوم لوط کو زمین سے اوکھیڑ کر اپنے بازو پر اوٹھاکر جتنا خدا نے چاہا اونچا لے گئے وہان سے اوسے اوپر تلے کر دیا حدیث ۷ - ابن جریر اسمعیل بن عبد الرحمن سُدّی کوفی سے (کہ شاگرد ابن عباس وانس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہم ہین) روایت کرتے ہین نزل جبرئیل فاقتلع الارض من سبع ارضین فحملہا حتی بلغ السماء الدنیا ثم اہوی بہا الارض جبریل نے زمین کے ساتون طبقے سے شہر لوطیان کی زمین اوکھیڑ کر اوٹھالی یہانتک کہ آسمان دنیا تک پہنچے وہان سے زمین پر پٹک دی حدیث ۸ ابن جریر بطرق عدیدہ قتادہ سے (کہ اخص تلامذۂ انس رضی اللہ تعالی عنہ خادم خاص حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہین) روایت کرتے ہین قال بلغنا ان جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نشر جناحہ فانتسف بہ ارضہم بما فیہا ثم صعد بہا الی السماء الدنیا حتی سمع سکان السماء اصوات الناس والکلاب ثم قلبہا فارسلہا الی الارض منکوسۃ فجعل عالیہا سافلہا ہمکو حدیث پہنچی کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنا پر پھیلا کر اونکے شہر اوکھیڑ کر مع اون تمام مخلوقات کے جو اون مین تھین اوٹھاکر آسمان تک لیگئے کہ ساکنان فلک نے آدمیون اور کتون کی آوازین سُنین پھر پلٹ دیا زمین کیطرف اوندھا چھوڑ دیا اون اوسکے اوپر کو اوسکا نیچا کیا - والعیاذ باللہ رب العلمین خامساً صحابہ وتابعین اور سلف سے خلف تک عامۂ مفسرین سب تو ان آیات کریمہ کی یہی تفسیر کرتے آئے جسکے سبب آپ کے دھرم مین دماغی ایجاد کے پیرو

اوس سے آگے یا پیچھے ہی ہوگا - کہا اور کہہ نہ جانا - قسم دوم قرینۂ حالیہ جسے ہم قرینہ لسانیہ کہین گے کہ رب عزوجل حال سے پاک ہے اگرچہ مسٹر کبھی حال کبھی حیثیت کبھی **پوزیشن** بگھارا کرین - آب مطلق یعنی مقسم پر سرکار سے **خلعت نہ پارچہ** طیار ہوا صفحہ ۳۰ پر فرمایا ہٹ دھرمی متکلم کے منشا کے خلاف معنی کیا کرتے ہین صفحہ ۳۹ ایسے **ضدی** اور **متمرد** ہوتے ہین صفحہ ۱۵ ہائے کیسا **ظالم** اور **سرکش** ہے جو خلاف منشا تاویل کرتا ہے صفحہ ۹۰ **سخت ضدی** اور متمرد ہین صفحہ ۱۰۶ کیسا متمرد اور **جاہل** اور **عقل کا دشمن** ہے متمرد اور ضدی اور کیا **نہین کیا** صفحہ ۱۲۲ کیسا **پاپی** اور عقل کا دشمن ہے صفحہ ۱۴۱ کیسا ضدی اور متمرد اور عقل کا دشمن ہے صفحہ ۱۴۲ ہائے کیسا پاپی ہے جو متکلم کا مطلب نہ سمجھے صفحہ ۱۴۵ کیسا ضدی اور متمرد ہے جو کلام کا مطلب الٹا بیان کرے صفحہ ۱۸۷ ہائے کیسا پاپی اور بیحیا اور **بدلگام** ہے جو متکلم کا مطلب بگاڑے صفحہ ۱۹۷ ہائے کیسا ظالم ہے جو متکلم کا مطلب نہ سمجھے" یہان سے **نو** لقب ظاہر ہوئے ہٹ دھرم - ضدی سخت ضدی - متمرد سرکش ظالم - جاہل - عقل کا دشمن - پاپی - بیحیا - بدلگام - اور ایک سوان **جامع** فرمایا کہ کیا نہین کیا" جو بقول مسٹر ایڈیٹر صفحہ ۱۹۳ "امیر خسرو کے بڑے گالے کیطرح ہے" - یہ **نو** تو دونون قسم مین مشترک ہین خاص قسم اول کے لیے ان پارچو کا اضافہ ہوا صفحہ ۱۳۶ آگے پیچھے نہ دیکھنے **ناپاک باطن** والون کو علم کہان صفحہ ۱۴۱ ہائے کیسا بے سمجھ اور **جاہل** ہے صفحہ ۱۴۲ ہائے کیسا ناپاک باطن ہے صفحہ ۱۴۷ کیسے **بدباطن** ہین صفحہ ۱۴۹ ناپاک باطن والے جاہلون کو علم نہین صفحہ ۱۵۴ ہائے کیسا جاہل اور **نابکار** ہے صفحہ ۱۵۷ ہائے کیسا بدباطن ہے صفحہ ۱۸۶ **بڑے ہی بدباطن** اور جاہل ہوتے ہین صفحہ ۱۸۸ ہائے کیسا

قرار پائے آپ نے تو صفحہ ۱۴۴ پر مفسرون کی تقسیم کی تھی وہ پہلی قسم کے مفسر کس کھو مین سما گئے جنھین فرمایا تھا "مفسرین ایک تو ایسے ہوتے ہین کہ ہر ایک بات کو جانچ تول کر کہتے ہین" شاید وہ سید احمد خان **پیرنیچر** اور دوسرے آپ کے حریف **قادیانی** اور تیسرے **ثالث بالخیر** آپ ہونگے
تف ہزار تف برروے بیدینی ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ع
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت سادسا عجیب ترسنیے ؛

مسٹر ابوالوفا کیلیے خود اونھین کی سرکار سے خلعت ہفدہ پارچہ

آپ نے سنا ہو سرکار سلاطین سے بڑے بڑے عہدہ دارون کارگزارون کو خلعت ملا کرتے تھے کسی کو ششش پارچہ کسی کو ہفت پارچہ - ہمارے عنایت فرما مسٹر ابوالوفا کو خود اونکی خانگی سرکار سے سترہ پارچہ کا خلعت عطا ہوا جنمین چودہ کا بیان سابق ہو تین پیچھے اضافہ کرونگا مسٹر نے اپنے ترک اسلام صفحہ ۵۲ پر چھٹی اصل یہ وضع کی "ہر کلام کے صحیح معنی وہی ہونگے جو متکلم آپ بیان کرے یا اوسکے منشا و حیثیت کے مطابق ہون متنازعہ کلام کے متصل ہی متکلم کا بیان ہو یا آگے پیچھے - بیان حالی ہو یا مقالی یعنی وہ اپنے کلام کا مطلب لفظون مین بتلا دے یا اوسکی وضع اور طریق برتاؤ سے ظاہر ہو" اس اصل مین ایک مقسم اور دو اوسکی قسمین ہین - مقسم یہ کہ متکلم کے خلاف منشا معنی کلام بتانا جسے ہم خلاف مراد سے تعبیر کرین گے کہ رب عزوجل اور اوسکا کلام منشا سے پاک ہے اور قسم اول قرینہ مقالیہ کہ نفس کلام مین ہو یا اوسکے سباق یا سیاق مین جسے مسٹر نے ان لفظون مین ادا کیا ہے کہ "متنازعہ کلام کے متصل ہی متکلم کا بیان ہو یا آگے پیچھے" حالانکہ کلام متنازع فیہ کے جو متصل بیان ہے وہ بھی

بد باطن اور جاہل ہو صفحہ ۱۹۱ **عقل کے اندھے** آگے پیچھے کو نہ دیکھنے
والے بد باطن" یہان سے **پانچ** وصف پیدا ہوئے۔ ناپاک ۔ بے سمجھ۔ بد باطن
بڑا ہی بد باطن۔ نابکار عقل کا اندھا۔ تو قسم اول کے لیے **خلعت چاردہ پارچہ**
سجا اور خاص قسم دوم پر تو وہ پارچے بڑھے کہ ہزار پارچون سے بڑھے چڑھے
صفحہ ۱۶۴ پر ہا ہے کیسا پاپی اور عقل کا دشمن ہو جو متکلم کی حیثیت اور پوزیشن کا
اندازہ نہ کرے" لکھکر صفحہ ۱۸۴ پر ارشاد ہوتا ہو صد حیف بلکہ **ہزار لعنت کا**
مستحق ہو وہ **شقی ازلی** اور **مردود ایزدی** جو متکلم کی مراد نہ سمجھے اور
اوسکی حیثیت کے خلاف کلام کو بگاڑے" یہ پچھلے **تین ۳** ظاہر ہو کہ تین ہزار کے
برابر ہین تو اس قسم کے واسطے **خلعت دوازدہ پارچہ** سلا۔ اور جو شخص
قرینۂ بیانیہ و قرینۂ شانیہ دونون کی مخالفت کرے ظاہر ہو کہ وہ ان پارچون کا
جامع ہوکر **خلعت ہفدہ پارچہ** پائیگا۔ مسٹر ابو الوفا نے یہ بھاری خلعت
سلوائے تو اوس نو آریہ مرتد کے لیے جو فی الواقع اسکے بھی ہزار ہا درجہ بدتر کا
سزاوار ہو مگر تقدیر کا لکھا **پیارے دھرمپال** کا عشق انھین کب خالی چھوڑتا
لیلے کے فصد ہوئی مجنون سے خون نکلا وہ گرانبہا خلعت انکے بھی گلے پڑے وہ
بھاری بھاری القاب انپر بھی جڑے آپ نے دیکھا کہ انھون نے آیۂ کریمہ جعلنا
عالیہا سافلہا کی تاویل کیسی صریح خلاف مراد متکلم جل جلالہ کی اولاً سیاق و سباق
یعنی کلام کے آگے پیچھے والمؤتفکٰت والمؤتفکۃ **ثانیاً** خود نفس کلام مین ضمیر
دوم **ھا** سے آنکھین بند کرکے کیسی داد تحریف دی متکلم کا مطلب نہ سمجھا کلام کا
مطلب الٹا بیان کیا متکلم کا مطلب انکے بگاڑے کیا بگڑتا خود اپنے ہی آپ کو بگاڑا
تو قسم اول کا **خلعت چاردہ پارچہ** ڈبل نقد وقت ہوا۔ ممکن تھا کہ موتفکہ کا
ذکر جن آیتون مین آیا ہر ایک کی مخالفت پر خلعت چاردہ پارچہ نذر کرتا مگر ہمین

حدیث نے حکم فرمایا کہ قتل و ذبح مین بھی احسان کرین آسانی برتین لہذا نظر بانجاد
لفظ اسے ایک بار استحقاق چاردہ پارچہ رکھا اور ایکبار نفس کلام مین **ھا**
کی نابینائی سے ہوا لہذا صرف **ڈبل خلعت ۲۸ پارچہ** پیشکش سابعاً
مسٹر نے یہان اپنی **نیچریت** پالنے کو صرف انھین آیات مین تحریف نہ کی بلکہ
قرآن عظیم کو معاذ اللہ اپنے باطل کا گواہ بنانے کے لیے ایک اور آیت کا یا
پلٹ کرکے بکثرت آیات کی تکذیب کردی فرماتے ہین صفحہ ۱۲۸ "چنانچہ دوسرے
ایک مقام پر اس مضمون کو ان لفظون مین ادا کیا گیا ہو جو عام طور پر کفار کے
حق مین ہو جن مین لوط کی قوم بھی شامل فاتی اللہ بنیانہم من القواعد
فخر علیہم السقف من فوقہم یعنی خدا کا حکم اونکی نیون تک آپہنچا تو
اونکی چھتین اونپر گر پڑین" آغاز آیت یہ ہو قد مکر الذین من قبلہم انسے
اگلون نے مکر گانٹھا تھا تو خدا نے اونکے ساتھ یہ کیا **حدیث ۹ تا ۱۱** ابن
عباس و مجاہد مکی و زید بن اسلم مدنی ائمہ مفسرین تو اس سے نمرود مراد
بتاتے ہین اونکی یہ حدیثین ابن جریر و ابن ابی حاتم۔ ابن ابی شیبہ ابن جریر و ابن
المنذر۔ عبد الرزاق و ابن جریر نے علی الولا روایت کین مگر مسٹر ایڈیٹر خواہی نخواہی
الذین من قبلہم سے عام کفار مراد لیتے ہین کہ قوم لوط بھی شامل کردین
اور معاذ اللہ قرآن کو قرآن ہی سے باطل کر دکھائین ۔ لاجرم اب آیت کے
معنی یہ ٹھہرے کہ ان کافران مکہ سے پہلے جتنے کفار تھے سب پر یہی مشترک
حادثہ گزرا کہ اونکی چھتین اونپر گر گئین وہ چھتون کے نیچے دب گئے حالانکہ یہ
صراحۃً قرآن عظیم کی بہت آیات کریمہ کی تکذیب ہو مثلاً (۱) آیات قوم نوح علیہ الصلاۃ
والسلام مما خطیئٰتہم اغرقوا فادخلوا نارا وہ لوگ اپنی کیسی بڑی خطاؤن
کے باعث طوفان مین ڈبا کر آگ مین بھیجے گئے نہ کہ چھتون کے نیچے دب رہے

(۲) آیات فرعونیان فاخذنٰہ وجنودہ فنبذنٰھم فی الیم وھو
ملیم ٥ ہمنے اوسے اور اوسکے لشکرون کو پکڑ کر دریا مین پھینکدیا اور اوسپر
ملامت ہوتی ۔ وہ نیل مین ڈوبے نہ کہ چھت مین دبے (۳) آیات قوم عاد
واما عاد فاھلکوا بریح صرصر عاتیۃ ٥ سخرھا علیھم سبع لیال
وثمنیۃ ایام حسوما فتری القوم فیھا صرعی کانھم
اعجاز نخل خاویۃ ٥ رہے عاد وہ سخت بے قابو آندھی سے ہلاک
کیے گئے کہ لگاتار سات رات آٹھ دن اونپر مسلط کی تو تواونکی لاشے پڑی دیکھو
جیسے کھجور کے ٹھنڈ زمین پر گرے (۴) آیات ثمود فاخذتھم الصٰعقۃ
وھم ینظرون ٥ اونکی آنکھون کے سامنے کڑکتی بجلی نے اونھین
آلیا (۵) آیت اصحاب الایکہ فاخذھم عذاب یوم الظلۃ اونھین
آلیا بادل والے دن کا عذاب حدیث ۱۲ تا ۱۸ ۔ اونپر گرمی بھیجی جس سے
کسی سائے مین پناہ نہ ملی پھر جنگل میدان مین ایک ابر چھایا جسے کمال ٹھنڈا
پایا وہان جمع ہوتے گئے جب سب آلیے اوسمین سے آگ برسی کہ خاک کر گئی
رواہ عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والحاکم عن ابن عباس
وبنحوہ ابن المنذر عن السدی وہو وابن ابی حاتم عن الحسن وہذا وعبد بن
حمید وابن جریر عن قتادہ وابن حمید عن علقمۃ وابن جریر عن الضحاک
وفی الباب عند الحاکم عن زید بن اسلم (۶) آیات اونکی کہ ہفتہ کے
دن مچھلیان شکار کرتے فقلنا لھم کونوا قردۃ خٰسئین ٥ ہمنے
اونھین فرمایا کہ ہوجاؤ دھتکارے ہوئے بندر (۷) آیت کفار سبت و
مائدہ مسیح علیہ الصلاۃ والسلام جعل منھم القردۃ والخنازیر
اونھین بندر اور سور کردیا (۸) آیت اصحاب الفیل وارسل علیھم طیرا ابابیل ٥

تا آخر سورت ۔ اونپر گروہ گروہ پرندے بھیجے کہ اونھین کنکر مار کر بھس کردیا (۹)
آیت جامعہ کہ طرق اہلاک کی تقسیم فرما رہی ہو فکلا اخذنا بذنبہ
فمنھم من ارسلنا علیھم حاصبا ومنھم من اخذتہ الصیحۃ
ومنھم من خسفنا بہ الارض ومنھم من اغرقنا ہمنے ہر ایک
کو اوسکے گناہ پر پکڑا تو کسی پر پتھراؤ بھیجا کسی کو چنگھاڑ نے آلیا کسی کو ہمنے زمین
مین دھنسادیا کسی کو پانی مین ڈبویا ۔ یعنی قوم لوط و ثمود و قارون و فرعون وغیرہم
منکر کہتا ہے جی نہین ۔ بلکہ سب پر چھتین گرین ۔ کیون منکر آگے پیچھے نہ دیکھنے
والے کون ہوتے ہین مجھے یہان تو صریح استحقاق تھا کہ ہر واقعہ پر جدا جدا خلعت
چاردہ پارچہ نذر کرتا مگر مین پھر نرمی کرتا اور اون سب کے بدلے صرف ایک ہی
پر خلعت چاردہ پارچہ پنہاتا ہون آپ میری رعایتین دیکھتے جائیے اور
حق مانیے (۱۰) قال تعالی فاخرجنٰھم من جنٰت وعیون ٥ و
کنوز ومقام کریم ٥ کذٰلک واورثنٰھا بنی اسرائیل ٥ ہمنے
فرعونیون کو نکالا باغون اور چشمون اور خزانون اور عزت والے مکانون
سے ۔ سرکشون کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہین اور ان سب چیزون کا وارث
بنی اسرائیل کو کردیا ۔ وقال تعالی کم ترکوا من جنٰت وعیون ٥
وزروع ومقام کریم ٥ ونعمۃ کانوا فیھا فٰکھین ٥ کذٰلک
واورثنٰھا قوما اٰخرین ٥ وہ چھوڑ گئے بہتیرے باغ اور چشمے اور
کھیت اور معزز مکان اور نعمتین جنمین چین کرتے ۔ ہان یونہی ۔ اور اون سب
چیزون کا وارث ہمنے اور ون کو کیا ۔ اپنے مستند ہی کا ترجمہ دیکھیے دونون
جگہ مقام کریم ٥ کا ترجمہ خاصے گھر کیا ۔ کیا چھتین گرے ہوئے مکان خاصے
گھر معزز محل ہوتے ہین ۔ کیون منکر آگے پیچھے نہ دیکھنے والے ناپاک بدباطن

کون ہوتے ہین خلعت چاردہ پارچہ مبارک . یہ توقسم اول والے چودہ[۱۴] کے متعدد بیان ہوئے . رہے پچھلے تین . گھبرائیے نہین وہ بھی حاضر ہوتے ہین ہان وہ کہان . وہ اس واقعہ آئندہ مین

واقعہ ۲

جب سیدنا موسی علیہ الصلاۃ والسلام بارگاہ عزت مین حاضر ہوئے ادر یہان سامری نے سونے چاندی کا بچھڑا بناکر اسپ جبریل علیہ الصلاۃ والتسلیم کی خاک قدم اوسکے مونھ مین ڈالدی جسکے سبب وہ گائے کیطرح بولنے لگا جیسے رب عزوجل فرماتا ہی فاخرج لھم عجلا جسدا لہ خوار سامری نے بنی اسرائیل کے لیے بچھڑا نکالا کہ ایک بدن تھا گائے کی آواز دیتا . جب موسی علیہ الصلاۃ والسلام واپس آئے اور اوس سے بازپرس کی رب عزوجل اوسکا یہ جواب ذکر فرماتا ہی قال بصرت بما لم یبصروا بہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول فنبذتھا وکذلک سولت لی نفسی ٥ بولا مین نے دیکھا جو اونھین نظر نہ آیا تو مین نے جبریل والے نقش قدم کی خاک سے ایک مٹھی لیکر ڈالدی اور میرے جی کو ایسا ہی خوش آیا . نوآریہ نیچر کا مارا اسپر تمسخر سے پیش آیا کہ تعجب ہی کہ دھات سے بنا ہوا بچھڑا گائے کیطرح بولے "سٹر ایڈیٹر خود نیچری بچھڑے کے پجاری . یہ بھی اوسکے ساتھ وہی بانگ نکالنے لگے خاک قدم کے اثر سے صاف منکر ہوکر ہنسی دل لگی مین بات ڈالدی . فرماتے ہین صفحہ ۱۱۳ کیا ہی تحقیق ہی کہ بات کا تبنگڑ رائی کا ہمالیہ کر دکھاتے ہین قرآن شریف مین صرف اتنا ہی کہ سامری نے دل بہلانے کو ایک تماشا کیا زیور گلاکر بچھڑا بنایا جو آواز دیتا جیسے آجکل مصنوعی چڑیون کو دبانے سے آتی ہی اسی قسم کے سوراخ اوس نے رکھے تھے کہ ہوا بھرنے سے آواز سی آتی سامری نے کہا مین نے رسول کے پاؤن سے مٹی لیکر اسمین ڈالی لیکن حقیقت مین

یہ اوسکی ایک چالبازی تھی درا صل بات کچھ نہ تھی صرف اوسکی دل لگی تھی چنانچہ اوس نے خود بھی کہدیا کذلک سولت لی نفسی میرے دل کو یہی بھلا معلوم ہوا کہ ذرا تماشا تو دیکھین" اولا احادیث سنیے ذرا ملاحظہ ہو کہ یہ بات کا تبنگڑ رائی کا ہمالیہ کر دکھانے والے کون کون ہین **حدیث ۱۹** عبد بن حمید و ابن ابی حاتم : ابو الشیخ امیر المؤمنین مولی علی رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی بصر بہ السامری من بین الناس فقبض قبضۃ من اثر الفرس سامری نے جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھ لیا اور ونکو نظر نہ آئے اوس نے قدم مادیان کے نیچے سے ایک مٹھی خاک اوٹھالی **حدیث ۲۰** فریابی و عبد بن حمید و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و حاکم بافادہ تصحیح حدیث آخر مین **امیر المومنین** کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے راوی عمد السامری فجمع ما قدر علیہ من حلی بنی اسرائیل نضربہ عجلا ثم القی القبضۃ فی جوفہ فاذا ہو عجل جسد لہ خوار سامری نے بنی اسرائیل کے جتنے زیور مل سکے جمع کرکے اونکا بچھڑا بنایا پھر وہ مٹھی اوسکے پیٹ مین ڈالدی کہ یکایک وہ ایک بچھڑے کا جثہ آواز کرتا ہوگیا **حدیث ۲۱** محمد بن اسحق و ابن جریر و ابن ابی حاتم بطریق سعید بن جبیر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی رای السامری اثر فرس جبرئیل صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فاخذ ترابا من اثر حافرہ فقذفہ فیہا وقال کن عجلا جسدا لہ خوار فکان للبلاء والفتنۃ وہذا لفظ ابن جریر فی طہ وہو عندہما مطول کثنالہ فی البقرۃ سامری نے اسپ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کا نقش سم دیکھا اوسکی مٹی لیکر اوس بچھڑے کی مورت مین ڈالدی اور کہا ہوجا بچھڑے کا جثہ بھان بھان کرتا وہ آزمائش و فتنہ کے لیے ایسا ہی ہوگیا ابن عباس سے اس بارہ مین عبد بن حمید و ابن جریر و ابن ابی حاتم وغیرہم کے یہان متعدد روایات آئین **حدیث ۲۲**

ابوبکر بن ابی شیبہ و ابنائے حمید و جریر و منذر و ابی حاتم امام **مجاہد** سے بطرق عدیدہ
راوی وہذا حدیث ابی بکر فی قولہ تعالی واتخذ قوم موسی من بعدہ
من حلیھم عجلا جسدا قال حین دفنوھا القی علیھا السامری قبضۃ من
تراب اثر فرس جبریل علیہ السلام یعنی وہ بچھڑا بانگ کرتا یون بنا تھا کہ جب بنی اسرائیل
نے زیور دفن کیے سامری نے اونپر نشان قدم اسپ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام
سے ایک مٹھی مٹی ڈالدی **حدیث ۲۳** - ابن جریر **قتادہ** سے راوی
کذلک القی السامری قال کان قد صر فی عمامتہ او ثوبہ قبضۃ من اثر فرس جبریل
فقذفھا مع الحلی والصورۃ فاخرج لھم عجلا جسدا لہ خوار یعنی یہ جو قرآن
مجید مین فرمایا کہ ایسا ہی پھینکا سامری نے اوسکی حقیقت یہ ہو کہ سامری نے نشان
مادیان جبریل سے ایک مٹھی اپنے کپڑے مین باندھ رکھی تھی وہ زیورون اور
مورت کے ساتھ ڈالی یون بنی اسرائیل کے لیے ایک گوسالہ کی صورت آواز
کرتی نکالی **حدیث ۲۴** - ابن جریر **سُدّی** سے راوی اخذ السامری من
تربۃ حافر فرس جبریل فقذفھا فاخرج اللہ من الحلی عجلا جسدا لہ خوار
فکذلک القی السامری قذف تربتہ سامری نے خاک سم مادیان جبریل
لیکر ڈالی اللہ تعالی نے زیور سے ایک بچھڑے کا بدن بانگ کرتا پیدا کر دیا تو سبحٰن
سامری نے پھینکا یعنی وہ مٹی ڈالی **ثانیاً** مسٹر آپ دل لگی بنا رہے ہین باجے
کی جڑیان بتا رہے ہین صحابہ و تابعین کی سنیے کہ وہ کلام الٰہی **عجلا جسدا**
کے کیا معنی فرما رہے ہین وہ مورت حقیقۃً بچھڑے کا بدن ہوگئی تھی اوسمین
گوشت بھی تھا خون بھی تھا موسی علیہ الصلاۃ والسلام نے آکر اوسے ذبح
فرمایا **حدیث ۲۵** - عبد الرزاق اپنے مصنف مین اور ابن المنذر و ابن ابی
حاتم و ابو الشیخ تفسیر قولہ تعالی من حلیھم عجلا جسدا لہ خوار مین

قتادہ سے راوی قال استعاروا حلیا من آل فرعون فجمعہ السامری فصاغ منہ
عجلا فجعلہ اللہ جسدا لحما ودما لہ خوار بنی اسرائیل نے فرعونیون سے زیور مانگ لیے
تھے وہ سامری نے جوڑ کر اونسے بچھڑا بنایا اللہ تعالی نے اوسے بچھڑے کا بدن
کر دیا گوشت اور خون اور بانگ ابن ابی حاتم او نھین سے راوی کان لہ لحم
ودم اوسکے گوشت اور خون تھا **حدیث ۲۶** - ابن جریر و ابن ابی حاتم
سُدّی سے تفسیر قولہ تعالی وانظر الی الٰھک الذی ظلت علیہ عاکفا
لنحرقنہ مین راوی قال فاخذہ فذبحہ ثم حرقہ بالمبرد موسی علیہ الصلاۃ والسلام
نے اوس بچھڑے کو پکڑ کر ذبح کیا پھر سوہان سے اوسکا بدن ریتا **حدیث ۲۷**
ابن جریر بطریق سعید قتادہ سے راوی قال وفی بعض القراءۃ لنذبحنہ
ثم لنحرقنہ یعنی خود آیت کریمہ مین ایک قراءت یون آئی ہے کہ موسی علیہ
الصلاۃ والسلام نے فرمایا ہم ضرور اس بچھڑے کو ذبح کرینگے پھر جلائینگے
نیز بطریق معمر اونسے راوی فی حرف ابن مسعود لنذبحنہ ثم لنحرقنہ یعنی
سیدنا **عبد اللہ بن مسعود** رضی اللہ تعالی عنہ کی قراءت ہے کہ ضرور ہم اوسے
ذبح کر کے بیشک اوسے جلا دینگے - یہان تو خود قرآن مجید ہی کی قراءت
نے تمھاری **نیچری** مت کا بچھڑا ذبح کر دیا - عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی
عنہ جیسے صحابی اجل عظیم الشان کا یہ اپنا ہی ارشاد ہوتا تو بلاشبہ حکماً حدیث
مرفوع حضور **سید المرسلین** صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ہوتا کہ اسمین رائے
کو دخل نہین اور وہ جناب فعت قباب اسرائیلیات سے اخذ نہین لاجرم
حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے سُن کر ہی فرمایا نہ کہ صحابی کی خاص
قراءت قرآن عظیم کہ اگر شاذہ ہو تو قطعاً مطلقاً حدیث مرفوع **حضور
سید عالم** صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہے نہ کہ صحابی بھی کون - عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ تعالی عنہ جنکی نسبت حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ہے

ما اقرأکم عبد اللہ فاقرؤہ قرآن مجید مین عبد اللہ بن مسعود تمھین جو کچھ پڑھائین وہ پڑھو رواہ ابوداود عن حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ اب تو تمھین سوجھا کہ نہ فقط **صحابہ و تابعین** بلکہ خود حضور **سید المرسلین** صلے اللہ تعالی علیہ وعلیہم اجمعین تمھاری **نیچریت کا بچھڑا ذبح** کرکے جلا گئے رہی سہی راکھ دریا مین بہا گئے کہ لنذ بحنہ ثم لنحرقنہ ثم لننسفنہ فی الیم نسفا۔ کیون مسٹر کیا تمھارے تماشے کی چڑیان کل دبائے سے چون چون کرتیان گوشت رکھتی ہین کیا خون رکھتی ہین کیا ذبح کیجاتی ہین اب دیکھو تمنے کسے کسے بات کا بتنگڑ رائی کا ہمالیہ بنانے والا کہا کہ وہی قہر الٰہی کا ہمالیہ تمھاری مری مرائی **نیچریت** کی رائی پر گر گرا اور بھی خاک سیاہ کر گیا ذلک جزینٰھم ببغیھم وانا لصٰدقون ۰ **ثالثا** مسٹر صاحب۔ صحابہ و تابعین بلکہ خود سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے خلف تک، تمام مفسرین تو آپ کے **نیچری** دھرم مین معاذ اللہ ایسے نامحقق بلکہ نرے سبے سمجھ گزرے کہ ایک کافر کی دل لگی چالبازی مین آ گئے قرآن کی بات کا بتنگڑ بنا گئے۔ فرمایئے تو وہ آپکی قسم اول کے مفسر کس کھو مین سما گئے **رابعا** اگر قرارت مذکورہ متواترہ ہوتی تو اوس سے بہتر قرینہ بیانیہ اور کیا ہوتا اور غور کیجیے تو آیہ کریمہ فقذ فنھا فکذلک القی السامری ۰ مین قوم کے ڈالنے سے سامری کا القا جدا کرکے بیان ہوا ہی اشارہ کر رہا ہی کہ اوس کا پھینکنا قوم کے زیور پھینکنے سے الگ کوئی اور شی تھا ولہذا حدیث ۲۳ و ۲۴ مین قتادہ و سدی سے خاک پھینکنے سے اوسکی تفسیر کی مگر ہم اس سے قطع نظر کر کے قرینہ ششم بیان کرین۔ رب عزوجل نے سامری کا یہ قول قرآن عظیم مین نقل فرمایا اور تمام کلام اللہ مین اصلا کسی جگہ اوسکے غلط کذب دعوے کے فریب

دل لگی چالبازی ہونیکا نام کو اشارہ بھی نہ کیا تو واجب کہ اوسکی یہ بات سچی ہو ورنہ شان الوہیت کے کسقدر خلاف ہی کہ ایک جھوٹی بات نقل فرمائین اور اوسکے جھوٹ ہونیکی طرف اصلا ایما نہ کرین قرآن عظیم مین ایک جھوٹ تلاوت کیا جائے اور اوسپر رد و انکار اصلا نہ آئے ائمہ دین نے کیسا طعن کیا اور عیب لگایا ہی اونھین جو موضوعات روایت کرین اور اونکا موضوع ہونا نہ بتائین تو اسے کذب بے اصل دل لگی چالبازی بتا کر تمنے کلام کی وہ تاویل کی جو اوسکی شان رفیع کے صریح خلاف تھی۔ ہان مسٹر ذرا ہائے کے نعرے بھرنا ہائے کیسا ظالم ہٹ دھرم ضدی متمرد سرکش جاہل عقل کا دشمن ہائے کیسا پاپی بیحیا بدلگام ہزار لعنت کا مستحق شقی ازلی مردود ایزدی ہی جو متکلم کی مراد نہ سمجھے اور اوسکی شان کے خلاف کلام کو بگاڑے **خلعت دوازدہ پارچہ مبارک** اور اگر مناسب جانو تو مناسبت مقام دیکھکر ان بارہ[۱۲] کے ساتھ یہ تیرھوان بھی قبول کرنا ؎

قد شابہ بالورٰی حمارٗ		عجلا جسدا لہ خوارٗ
اگر عربی نہ سمجھو تو یہ فارسی لکھدینا		
مانا شدہ با کسان حمارے		گوسالہ تنے خوار دارے
فارسی مین بھی دقت ہو تو اردو لکھنا		
بیجان گدھا بنا ہی حیوان		بچھڑے کا بدن کہ بولے بھان بھان

مسٹر ابوالوفا اب تو ہمنے ثابت کردیا کہ آپنے بیان الٰہی و شان الٰہی دونون کے خلاف کلام الٰہی کی تاویلین کین اور اپنی ہی سرکار سے **خلعت مفدہ پارچہ** پایا مسٹر تم اپنے زعم مین ابوالوفا ہو ابوالوفا وہ جو وفا رکھتا ہو وفا وہ رکھے جو بات کا پکا ہو بات کے پکے ہو تو اشتہار چھپا کر ہر کوچہ و بازار مین لگواؤ چسپان کرواؤ کہ ہان ہان **ابوالوفا** امرتسری پر خود اوسکے اقرار سے ہٹ دھرم ضدی سخت ضدی متمرد سرکش ظالم جاہل عقل کا دشمن پاپی بیحیا بدلگام ناپاک بے سمجھ بدباطن ٹڑاہی بدباطن نابکار عقل کا اندھا ہزار لعنت کا مستحق شقی ازلی مردود ایزدی اور کیا نہین کیا ہونا لازم مسٹر ابوالوفا صحابہ کرام و تابعین

جو بات قرآن عظیم نے ذکر فرمائی ... دل لگی چالبازی بتانا

عظام وخود حضور پرنور سید الانام علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام کی شان مین گستاخیون کا مزہ چکھا کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لوکانوا یعلمون ۝ تماسا ہنسی دل لگی کا کیا معقول ثبوت ہی کہ چنانچہ اوس نے خود بھی کہدیا میرے دل کو یہی بھلا معلوم ہوا کہ ذرا تماشا تو دیکھین" مسٹر صاحب یہ پچھلا فقرہ کہ "ذرا تماشا تو دیکھین" آیت کے کس لفظ کا ترجمہ ہی سامری نے تو ایسا نہ کہا کیا اوسکی روح آپ کے بچھڑے مین حلول کر گئی ہے کہ اوسکی طرف سے بولتے ہو آیت کا ترجمہ جو خود کر رہے ہو کہ میرے دل کو یہی بھلا معلوم ہوا اسکو ہنسی دل لگی پر کیا دلالت بھلا ہم پوچھتے ہین آپ کے دل کو اسلام بھلا معلوم ہوتا ہی یا نہین اگر کہیے نہین تو کفر نقد وقت اور اگر کہیے ہان تو معلوم ہوا کہ آپکا اسلام ہنسی دل لگی چالبازی ہی ہر طرح جو دل کی تھی کھل کر رہی۔ سادہ سا اوسے تماشا منظور تھا بلکہ وہ آپ کے پیارے دھرمپال کیطرح گاؤ پرست تھا یا یون کہیے کہ آپکی طرح **گاے پر قربان** تھا کہ آپ اپنے ترک اسلام مین جابجا دھرم پال پر قربان ہین اور دھرم پال آریہ گاے پر قربان اور قربان پر قربان قربان ہوتا ہی تو بحکم قیاس مساواۃ آپ گاے پر قربان ہین یو ہین وہ بھی تھا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہین

كان السامري من قوم يعبدون البقر فكان يحب عبادة البقر في نفسه وكان قد اظهر الاسلام في بني اسرائيل سامری گاے کے پجاریون سے تھا دلمین پرستش گاؤ کی محبت رکھتا اور بنی اسرائیل مین اپنے آپکو مسلمان ظاہر کرتا

رواہ محمد بن اسحق وابن جریر وابن ابی حاتم فی الحدیث الحادی عشر تو اوسنے دل لگی نہ چاہی بلکہ دل کی لگی چاہی ہیہات لعا اگر وہ کہہ بھی دیتا کہ مین نے چاہا ذرا تماشا دیکھین اور واقعی اوسے یہی منظور بھی ہوتا اور بالفرض سولت لی

نفسی کے بھی یہی معنی ہوتے تو اس سے کیونکر مفہوم ہو تا کہ خاک کی مٹھی غلط اور دراصل ہی اوس مٹھی ہی مین تو ساری کرامات تھی جس سے وہ تماشا دیکھتا غرض دل سی گڑھنی اور مونھ کھولکر قرآن پر جڑنی اسیکا نام تو الحدیث ہی ع شرم بادت از خدا و از رسول ؛

واقعہ ۲۳- رب عزوجل فرماتا ہی انا زينا السماء الدنيا بزينة الكواكب ۝ وحفظا من كل شيطن مارد ۝ لا يسمعون الى الملأ الاعلى ويقذفون من كل جانب ۝ دحورا ولهم عذاب واصب ۝ الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب ۝

بیشک ہمنے آسمان دنیا کو ستارون کے سنگار سے آراستہ کیا اور ہر سرکش شیطان سے محافظت کے لیے کہ کان نہ لگا ئین عالم بالا کیطرف اور اونپر ہر طرف سے پھینک ہو اونکے بھگانیکو اور اونکے لیے ہمیشہ مار ہی مگر جو اوچکے پن سے کچھ لے بھاگا اور ساتھ ہی چمکتا لوکا اوسکے پیچھے لگا۔ ان آیات کریمہ مین شہاب پھینکے جانیکا بیان ہی جسے عرف مین ستارہ ٹوٹنا کہتے ہین۔ مسٹر ایڈیٹر **نیچری** فلاسفر بھلا وہ ایسی خلاف نیچر بات مانین تو کیونکر۔ لاجرم صاف منکر ہو کر یون گھڑی صفحہ ۱۳۷ "فاتبعه شهاب ثاقب کا مطلب یہ ہی کہ شیطان جب روحانیات مین تجسس احوال کے لیے جاتے ہین تو ستارونکی تاثیر اونکو وہان پہنچنے سے مانع ہوتی ہی اسکی مثال ایسی سمجھو کہ تیز آگ کیطرف کوئی زور سے جانا چاہے مگر آگ کا سینک اور شعلہ اوسکو رسائی سے مانع ہو یا کوئی بلندی پر پہنچنا چاہے سورج کو نظر بھر کر دیکھنا چاہے تو کامیاب نہین ہو سکتا ٹھیک اسیطرح شیطانون کی ناکامی کی مثال ہی سنو قرآن بتلاتا ہی ولقد زينا السماء الدنيا بمصابيح وجعلنها رجوما للشيطين ہمنے آسمان کو ستارون سے زینت بخشی اور اونکو شیطانون کے لیے دھتکار بنایا اگر توڑ توڑ کر گرائے جائین تو زینت کیسے رہے بس مطلب وہ ہی جو ہمنے بتلایا" غرض مسٹر ایڈیٹر کے فلسفے مین صرف اتنا ہی کہ زیادہ بلند ہونیکے باعث ستارون کی سینک شیطانون کو لگتی ہی یا اونکی روشنی سے آنکھونمین چکا چوند پڑتی ہی یا اور کوئی ایسی

ہی خفی بات ہوتی ہی اسلیے شیطان ناکام پلٹ آتے ہین باقی کوئی شعلہ مارنا پھینکنا
اوترنا لپکنا شیطان کے لگنا سب بے اصل ہی اولا اسکے رد کو خود اسی آیۂ کریمہ کا
لفظ فاتبعہ کافی کہ اوسکے پیچھے پڑتا ہی چمکتا شعلہ۔ اپنے مستندون ہی کی ترجمے سنیے
شاہ ولی اللہ صاحب ازپے اوافتد شعلہ سوزندہ شاہ عبدالقادر صاحب پیچھے
لگا اوسکو انگارا چمکتا ہر شخص جانتا ہی کہ درپے افتادن یا پیچھے پڑنا حقیقۃً جبھی ہے
کہ شعلہ اوسکا تعاقب کرے وہ بھاگے اور شعلہ اوسکا پیچھا کرے ورنہ اگر کوئی آگ کی سینک
چمک یا اور کسی خفی تاثیر کے باعث پلٹ جائے آگے نہ بڑھنے پائے تو شعلہ اوسکے
پیچھے نہ لگا بلکہ وہ خود پیچھے ہٹا اور شعلہ اپنی ہی جگہ رہا اپنی مستند صحاح کی عبارت
سنیے اتبعت القوم علی افعلت اذا کانوا قد سبقوک فلحقتہم یعنی اتبعہ وہان کہا جاتا ہی
کہ وہ آسگے نکل گیا یہ اوسکے پیچھے چلکر جا ملا اور بے ضرورت صحیحہ قرآن مجید کی معنے
حقیقی بدلنا ہی نیچریت والحاد و دہریت کا بنیادی پتھر ہی مسٹر ایڈیٹر خلاف
مراد متکلم کلام کی تاویل کرنیوالے کون ہوتے ہین **خلعت چاردہ پارچہ مبارک**
ثانیا یہ سورہ **والصّٰفّٰت** کی آیۂ کریمہ تھی اس سے پہلے سورہ **حجر** مین بھی
یوہین ارشاد ہوا ہی کہ الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین ٥
مگر جو چوری سے سننے گیا تو اوسکے پیچھے لگا روشن شعلہ۔ اپنے مستندون کی ترجمے
لیجیے شاہ ولی اللہ صاحب درپے وے افتد آتش آشکارا موضح القرآن اوسکے
پیچھے پڑا انگارا چمکتا آپکی سب سے معتبر ڈکشنری قاموس مین ہی اتبعتہم تبعتہم وذلک
اذا سبقوک فلحقتہم یعنی اتبعہ کے یہ معنی ہین کہ وہ سبقت کر گیا تھا یہ پیچھے
روان ہوا اور اوسے پالیا۔ ہان مسٹر کلام کے آگے پیچھے نہ دیکھنے والے
کون ہوتے ہین۔ ممکن تھا کہ اس پر خلعت چاردہ پارچہ جدا رکھتا مگر اوسی
اتحاد لفظ کے سبب یہان بھی درگزر کرون میرے احسانات یاد رکھیے کہ

ہاتھ مین آئے اٹھائیس تازیانے اوپر چھوڑے تھے ۴۸ یہان معاف کرتا ہون
ثالثاً ان آیات مین اور بھی صاف ارشاد تھا یقذفون من کل جانب ٥
دحورا اونکے ہانکنے کو ہر طرف سے پھینک ہوتی ہی۔ قذف کے معنی پھینکنا ہی
مثلا سینک پاکر یہ پلٹ آتے ہین تو پھینکنا کس چیز کا ہوتا ہی۔ دہلوی شاہ صاحب
ہی کا ترجمہ دیکھیے جنکو صفحہ ۱۲۸ پر مستند مان چکے ہو آپہی کے لفظون مین کہون
شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے جو علمائے دہلی مین بلکہ کل ہندوستان
مین ایک بڑے پائے کے مستند عالم گذرے ہین آیت موصوفہ کا یون ترجمہ کیا ہے
انداختہ میشوند بسوے ایشان شہاب از ہر جانب بجہت راندن ایشان شاہ
رفیع الدین صاحب کا ترجمہ ہی پھینکے جاتے ہین یعنی آگ ہر طرف سے واسطے
بھگائے جانے کے کہیے اب بھی بھاگیے گا یا نہین ہان آگے پیچھے نہ دیکھنے والو
خلعت چاردہ پارچہ مسعود باد **رابعاً** کواکب کے زینت آسمان ہونے
کا ذکر خود یہین موجود تھا کہ انا زینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب ٥ مگر بدقسمتی
سے اسے بھولکر اسکے ثبوت کو سورۂ ملک کی آیت پیش کی اور نہ جانا کہ اوس مین
تمہارے رجم کو رجوما للشیاطین رکھا ہوا ہی مسٹر صاحب رجم کسی چیز کی پھینکنے
ہی سے ہوتا ہی آگ کی سینک یا چکاچوند کے امثال کو رجم سے کیا علاقہ۔ دیکھیے
صفحہ ۱۲۲ پر آپ کے مستند شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی اسکے ترجمے مین لکھتے
ہین اور ہمنے رونق دی ورلے آسمان کو چراغون سے اور اونسے رکھی پھینک مار
شیطانون کی ہان سیاق وسباق سے نابینا **خلعت چاردہ پارچہ** پہلے
پہنیے **خامساً** سب سے بعد سورۂ جن کی تلاوت کرون کہ آپکے سر سے نیچریت
کا بھوت بالکل اوتار دے رب عزوجل قول صحابۂ جن رضی اللہ تعالے عنہم
ذکر فرماتا ہے وانا لمسنا السماء فوجدنٰہا ملئت حرسا شدیدا و

شھباً ہ وانا کنا نقعد منہا مقاعد للسمع فمن یستمع الاٰن یجد
لہ شھاباً رصداً ہ وانا لا ندری اشر ارید بمن فی الارض ام
اراد بھم ربھم رشداً ہ اور بیشک ہمنے آسمان کو ٹٹول دیکھا تو اوسے
سخت پہرے چوکی اور آگ کے شعلون سے بھرا پایا اور بیشک ہم پہلے تو اوس
جگہ جگہ سننے بیٹھتے اور اب جو کوئی کان لگائے تو اپنی تاک مین آگ کا لوکا پائے
ہم نہین جانتے کہ زمین والون کے ساتھ کسی بُرائی کا ارادہ ہوا ہی یا اونکے رب
نے اونھین راہ پر لانا چاہا۔ مسٹر صاحب اگر آیۂ کریمہ کا وہی مطلب ہوتا جو آپنے
گڑھا تو ستارے تو آسمان مین ہمیشہ سے تھے جن پہلے کیونکر جاتے اور آسمانون
مین جا بجا بیٹھکر فرشتون کی باتین سنتے جب اون کو کیون نہ مثلاً سینک و کنی
کیون نہ چکا چوند مانع آتی۔ تو یہ انا کنا نقعد منہا مقاعد للسمع آپکی گڑھنت
پر قہر کا دہکتا انگارا پھینکتی ہے خلعت چاردہ پارچہ ہمایون باد سیاد سیا
آپ تو خود کواکب کو کہ آسمان مین لگے ہین شہاب بتا رہے ہین اور قرآن
فرماتا ہی کہ پہلے تو ایسا نہ تھا اب جو سننا چاہے اپنی تاک مین شہاب لگا پائے
کیا ستارے اب نئے ہو گئے یہ فمن یستمع الاٰن آپکے نیچری شیطانون
کو رجم فرماتی ہی یہ نیچری قانون کیسا بدلا کیا اب ستارونکی لپٹ بھڑک بڑھ گئی
یا چمک دمک سان پر چڑھ گئی یا شیطانون کے بدن مین کوئی تازگی زیادہ آگئی
یا جلنے کی استعداد پہلے نہ تھی اب سما گئی نہین نہین وہی نیچر جس کے
کارن قرآن عظیم مین یہ تحریفین پھنسا رہے ہو صاف گواہ ہی کہ وہی تارے
ہین وہی آسمان وہی جن ہین وہی شیطان نہ اونکی سینک سے
انھین ضرر تھا نہ چمک وغیرہ کا برا اثر تھا نہ اب نیچر مین تغیر آیا۔ پھر
آخر ہی کیا جس کے سبب شیاطین مین کھلبل مچی ہے نئے حادثہ کی تلاش

پڑھی ہی ہان وہ رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا ظہور اجلال
ہے جس سے ہر کفر و کذب پر قہر و زوال ہی آسمان پر سخت پہرا بٹھایا گیا ہی محمدی
طلیعہ آٹھ پہر گھات مین لگا ہی شیطان گیا اور گولا برسا چور اوچکا اور شعلہ لپکا کیون
مسٹر صاحب کلام کے آگے پیچھے نہ دیکھکر معنی بگاڑنیوالے کون ہوتے ہین وہی
ہائے کے نعرے بھرنے کہ ہائے کیسا ظالم ہٹ دھرم ضدی سخت خدای متمرد
سرکش جاہل عقل کا دشمن ہی ہائے کیسا پاپی بجیا بد لگام ہی ہائے کیسا بی سمجھ ہی
ہائے کیسا ناپاک ہی ہائے کیسا بد باطن بڑا ہی بدباطن ہی ہائے کیسا ناپاک
عقل کا اندھا ہی لا تدعوا الیوم ثبوراً واحداً وادعوا ثبوراً کثیراً ہ
آج ایک موت نہ پکارو بہت سی موتین پکارو خلعت چاردہ پارچہ بار
ہار سزاوار باد سابعاً اب احادیث سنیے کہ معلوم ہو کہ آپ نے نیچریت کی
ہوا مین کیسا کیسا احادیث بخاری و مسلم بلکہ صحاح ستہ کو رد کیا ہی
اور اہلحدیث ہونے کا ادعا ہی جب تو لیاقت سنئے آپ کے طائفہ کا نام اہل
حدیث رکھا ہی حدیث ۲۸ ابن اسحق و عبدالرزاق و عبد بن حمید و
مسلم و ترمذی و نسائی و ابنائے منذر و جریر و ابی حاتم و مردویہ اور بیہقی دلائل
النبوۃ او کتاب الاسماء مین راوی فمنہم من یقول عن ابن عباس کالترمذی
وابن جریر و منہم من یقول عن ابن عباس عن رجل من الانصار کمسلم والبیہقی
ومنہم من یقول عن ابن عباس عن رجال من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم من الانصار کمسلم فی روایۃ او عن ابن عباس قال حدثنی رہط من الانصار کا
جبریر بینا ہم جلوس لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رمی بنجم فاستنار فقال لہم
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ماذا کنتم تقولون فی الجاہلیۃ اذا رمی بمثل ہذا قالوا
اللہ ورسولہ اعلم کنا نقول ولد اللیلۃ رجل عظیم ومات رجل عظیم فقال رسول اللہ صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم فانہا لا یرمی بہا لموت احد ولا لحیاتہ ولکن ربنا تبارک وتعالی اسمہ اذا
قضی امرا (فذکر حدیث الوحی فی السماء واستراق الجن الی ان قال عند مسلم) ویرمون
بہ (وعند الترمذی وابن جریر) وتخطف الشیاطین السمع فیرمون بہ (وفی لفظ آخر
لابن جریر بہا) فلم تزل الجن کذلک حتی رموا بہذہ الشہب یعنی متعدد صحابہ کرام
انصار سید الانام علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام فرماتے ہین ایک رات ہم حضور پر نور
سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر تھے کہ ایک ستارہ
پھینکا گیا جسکا نور پھیلا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جب جاہلیت مین
یون ستارہ پھینکا جاتا تو تم کیا کہتے تھے صحابہ نے عرض کی اللہ ورسول کو خوب علم
ہے اور ہم تو یہ کہتے تھے کہ آج کوئی بڑا شخص پیدا ہوا یا مرا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی
وسلم نے فرمایا یہ ستارے کسی کے مرنے یا جینے پر نہین پھینکے جاتے بلکہ بات یہ ہے کہ
رب عز وجل جب کوئی حکم فرماتا اور ایک آسمان والے دوسرون سے اوسکی خبر پوچھتے
یہانتک کہ وہ خبر آسمان زیرین تک پہنچتی یہان سے جن اوڑا لیا کرتے یہی حال رہا
یہانتک کہ اب اونپر یہ ستارے پھینکے گئے جو چوری سے سننے جاتا ہے اوسپر یہ شہاب مارا
جاتا ہے۔ مسٹر آپ نے دیکھا کہ اولا ستارہ ٹوٹنے ہی کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہوا اسی کو رمی شہاب فرمایا ثانیا اسی کا استفسار انصار سے فرمایا
کہ جب ایسا واقع ہوتا تم کیا خیال کرتے تھے ثالثا فرمایا کہ جن یوہین خبر چراتے رہے
یہانتک کہ اونپر شہاب پھینکے گئے کہیے یہ شہاب کی پھینک آپکی سینک اور اوسکی مانند
فرضی رینک کو کیسی لگی **حدیث ۲۹** سعید بن منصور وعبد بن حمید و **بخاری و**
ابوداود وترمذی وابن ماجہ وجریر ومنذر وابی حاتم ومردویہ اور بیہقی اسماء مین **ابوہریرہ**
رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ **رسول اللہ** صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے ملئکہ پر وحی اوترنے
کا ذکر فرمایا اور یہ کہ چوری سے سننے والے تلے اوپر چھائے ہوتے ہین اوپر والا اسکو اپنے نیچے والے سے

کہتا ہے وہ اپنے نیچے والے کو خبر دیتا ہے یہانتک کہ ساحر یا کاہن تک پہنچتی ہے فربما
ادرک الشہاب قبل ان یلقیہا وربما القاہا قبل ان یدرکہ فیکذب معہا مائۃ کذبۃ تو
کبھی تو قبل اسکے کہ یہ کاہن کو اوسکی خبر دے وہ ٹوٹتا ہوا ستارہ اسے آلگتا ہے اور کبھی
ستارہ لگنے سے پہلے یہ خبر دے چکتا ہے اور اوسمین سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا دیتا ہے اوسکے
بعد ستارہ آکر لگتا ہے۔ مسٹر صاحب حدیث کے معنی تو گڑھیے کہ کبھی تو مثلا ستارہ کی سینک
یا چکاچوند خبر دینے سے پہلے اسے لگتی ہے اور کبھی یہ زمین پر آکر کاہن سے ساری
کہانی سو جھوٹ ملا کر کہہ لیتا ہے اوسکے بعد ستارے کی سینک چکاچوند تاثیر اسے پہنچتی ہے
اجی خدا ورسول کے کلام بگاڑنیوالو ذرا نار جہنم کا بھی خوف رکھو۔ اولا کسقدر بیمعنی ہے کہ
آسمان تک جاکر سنے جب تک تو ستارہ کا کچھ اثر نہ تھا اب جو آکر اپنے کاہن سے کہہ چکا
تو زمین پر سینک کھائے جاتی ہے چکاچوند آنکھین پھوڑے ڈالتی ہے اور کوئی تاثیر ہے
کہ دم نہین لینے دیتی ہے ثانیا آپکی سینک چکاچوند وغیرہ تو اسلیے تھی کہ وہان پہنچنے سے
مانع ہو اوسکو رسائی سے مانع ہو کامیاب نہ ہو نا کام واپس آئے "تو وہ تو رسائی
سے پہلے کا بندوبست تھا اور واقعی اگر وہ کام دے سکتی ہین تو اسیقدر۔ اب یہ
رسائی کے بعد سننے کے بعد خبر دے لینے کے بعد کونسی سینک کونسی چکاچوند کونسی تاثیر
ہے کہان پہنچنے سے روکیگی کہان سے ناکام پھیریگی **حدیث ۳۰** امام احمد مسند مین
اور ابن جریر بطریق سعید بن جبیر **عبد اللہ بن عباس** رضی اللہ تعالی عنہما سے
راوی کانت للشیاطین مقاعد فی السماء فکانوا یسمعون الوحی وکانت النجوم لا تجری
والشیاطین لا ترمی فلما بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جعل الشیطان اذا
قعد مقعدہ جاء شہاب فلم یخطہ حتی یحرقہ شیطانون کے لیے آسمان مین ٹھکانے
تھے وحی سنتے اور ستارے نہ چلتے شیطانون پر نہ پھینکے جاتے جب حضور اقدس
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم مبعوث ہوئے اب جہان شیطان سننے بیٹھا کہ شہاب

حدیث ۵۳

اوسپر آتا ہی اور خطا نہین جاتا یہانتک کہ اوسے جلا دیتا ہی۔ اس حدیث
مین ستارون کا پہلے نہ چلنا۔ شیاطین پر نہ پھینکا جانا۔ اب شہاب کا
شیطان پر آنا خطا نہ جانا یہ سب آپکی سینکٹ ینکہ کو بہت ہین حدیث ۳۲
ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن مردویہ و ابو نعیم و بیہقی ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما سے حدیث طویل مین راوی کان للجن مقاعد فی السماء یستمعون
الوحی اذ بعث اللہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فدحرت الشیاطین عن
السماء ورمویہم بالکواکب فجعل لا یصعد احد منہم الا احترق وفزع اہل الارض لما راوا
فی الکواکب ولم یکن قبل ذلک قالوا اہلک من فی السماء (وذکر الحدیث الی
ان قال) قال لہم رجل ویلکم لا تہلکوا اموالکم فان معالمکم من الکواکب التی تہتدون
بہا لم یسقط عنہا شی الحدیث جنون کے لیے آسمان مین ٹھکانے تھے کہ وحی
سنتے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مبعوث ہوئے شیطان آسمان
سے دور ہانکے گئے اور فرشتون نے اونپر تارے پھینکے اب یہ شروع ہوا کہ
جو چڑھتا جل جاتا اور ادھر زمین والے ستارون مین نئی بات کہ پہلے نہ تھی
دیکھکر گھبرائے اور بولے کہ آسمان والے مرگئے روزانہ اونٹ بکری گائے ذبح
کرنی شروع کین یہانتک کہ ایک شخص طائفی بولا تمھین خرابی ہو اپنے مال برباد
نہ کرو وہ ستارے جو تمھارے لیے علامت ہین جنسے راہ کی پہچان ہوتی ہے
اونمین سے کوئی نہین گرا ہی اس حدیث مین تارون کا پھینکنا تارون مین
اہل زمین کا نئی بات دیکھکر گھبرا جانا پھر ایک شخص کا تسلی دینا کہ جو ستارے
علامت راہ ہین اونمین سے تو کوئی نہ گرا یہ سب آپکی سینکٹ غیرہ رینک کو ٹھوک
رہے ہین حدیث ۳۲ ابن جریر ترجمان القرآن رضی اللہ تعالی عنہ
سے حدیث آخر مین راوی تصعد الشیاطین افواجا تسترق السمع فینفرد المارد

منہا فیعلو فیرمی بالشہاب فیصیب جبہتہ او جنبہ او حیث شاء اللہ منہ فیلتہب
شیاطین گروہ گروہ چوری سے سننے کو چڑھتے ہین اونمین سے جو بڑا سرکش ہی وہ اپنی
جماعت سے جدا ہوکر بلند ہوتا ہی اوسپر شہاب پھینکا جاتا ہی کہ اوسکے ماتھے یا کروٹ
پر یا جہان خدا چاہے لگتا ہی کہ شیطان آگ سے بھڑک اوٹھتا ہی۔ اس حدیث
مین شہاب کا پھینکا جانا تو ظاہر ہی جو آپکی ہر تاثیر خفی کا ردفا ہر ہی اور اگر اپنی
تمثیلی تجویزون پر جیسے تو خاص ماتھے یا کروٹ پر سینک لگنا کیا معنی اوپر کی سینک
اگر سب بدن کو نہ پہنچی تو سر کو سے لگے گی اور چکا چوند تو صرف آنکھون کے لیے ہی
پھر سینک یا چکا چوند سے بھڑک اوٹھنا کیا معنی حدیث ۳۳۔ ابن ابی حاتم
تفسیر اور ابو الشیخ کتاب العظمہ مین اونھین سے راوی اذا رمی الشہاب لم یخطئ
من رمی بہ وتلا فاتبعہ شہاب ثاقب شہاب جب پھینکا جاتا ہی جسپر پھینکتے
ہین اوس سے خطا نہین کرتا اور اسپر یہ آیت کریمہ تلاوت کی کہ چمکتا ستارہ
اوسکے پیچھے پڑا حدیث ۳۴ عبد بن حمید و ابن ابی حاتم ضحاک سے اکہ ثقات
علمائے تابعین و اصحاب سعید بن جبیر سے ہین تفسیر قولہ تعالی شہاب ثاقب
مین راوی قال ضوءہ اذا انقض فاصاب الشیطان ثاقب فرمانے سے مراد
ستارے کی روشنی ہی جب وہ ٹوٹتا اور شیطان کے لگتا ہی حدیث ۳۵ ابن
جریر تفسیر قولہ تعالی یقذفون من کل جانب ○ دحورا مین قتادہ سے راوی
قذفا یقذفون بالشہب شہابون کی اونپر پھینکا پھینک ہوتی ہی حدیث ۳۶
ابن جریر شہاب ثاقب ○ کی تفسیر مین سدی سے راوی شہاب مضی یحرقہ
حین یرمی بہ روشن تارا کہ جسوقت پھینکا جاتا ہی شیطان کو جلا دیتا ہی کہیے اب
بھی آپکی سینکٹ کا شیطان جلا یا دیوانہ ہی ہوکر چھوٹ گیا تھا منا ستارون سے
کوئی شعلہ لیکر شیطانون پر پھینکنے کو ستارون کی زینت کے خلاف جاننا عجب جہالت ہی

سٹر شاید بھونرے مین پلے ہین کبھی چراغ سے پھول جھڑتے ہ نہ دیکھے کیا اس سے
چراغ وشمع زینت انجمن نہین رہتے تاسعاً قرآن مجید مین جہنم کی نسبت کا ہے
کوڑھا ہوگا کہ انہا ترمی بشرر کالقصرہ کانہ جملت صفرہ وہ چنگاریان
پھینکتی ہی جیسے اونچے اونچے محل گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہین کہ پے درپے
قطار مین چلے آتے ہین۔ کیا بلند محلون کے برابر چنگاریان اسقدر متواتر اوڑنا
جہنم کی آگ کو گھٹا دیتا ہی پھر ستارے کیون گھٹنے لگے اور زینت مین کیون فرق
پیدا ہوا عاشراً کمال جہالت یہ کہ اوس نوآریہ کی طرح ستارون سے کوئی شعلہ
پھینکے جانے کو خود جرم ستارہ کا ٹوٹ جانا جانا اور شکست نفس جرم و تاثیر خفی مین
حصر مانا کہ بزعم خود ایک کے بطلان سے دوسرے کا تعین لازم جانا حادی عشر
بالفرض نفس جرم کواکب سے کوئی ٹکڑا توڑ کر مارا جائے تو کونسا استحالہ ہی کیا کفا
فلاسفہ کی تقلید سے فلکیات مین خرق والتیام محال جانوگے اور اذا السماء
انشقت وامثالہا آیات قیامت کو بھی معاذ اللہ باطل مانوگے۔ رہی زینت
وہ آپ جیسے محققین کو کیا خبر کہ ایک ایک کوکب کتنا کتنا جرم عظیم رکھتا ہی یہ
کمال باریک ستارہ صیدق جسے سُہا کہتے ہین کہ صورت دُبّ اکبر مین بنات و سطے
کے پہلو پر ہی جسے دیکھنے سے تیزی نگاہ کا امتحان کرتے ہین تیئیس کرۂ زمین
کے برابر ہی اتنے عظیم کرون سے اگر پہاڑ کے برابر بھی ٹکڑے توڑ کر پھینکے جاتے
تو اصلا اونکی کُرویت حسیہ مین بھی فرق نہ آتا کہ زینت نہ رہتے کبھی مسئلہ سبع
عرض شعیرہ بھی کسی طالب علم سے سنا ہی یا فقط نوآریہ کندۂ ناتراشیدہ کی اندھی
تقلید سے کام رکھا ہی ثانی عشر آپ کے اس بھولے پن پر کہ کوئی بلندی پر
پہنچتا پہنچتا سورج کو نظر بھر دیکھنا چاہے تو کامیاب نہین ہوسکتا میرا خیال تھا
کہ عالم نسیم واشعۂ انعکاسیہ وحدوث ضو کا مسئلہ پیش کرون مگر آپکی محض

بے استعدادی کہ واضح باتون مین ظاہر ہو رہی ہی مانع ہوئی کہ مبادا بھینس کے
آگے بین ہو ثالث عشر بھلا صحابہ و تابعین بلکہ معاذ اللہ خود حضور اقدس سے
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم تو قرآن عظیم کا مطلب نہ سمجھے خلاف مراد باتین بتایا کیے
وہ آپکی قسم اول کے مطلب فہم مفسر آپ کے یہان کس غار مین سما گئے۔
تنبیہ دربارۂ شہب دخنہ کبریتیہ کا کرۂ نار تک صاعد ہو کر مشتعل ہونا کہ طبعیات
مین بیان کیا جاتا ہی شرع مطہر مین اوسکی نفی نہین اور ایک مسبب کے متعدد
سبب ہوسکتے ہین اس فن والے اوسیقدر جان سکتے ہین جہاتنک اونکی
عقل رسائی کرے اور حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والثنا حسیات وعقلیات محضہ
کی تعلیم کو تشریف نہ لائے وہ غیب بتانے کو آئے ہین جس تک حس وعقل کی
رسائی نہین۔ قبل بعثت اقدس یونہین ہوتا ہوگا کہ جب کبھی کبھی عظمت و شوکت
باہرہ کے ساتھ ہوتا جسکی طرف حدیث صحیح مسلم رمی بنجم فاستنار مین اشارہ
ہے جیسا کہ اب بھی سالہا سال مین ہوتا ہی جاہلیت والے اوسے کسی بڑے
کی موت یا ولادت سمجھتے بعثت اقدس کے وقت اس الٰہی طور سے واقع ہونا شروع
ہوا انکی عظمت غلظت کثرت شدت نہایت مہیب ہولناک تھی کما اشار الیہ
الزہری عند مسلم جس سے اہل زمین مین گھبراہٹ پھیل گئی کہ بالکل نئی بات
تھی کما نص علیہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فی غیر ما حدیث تو قبل بعثت
صورۃً اثبات ہی اور سبباً نفی یعنی اشتعال ادخنہ واقع اور رمی بنجم منفی وبہ
التوفیق وباللہ التوفیق اب بھی دونون طور وقوع متصور بلکہ ماہ مبارک رمضان
مین کہ شیاطین زنجیرون مین جکڑے ہوتے ہین وہی سبب ارضی مظنون تر
مگر وہ شہاب کہ شیطان کو مارا جاتا ہی قطعاً اوسی سبب سماوی سے ہی کہ ستارون
سے شعلہ لیکر ملائکہ اوسپر پھینکتے ہین جیسا کہ قرآن عظیم واحادیث صحیحہ نے ارشاد

فرمایا فلیحفظ ہذا اما افادہ مجدد المائۃ الحاضرۃ ولولا خشیۃ الاطالۃ لجئنا
بکلماتہ الطاہرۃ واقعہ ہم رب عزوجل فرماتا ہی واذ قال ابراھیم رب ارنی
کیف تحی الموتی قال اولم تؤمن قال بلے ولکن لیطمئن قلبی قال
فخذ اربعۃ من الطیر فصرھن الیک ثم اجعل علی کل جبل
منھن جزءا ثم ادعھن یاتینک سعیا واعلم ان اللہ عزیز حکیم
اس آیت کریمہ مین اوس واقعہ کا بیان ہی جب ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے
اپنے رب سے عرض کی کہ الٰہی مجھے آنکھون سے دکھا دے تو کیونکر مردے
جلاتا ہی اسپر حکم الٰہی پاکر اونھون نے چار پرندے لیکر بوٹی بوٹی کیے اور سامنے
جتنے پہاڑ تھے سب پر اونکے حصے رکھدیے پھر اونھین بلایا انکی آنکھون کے سامنے
ہر پرندے کے ٹکڑے مختلف پہاڑون سے اوڑکر اکٹھے ہوئے اور پرند زندہ ہوکر
اپنی پاؤن دوڑتے انکے حضور حاضر آئے۔ مرتد تو اسپر قہقہے اوڑاتا ہی مگر نیچر
پرست مسٹر کا نیچری دھرم بھی ایسی سخت خلاف نیچر بات کیونکر ماننے
لہذا بکمال شوخ چشمی اوس آریہ کیطرح صاف جھٹلاکر قرآن عظیم کو ایک سخت
مہمل معنی پر ڈھال دیا کہ مسلمانون کی نگاہ مین صاف انکار بھی نہ ہوا اور
نیچر پوچا بھی ہاتھ سے نہ جائے صفحہ ۱۲۲ پر اپنی اصل موضوع نمبر ۶ (یعنی
وہی جس نے آپ کے لیے خلعت ہفدہ پارچہ طیار کیا کہ کلام کے صحیح معنی وہی
ہونگے جو متکلم آپ بیان کرے یا اوسکے منشاء وحیثیت کے مطابق ہون)
یاد دلاکر فرماتے ہین صُرھن کی بابت لکھا ہی بضم الصاد معناہ املہن وجہہن
تفسیر معالم التنزیل پس آیت کے معنی یہ ہین کہ اون جانورون کو اپنے ساتھ
مانوس کر چنانچہ شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی نے اس کا ترجمہ ہی کیا ہے۔
پس آیت کا مطلب یہ ہی کہ خدا نے حضرت ابراہیم کو ایک نیچرل دلیل سے

مطلب سمجھایا جو حضرت ابراہیم جیسے باریک بین نے فوراً سمجھ لیا مطلب آیت کا
یہ ہے کہ چند جانور لیکر اپنے ساتھ ہلا پھر وہ تیرے بلانے پر تیرے پاس آئینگے
پس جبکہ جانور چند روزہ انس سے اس قابل ہوگئے کہ تیرے حکم سے روگردان
نہ ہوئے خدا کے ساتھ تو تمام مخلوق بذاتہ مانوس ہی اوسکے حکم پر کیونکر نہ تعمیل
کرین گے کیونکر زندہ نہ ہونگے سب ذرہ ذرہ اوسکے زیر حکم ہین آیت کے
اخیری فقرہ سے انھین معنی کا اظہار ہی واعلم ان اللہ عزیز حکیم یعنی
یقین رکھ کہ اللہ تعالی سب پر غالب ہی اور بڑی حکمت والا۔ بوٹی بوٹی کرنا
واعظون سے سنا ہوگا قرآن مین کوئی لفظ ان معنی کا ہو تو ہمین بتا دیجیے"
مسٹر ایڈیٹر اولا وہ لفظ ہی بتاؤن وہ لفظ کریم ہی صرھن ہی جسکے معنے
ایک ہندی ترجمہ سے نقل کرکے اوسی کو ہلدی کی گرہ سمجھ لیے اور معالم کا کلام
اول سے اوڑایا آخر سے چھپایا صرف بیچ کا جملہ پکڑ لیا گیا اس سے ایک سطر پہلے
معالم مین نہ تھا ای قطعھن ومزقھن یقال صار اذا قطع یعنی صرھن کے
معنی ہین کہ اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو حکم فرمایا کہ اون پرندون
کو ٹکڑے ٹکڑے کرو پارہ پارہ کرو کہ زبان عرب مین یہ لفظ کاٹنے کے معنی پر
آتا ہی کیا اوس سے دو سطر بعد نہ تھا فصرھن معناہ قطعھن الصور القطع صرھن
کے معنی یہ ہین کہ اونھین پرزے پرزے کرو صور کاٹنے کو کہتے ہین۔ ایسی
ہی لاتقربوا الصلوۃ پر عمل کروگے تو بہت جلد سے رہوگے آپ معالم
کو نہ لیجیے کہ آپ تو بے سند مفسرون کی مانتے ہی نہین مگر اپنے مطلب کے لیے
ہندی مترجمون تک اوتر آتے ہین صحابہ وتابعین کی احادیث مسندہ سُنیے
کہ تفسیر دانی کا نشہ ہرن ہو حدیث ۲۳ سعید بن منصور وعبد بن حمید
وابنائے جریر ومنذر وابی حاتم اذر بیہقی شعب الایمان مین بطرق عدیدہ حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی فصرھن
قال قطعھن فصرھن کے یہ معنی ہین کہ اون پرندون کے ٹکڑے ٹکڑے
کرو حدیث ۳۸ یہ سب محدثین اوس جناب سے بطریق ابوجمرہ راوی
فصرھن الیک قال قطع اجنحتھن ثم اجعلھن ارباعا فصرھن الیک کے
یہ معنی ہین کہ اونکے پر کاٹ لو پھر اون جانورون کے چار چار ٹکڑے کرو
حدیث ۳۹ ابن جریر و ابن ابی حاتم بطریق سعید بن جبیر اونسے راوی
فصرھن ہی بالنبطیۃ شققھن یہ لفظ نبطی زبان کا ہی اسکے معنی ہین اونکو چاک
چاک کرو حدیث ۴۰ بعینہ یہی مضمون ابن جریر نے عکرمہ مولائے
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا فصرھن قال بالنبطیۃ
قطعھن حدیث ۴۱ ابن جریر و بیہقی امام مجاہد سے راوی فصرھن
الیک یقول انتف ریشھن ولحومھن ومزقھن تمزیقا آیت کے یہ معنی
ہین کہ اونکے پر اوکھیڑ دو اور گوشت کاٹو اور اونکا خوب قیمہ کرو حدیث ۴۲
عبد بن حمید و ابن المنذر امام وہب بن منبہ سے (کہ اجلۂ علمائے تابعین و احبار
مؤمنین سے ہین) راوی فصرھن یقول قطعھن فصرھن کے معنی ہین اونھین
خوب کاٹو حدیث ۴۳ ابن جریر امام سعید بن جبیر سے راوی فصرھن
قال جناح ذہ عند راس ذہ وراس ذہ عند جناح ذہ فصرھن کے یہ معنی ہین
کہ اسکا پر اوسکے سر کے پاس رکھو اور اوسکا سر اسکے پر کے پاس حدیث ۴۴
ابن جریر ابو مالک تلمیذ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی فصرھن
الیک یقول قطعھن آیت کے معنی ہین کہ اونھین پارہ پارہ کرو حدیث ۴۵
عبد بن حمید و ابن جریر قتادہ سے راوی فصرھن ہذہ الکلمۃ بالحبشیۃ یقول قطعھن
واخلط دماءھن وریشھن فصرھن زبان حبش کا لفظ ہی اللہ فرماتا ہی ان پرندونکو

کاٹ کاٹ کر انکے خون اور پر سب خلط ملط کردو ابن جریر کی روایت یہی فصرھن
الیک قال فمزقھن قال امر ان یخلط الدماء بالدماء والریش بالریش آیت کے یہ
معنی ہین کہ اونھین خوب قیمہ کردو اونھین حکم ہوا کہ اونکے خون اور پر سب خلط کردو
حدیث ۴۶ بیہقی امام عطا تلمیذ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی
یقول شققھن ثم اخلطھن اس آیت مین یہ ارشاد ہی کہ اونھین چاک کرکے گھال
میل کردو حدیث ۴۷ ابن جریر ضحاک سے راوی فصرھن الیک یقول
فشققھن وھو بالنبطیۃ صری وھو التشقیق آیت کے معنی ہین اونکو خوب چیر دو یہ کلمہ
زبان نبطی مین صری ہی (یعنی اوس سے قلب ہوکر صیر ہوا) اوسکا ترجمہ ہی چیرنا حدیث
۴۸ ابن جریر سدی سے راوی فصرھن الیک یقول قطعھن آیت کے
معنے ہین انھین خوب کاٹو حدیث ۴۹ ابن جریر ربیع بن انس تابعی سے
راوی فصرھن الیک یقول قطعھن الیک ومزقھن تمزیقا آیت کے یہ معنی
ہین کہ اونھین کاٹ کاٹ کر اپنے پاس جمع کرو اور خوب ریزہ ریزہ کردو۔ کیون
مسٹر کچھ آنکھین کھلین اللہ حیا دے مسٹر تم کیا جانو یہ قرآن عظیم کا ایجاز اعجاز
ہے کہ لفظ مشترک کے ذکر سے دونون معنی کی طرف اشارہ فرماتا ہی کہ یون بھی
صحیح اور یون بھی صحیح ہر تقدیر پر ایجاز دوسرا مضمر آخر نہ دیکھا کہ آپکی مستند
معالم مین اول و آخر تو وہی معنی قطع و شق لیے اور وسط مین جو معنی آپنے
نقل کیے اونکے ساتھ ہی یہ فرمادیا جسے آپ اول و آخر کیطرح ہضم کرگئے
اضمار معناہ فصرھن الیک ثم قطعھن فحذفہ اکتفاء بقولہ ثم اجعل علی کل
جبل منھن جزءا لانہ یدل علیہ دیکھو کیسی تصریح ہی کہ اگر ہلانے کے معنی ہون جب
بھی مراد وہی ہی کہ اونھین ہلاکر ٹکڑے ٹکڑے کرو کہ ان الفاظ کریمہ سے اوسپر
دلالت فرمائی کہ ہر پہاڑ مین اونکا ایک ٹکڑا رکھو۔ یوہین آپ کے دوسرے مستند

شاہ عبدالقادر صاحب نے ترجمہ وہ کر کے لکھا ہی کہ "اونکو اپنے ساتھ ہلا یا کہ پہچان رہے پھر ذبح کیا ایک پہاڑ پر سر رکھے ایک پر ایک پر دھڑ ایک پر پاؤن پھر بیچ مین کھڑے ہوکر ایک کو پکارا اوسکا سر اوٹھکر ہوا مین کھڑا ہوا پھر دھڑ ملا پھر پر لگے پھر پاؤن وہ دوڑتا چلا آیا اسیطرح چارون آئے" **ثانیا** آپ کے مستند مترجم کا قول استطرادًا آپکی جہالت ظاہر کرنے کو لکھدیا تفسیر واقعہ احادیث سے سنیئے کہ آپ کو معلوم ہو کن کن صحابہ و تابعین پر آپ نے طعن جمادیا کہ "بوٹی بوٹی کرنا واعظون سے سنا ہوگا" **حدیث ۵۰** ابن ابی حاتم تفسیر اور ابو الشیخ کتاب العظمۃ مین حضرت **عبد اللہ بن عباس** رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث طویل مین راوی کہ ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے سمندر کنارے ایک مردہ پڑا دیکھا جسے درندے اور پرندے اور دریائی جانور سب کھا رہے تھے اوسوقت خلیل نے عرض کی الٰہی اتنے مختلف پیٹون مین اسکا گوشت جا رہا ہی پھر تو اسے زندہ کریگا مجھے آنکھون سے دکھادے

قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی یقول لاری من آیاتک

واعلم انک قد اجبتنی فقال اللہ خذ اربعۃ من الطیر فجعل علی کل جبل نصفین

مختلفین وھو قولہ تعالی ثم اجعل علی کل جبل منھن جزءا ثم تنحی ورؤسھا

تحت قدمیہ فدعا باسم اللہ الاعظم فرجع کل نصف الی نصفہ وکل ریش الی

طائرہ ثم اقبلت تطیر بغیر رؤوس الی قدمیہ تریدرؤسھا باعناقھا فرفع قدمیہ

فوضع کل طائر منھا عنقہ فی راسہ فعادت کما کانت اللہ عزوجل نے فرمایا کیا تجھے یقین نہین عرض کی یقین کیون نہین مگر جی کی تسکین چاہتا ہون کہ تیری قدرت کی نشانی دیکھون اور جان لون کہ تو مجھے دوست رکھتا ہے (کہ میری ایسی التجا قبول کرلی) ارشاد ہوا چار پرندے لو پھر ہر پہاڑ پر دو

مختلف آدھے رکھے یعنی آدھا بدن ایک جانور کا آدھا دوسرے کا اور یہ معنی ہین اوسکے جو قرآن مجید مین ارشاد ہوا کہ ہر پہاڑ پر اونکا ایک ٹکڑا رکھ پھر حضرت خلیل اونسے الگ ہوئے اور سب کے سر اپنے پاؤن کے نیچے دبالیے پھر اللہ عزوجل کا اسم اعظم لیا فورًا جانور کا ہر آدھا اوسکے دوسرے آدھے سے جا ملا اور ہر ایک کے پر اوسمین لگ گئے پھر بے سر کے اوڑتے حضرت خلیل کے پاؤن کے پاس آئے گردنون سے اشارہ کرکے اپنے سر مانگتے تھے خلیل جلیل نے اپنا قدم مبارک اوٹھالیا ہر پرندے نے اپنی گردن اپنے سر مین رکھدی اور جیسے تھے ویسے ہی ہوگئے **حدیث ۵۱** ابن ابی حاتم بطریق طاؤس حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال وضعھن علی سبعۃ اجبل واخذ الرؤس بیدہ فجعل

ینظر الی القطرۃ تلقی القطرۃ والریشۃ تلقی الریشۃ حتی صرن احیاء لیس لھن رءوس

فجئن الی رؤسھن فدخلن فیھا خلیل جلیل نے اون چارون پرندون کے حصے سات پہاڑون پر رکھے اور سر اپنے ہاتھ مین لیے رہے کیا دیکھتے ہین کہ خون کی بوند بوند سے ملتی ہی پر پر سے ملتا ہی یہانتک کہ چارون جانور بے سر زندہ ہوگئے پھر خلیل اللہ کے حضور حاضر ہوکر اپنے سرون مین داخل ہوگئے **حدیث ۵۲** ابن جریر بطریق دیگر اوس جناب سے تفسیر قولہ تعالی ثم اجعل علی کل جبل منھن جزءا مین راوی قال ذبحھن ثم جعل علی کل جبل منھن جزءا ۔ آیت کے معنی یہ ہین کہ اونھین ذبح کرکے ہر پہاڑ پر اونکے ٹکڑے رکھے **حدیث ۵۳** ابن جریر وعبد بن حمید **قتادہ** سے راوی امسک رؤسھن بیدہ فجعل العظم یذھب الی العظم

والریشۃ الی الریشۃ والبضعۃ الی البضعۃ وذلک بعین خلیل اللہ ابراہیم صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم ثم دعاھن فاتینہ سعیا علی ارجلھن ویلقی کل طیر براسہ خلیل جلیل نے اونکے سر اپنے ہاتھ مین رکھے پھر جانور کی ہڈی سے ہڈی پر سے پر بوٹی سے

بوٹی اوڑکر ملی اور یہ سب حضرت خلیل علیہ الصلاۃ والسلام کی آنکھون کے سامنے ہورہا تھا پھر اونھین آواز دی وہ اپنے پاؤن دوڑتے آئے اور ہر پرند اپنے سر سے مل گیا حدیث ۵۴ یہی مضمون ابن جریر نے ربیع بن انس سے روایت کیا غیر قولہ امسک رؤسھن بیدہ اور اوسکے آخر مین ہی اتینہ سعیا یقول شدا علی ارجلھن ہڈی ہڈی بوٹی بوٹی بازو بازو سب ملکر پاؤن سے دوڑتے حاضر ہوئے حدیث ۵۵ اسی کی مانند عبد بن حمید و ابن المنذر اور بیہقی نے شعب الایمان مین امام حسن بصری سے روایت کی حدیث ۵۶ ابن جریر سدی سے راوی جعل رأس ہذا مع رجل ہذا و صدر ہذا مع جناح ہذا و قسمھن علی سبعۃ اجبال ثم دعاھن فطار کل عضو الی صاحبہ ثم اقبلن الیہ جمیعا خلیل جلیل نے اسکا سر اوسکے پاؤن اسکا سینہ اوسکے پر یون کرکے اونکے ٹکڑے سات پہاڑون پر رکھکر آواز دی ہر عضو اپنے ساتھی سے اوڑکر ملا پھر سب حاضر ہوئے حدیث ۵۷ ابن جریر امام مجاہد سے تفسیر ثم اجعل علی کل جبل منھن جزءا مین راوی ثم بددھن اجزاء علی کل جبل ثم ادعھن تعالین باذن اللہ آیت کے معنی یہ ہین کہ پھر اونکے ٹکڑے ہر پہاڑ پر منتشر کردو پھر اونھین بلاؤ کہ آؤ خدا کے حکم سے حدیث ۵۸ ابن جریر ضحاک سے راوی لعرہ ان یخالف بین قوائمھن و رؤسھن واجنحتھن ثم یجعل علی کل جبل منھن جزءا ابرہیم کو حکم ہوا کہ اونکے پاؤن سر بازو سب بدل بدلکر ہر پہاڑ پر اونکے حصے رکھین ثالثا مسٹر ایڈیٹر صحابہ و تابعین سے آجتک کے علمانے تو آیۂ کریمہ کی یہی تفسیر فرمائی جنکو آپنے بے اعتباری کی مدمین ڈالدیا کہ واعظون سے سنا ہوگا وہ آپکی قسم اول کے مفسر کیا علیگڈہ قادیان کے گھرے گھڑون اور امرتسر کی تنگ گڑھی مین براج رہے ہین ذرا اونکے نام ارشاد ہون رابعا ثم اجعل علی کل

جبل منھن جزءا کے آپنے یہ معنی گڑھے کہ ہر پہاڑ پر ایک ایک پورا جانور زندہ سلامت بٹھادو اپنی مستندون معالم التنزیل و موضح القرآن کی عبارات تو سن ہی چکے تھے حدیث ۵۰ و ۵۲ و ۵۷ و ۵۸ بھی ملاحظہ فرمائین آپکی گڑھنت پر کیسا پہاڑ گرا رہی ہین اور حدیث ۵۱ و ۵۶ بھی دیکھین کہ اون چار جانورون کے حصے سات پہاڑون پر رکھے ذرا چار کو سات پر تقسیم توکیجیے کوئی کسر تو نہین آتی خامسا اس کلمۂ کفر شدید کو غور کیجیے کہ خدانے ابرہیم کو دلیل سے سمجھایا جو ابرہیم نے فوراً سمجھ لیا سمجھانا اوسے ہوتا ہی جو سمجھا نہو سمجھے ہوئے کو سمجھانا تحصیل حاصل ہی کہ محض باطل ہی اور فوراً سمجھ لیا صاف دلیل ہی کہ پہلے نہ سمجھے تھے اللہ اکبر نبی اللہ رسول مرسل مرسلین اولو العزم کا معظم و مبجل جسکے سر انور پر خلت الہی کا تاج مکلل جو بعد حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم تمام مخلوق الہی سے اعلی و اکمل و اجل و افضل علیہ الصلاۃ والسلام وعلی سائر الانبیاء والرسل الکرام اور وہ ابتک یہ نہ سمجھا تھا کہ خدا مردے زندہ کریگا اب خدانے ایک نیچرل دلیل سے سمجھایا تو سمجھا اونشۂ نیچریت کے بدمست دلیل منکر پر پیش ہوتی ہی یا مقلد محض کے لیے جو فقط اور ونکی سنی سنائی بلا دلیل مانے ہوئے ہو تونے واحد قہار کے خلیل جلیل کو کس مدمین رکھا ہی وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۰ سادسا دلیل بھی دیکھیے توکیسی ذلیل کتنی مہمل کس درجہ مختل جسکی کوئی کل ہی ٹھیک نہین وجوہ سنیے وجہ اول تمام مخلوق کا بالذات خدا سے مانوس ہونا مسٹر کا محض ادعائے بے دلیل ہی انس ذاتی کو باہم مناسبت ذاتی درکار الجنس الی الجنس یمیل والشئی الی شبہہ نزاع ع کند ہمجنس باہم جنس پرواز یہ احد صمد فرد وتر بے شبہ بے نظیر عز جلالہ سے مخلوق کو کونسی مناسبت ذاتی ہے کہ وجہ انس ذاتی ہی وجہ دوم رہروان راہ خدانے حسب ارشاد الہی

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کیا کیا ریاضات و مجاہدات رکھے ہین کہ بندہ انس باللہ و وحشت عن غیر اللہ کے مقام پر پہنچے اگر یہ دولت ہر مخلوق کو بالذات حاصل تو وہ مجاہدات یکسر باطل و تحصیل حاصل و تکلیف لاطائل **وجہ سوم** حقیقت دیکھیے تو اولیاے کرام عرفاے عظام قدست اسرارہم اسی انس باللہ ہی کی بدولت عام عوام پر فضیلت پاتے ہین طاعت مین لذت ذکر مین راحت معصیت سے نفرت غفلت سے کراہت سب اسی کا نتیجہ لازمہ ہے اگر یہ جملہ خلائق کا وصف ذاتی ہے تو ایک ولی طاہر اور فاسق فاجر بلکہ مؤمن صادق اور کافر و منافق مین فرق کہان سے ناشی ہوا۔

وجہ چہارم مسٹر نے ہر مخلوق کو اللہ عزوجل سے مانوس بتانے مین کسقدر آیات قرآنیہ کی صریح تکذیب کی ہے **آیت اولی** واذا ذکرت ربک فی القرآن وحدہ ولوا علی ادبارھم نفورا ○ اے نبی جب تم قرآن مین اپنے اکیلے رب کا ذکر کرتے ہو تو کافر پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہین نفرت کرتے۔

آیت ثانیہ وکان الکافر علی ربہ ظھیرا ○ کافر اپنے رب کی مخالفت مین اوسے پیٹھ دیے ہے **آیت ثالثہ** واذا قیل لھم اسجدوا للرحمن قالوا وما الرحمن انسجد لما تامرنا وزادھم نفورا ○ اور جب ونسے کہا جائے رحمن کو سجدہ کرو کہتے ہین کون رحمن۔ کیا جسے آپ فرمائین ہم سجدہ کرلین۔ اور اونھین نفرت بڑھتی ہے **آیت رابعہ** فلما جاءھم نذیر مازادھم الا نفورا ○ پہلے تو سخت سی سخت قسم کھاتے تھے کہ کوئی ڈر سنانے آیا تو ہم اورون سے بڑھکر ہدایت پر چلین گے پھر جب وہ ڈر سنانے والا تشریف لایا تو اونھین نفرت ہی بڑھی **آیت خامسہ** بل لجوا فی عتو ونفور ○ کافر اپنی سرکشی و نفرت پر اڑے ہوئے ہین **آیت سادسہ**

واذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الذین لا یؤمنون بالآخرۃ واذا ذکر الذین من دونہ اذا ھم یستبشرون ○ جب خدا کا اکیلا نام لیجیے تو جو قیامت پر یقین نہین رکھتے سخت دلگیر ہوجاتے ہین اور جب اورونکا ذکر ہو تو دیکھو کیسی خوشیان مناتے ہین **آیت سابعہ** فما لھم عن التذکرۃ معرضین ○ کانھم حمر مستنفرۃ ○ فرت من قسورۃ ○ اونھین کیا ہوا کہ نصیحت سے روگردان ہین گویا گدھے ہین نفرت کھائے ہوئے کہ شیر سے بھاگے ہون۔ کیون مسٹر صاحب کیا انس کی یہی شکل ہوتی ہے اللہ اکبر اللہ عزوجل کس صراحت سے جابجا فرما رہا ہے کہ کافرون کو اپنے رب سے سخت ہی نفرت ہے اور مسٹر کہتا ہے نہین بلکہ اونھین خدا سے ذاتی انس ہے پھر خدا سچا اور بیوفا البوالوفا جھوٹا۔ قرآن عظیم مین اس مضمون کی آیات بکثرت ہین مگر جیسی تکذیب ایک کی ویسی ہی سات ویسی ہی سبکی **وجہ پنجم** معلوم بھی ہے کہ کافر کو نزع ہی کے وقت سے معاذ اللہ کیسا سخت شدید عذاب شروع ہوجاتا ہے ملک الموت کی صورت ہی وہ مہیب ہوتی ہے کہ العیاذ باللہ **حدیث** مین ہے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ملک الموت سے فرمایا مجھے اپنی وہ صورت دکھاو جسمین کافر کی روح قبض کرنے آتے ہو عرض کی حضرت نہ دیکھ سکین گے فرمایا کیون نہین عرض کی تو مونھ پھیرلیے مونھ پھیرا پھر کیا دیکھتے ہین کہ ایک سیاہ فام شخص ہے جسکا سر آسمان سے لگا ہوا مونھ سے آگ کی لپٹین نکلتین سر سے پاؤن تک ہر رونگٹا ہر بال ایک کالے مرد کی شکل جسکے مونھ اور کانون سے شعلے نکلتے۔ ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو غش آگیا جب ہوش آیا فرمایا اے ملک الموت اگر کافر کو مرتے وقت اور کوئی بلا و مصیبت نہ ہو تو تمھارا اس صورت مین اوسپر ظاہر ہونا ہی کیا تھوڑا ہے رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم

عن السدی پھر اسکے بعد جو آتا ہی آناً فآناً سخت تر ہی ہی والعیاذ باللہ رب
محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم مسٹر کیا یہ صورتین انس کی ہوتی ہین۔ اللہ اکبر
جن ملعونون کی عمر بھر یہ حالت رہی کہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام ففروا
الی اللہ کہتے کہتے دنیا سے گزرے ارے خدا کی طرف بھاگو اور وہ ملاعنہ اولٹے
ہمیشہ خدا سے بھاگتے ہی رہے جب یہ آفات دیکھین ضرور خدا سے اُنس کرینگے
بلفرض باطل زندگی مین انس کا نام یا ڈورا لگا بھی ہوتا تو وقت نزع سے بجائے
انس سخت نفرت وکراہت ہی پیدا ہونی اور بڑھتی رہنی لازم ہی کو رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین من کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ جو اللہ سے ملنے
سے کراہت کرے اللہ اوسکے ملنے کو مکروہ رکھے رواہ احمد والشیخان والترمذی والنسائی
عن ام المومنین وعن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہما اور بیان بعد موت
ہی کا ذکر ہی وہان اونکو انس کہان **وجہ ششم** انس کو ادراک درکار اور ادراک
کو حیات ضرور اور یہان کلام بدن کے اون متفرق اجزا مین ہی جو ہوا ؤن یا دریاؤن
پہاڑون صحراؤن مین منتشر ہو گئے اونمین حیات کہان کہ ادراک ہو ادراک کہان
کہ انس ہو ع ذرا اپنا پنجر سنبھالے ہوئے ؛ **وجہ ہفتم** اپنی دلیل ذلیل
کے انجر پنجر کا جوڑ میل تو دیکھیے اوسی کوے کی حالت ہی جسے خلیل اللہ نے بوٹی
بوٹی پرزے پرزے کرکے مختلف پہاڑون پر رکھا تھا شروع ہوئی انس سے
اور آگے ہی نفاذ حکم پر کہ ذرہ ذرہ زیر حکم ہی مسٹر تمھین مانوس وزیر حکم مین تمیز
نہین حکم قہری سب پر غالب ہی کسی کا دل چاہے یا نہ چاہے بلکہ اوسکی لیے چاہنے
کی قابلیت بھی درکار نہین مانوس ومتنفر جاندار وبیجان مدرک وبے ادراک
سب پر یکسان نافذ ہی قال تعالی وھو القاھر فوق عبادہ تتمۂ آیت مین
اسی طرف اشارہ ہی کہ واعلم ان اللہ عزیز حکیم ۵ اسے انس سے کیا تعلق

وجہ ہشتم تعیل کرنے کی بھی ایک ہی کہی گویا موت کے بعد جینا متفرق
اجزا کا مجتمع ہونا اونکا فعل اختیاری ہی کہ بالقصد خدا کا حکم بجالائین گرایڈیٹر
صاحب کسی مسٹر آدمی کو چاہیے کہ لکھنے بیٹھے تو ذرا عاقت سے کم پیے **وجہ نہم**
بعد خرابی بصرہ اگر اس دلیل کی کچھ ہستی نکلے گی تو صرف اتنی کہ ایک تمثیل ہی
اور تمثیل کی غایت ظن اور مُردون کا پھر زندہ کیا جانا کوئی مسئلہ فقہی نہ تھا
بلکہ اعلی درجہ کے اصول دین سے ہی اور ایسے امہات عقائد مین ظن اصلا
بکار آمد نہین قال اللہ تعالی ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً تو کتنی
مہمل بات ہی جسے مسٹر کی بیبا کی اپنے رب کے ذمے باندہ رہی ہی۔ بارے اتنا تو
فائدہ ہوا کہ قیاس فقہا کی عظیم جلالت جلیل عظمت اتنے بڑے غیر مقلد کے موہنہ
سے خدا نے نکلوا دی کہ قیاس وہ چیز ہی جسے خود رب العزۃ عز جلالہ ایسے اہم
مسئلہ مین ایسے اعظم نبی کے سامنے پیش کر رہا ہی۔ بہتر ہو کہ آپ اپنی یہ دلیل جناب
نواب گورنمنٹ نامقلدی کی گور پر چڑھا آئین جو کہا کرتے تھے ع قیاس فاسد
واجماع بے اثر آمد ؛ اونکی آتما آنند ہو جائیگی **وجہ دہم** جانے دو یہ بھی انگیز لو
کہ وہ تمھاری برہان ہی پھر اوسکی ترتیب مقدمات تو یون ہوگی کہ مردے خدا
سے مانوس ہین اور ہر مانوس بلانے سے آجاتا ہی تو مردے اوسکی بلانے سے
حاضر ہو جائین گے انمین کبری تو از قبیل بدیہیات تھا چھوٹے چھوٹے بچے
جو بنا پالتے اور اوس سے کوڑتی منگاتے ہین وہ بھی جانتے ہین جو کچھ ثبوت
طلب یا محتاج ایضاح تھا صغری تھا مگر عجب کہ جو کچھ دکھایا گیا یعنی پرندے
ہلا کر بلانے سے آجانا وہ اوسی واضح کا ایضاح ہوا جو اصلا حاجت ایضاح
نہ رکھتا تھا اوس خفی کی طرف کچھ بھی توجہ نہ ہوئی جسے حاجت تھی مسٹر کیون
اپنی ہمینے بیہودہ بمغز سفاہتون کو قرآن عظیم کے ذمے تھوپ رہے ہو ضربت

مردان دیدی سالعا اب ذرا قرائن بیانیہ بھی ملاحظہ ہون کہ آپکی **نیچری**
دُھن قرآن کے خلاف بیوقت کی الاپ ٹھہرے ہر قرینہ **خلعت چاردہ**
پارچہ ہوگا مجھے بار بار یاددہانی نہ کرنی ہو **قرینہ اولی** قولہ تعالی یاتینک
سعیا تم اونھین بلاؤ وہ اپنے پاؤن دوڑتے چلے آئین گے اپنی مستند
موضح القرآن کا ترجمہ سنیے اونکو پکار کر آوین تیرے پاس دوڑتے حدیث
۵۳ و ۵۴ سُن چکے کہ وہ اپنے پاؤن دوڑتے آئے۔ مسٹر بلایا ہوا وحشی پرندہ
مالک کے بلائے اوڑ کر آتا ہی یا پاؤن دوڑتا اور وہ بھی کہان سے پہاڑ سے
کیا خلیل جلیل علیہ الصلاۃ بالتبجیل بھی ہر ایک کے بلانے کو اوسی پہاڑ پر چڑھکر
جاتے یون پاس جا کر بلانا تھا تو پہاڑ پر رکھنا محض فضول ہوا زمین پر کیا یہ بات
حاصل نہ ہوسکتی پھر متفرق پہاڑون پر بٹھانا اور بھی مفت کا دردسر ہوا
کہ بے سبب سات سات پہاڑ اوترنا چڑھنا ہوئے لاجرم وہ پہاڑون پر تھے اور
خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم زمین پر یا فرض کیجیے کہ اونکے سوا اور پہاڑ پر
بر تقدیر اول پرندون کا چلکر آنا کسقدر خلاف نیچر ہے اوڑ کر آنے مین اونھین مثلث
کا ایک خط طی کرنا پڑتا اور یون دو اور مثلث کی دو ضلعین ملکر تیسری سے بڑی
ہونا ایسی بات ہی جسے گدھا بھی جانتا ہی جب تو اس شکل اقلیدس کا نام حماری
ہوا اور بر تقدیر دوم مثلث درکنار اونکو دو اربعۃ اضلاع کی تین ضلعین طی کرنی پڑتنگی
اور اوڑ کر آتے تو ایکہی پر گزر ہوجاتا یونیورسٹی کے مولوی فاضل کیا حماری سنتے
بھی گئی گزرے تو جو صورت آپ نے تراشی قرآن عظیم پر افترا تھی ہان جبکہ وہ
بوٹی بوٹی کرکے مختلف پہاڑون پر دھر رکھے گئے اور سر حضرت خلیل علیہ الصلاۃ
والسلام کے زیر پا ہین اور اب بحکم الٰہی وہ متفرق ریزے جُڑ کر دھڑ بنے تو نہ اوڑ
سکنا کمال قرین قیاس ہی طائر کیسا ہی قوی پر ہو جب وسکے دونون پاؤن

باہم جکڑ دیے جائین اوڑنے سے معذور رہتا ہی تو بدن مین اگرچہ حیات آگئی
بے سر کے نہ اوڑنا بدرجۂ اولی متعذر یہان تو خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم
کو عجائب آیات قدرت دکھائے جارہے ہین تنِ بے سر کا جسمین آنکھین نہین
راہ پہچاننا اور مقصود کی طرف چلنا بھی اون اعظم عجائب سے تھا تو اسکے لیے
اونکا پاؤن سے چلنا ہی زیادہ مناسب تھا کہ ایک تو مسافت طویل ہوگی ایک
خط کی جگہ دو یا تین خط طے کرنے ہونگے دوسرے اوڑ کر آپڑنے مین احتمال
رہتا کہ جزافاً ایک طرف کو اوڑے اور اتفاقاً سامنے آپڑے بخلاف اس طریق
کے کہ پہاڑ سے اوترین اور سمت خلیل چلکر آئین علاوہ برین جب آپ کے
ساختہ **نیچر** کا رد اور اپنی قدرت کاملہ کا دکھانا ہی منظور تھا تو اونکا آنا بھی
خلاف نیچر ہی انسب ضرور تھا مسٹر صاحب کسی مسلمان کی صحبت اوٹھاؤ کہ
قرآن عظیم کے نکات سمجھنے کی استعداد پاؤ **قرینہ ۲** قولہ تعالی کیف تحیی
الموتی سوال کیفیت سے اور جواب علت سے کہ بوجہ ماتوسی زندہ ہوجاینگے
قرینہ ۳ قولہ تعالی فخذ ف اجابت مسئول پر دلالت کرتی ہی جب خلیل
نے عرض کی مجھے احیائے موتی آنکھون سے دکھا دے ارشاد ہوا کیا تمکو یقین
نہین عرض کی یقین کیون نہین مگر مشاہدہ سے اطمینان قلب چاہتا ہون
کہ لیس الخبر کالمعاینہ ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ **حدیث** مین ہے
رب عزوجل نے موسی علیہ الصلاۃ والسلام کو خبر دی کہ تمھارے پیچھے بنی اسرائیل
نے گوسالہ پرستی اختیار کی (قال تعالی فانا قد فتنا قومک من بعدک
واضلہم السامری ۵ معاذ اللہ اللہ عزوجل کی خبر مین کیا امکان احتمال
خلاف تھا اور وہ بھی کسے۔ نبی مرسل علیہ الصلاۃ والسلام کو انبیا کی شان تو
ارفع ہی اونکے غلام بھی وہابی نہین ہوتے کہ امکان کذب مانین تو صف باد

یقین قاطع) وہ حالت طاری نہ ہوئی جو بعد و ایسی آنکھوں سے دیکھکر ہوئی
کر القی الالواح واخذ براس اخیہ یجرہ الیہ اخرج احمد وابن حمید
والبزار وابن ابی حاتم والطبرانی فی الاوسط وابن حبان والحاکم وابو الشیخ
وابن مردویہ بسند صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم لیس الخبر کالمعاینۃ ان اللہ تعالی اخبر موسی بما صنع قومہ فی العجل فلم یلق الالواح فلما عاین ما صنعوا
القی الالواح فانکسرت تو بات یہ کہ علم کیسے ہی اعلی درجہ یقین پر ہو مزور اعتجا ہی اور مشاہدہ بے پردہ
غرض خلیل جلیل نے عرض کی کہ علم الیقین تیرے فضل سے حاصل ہی عین الیقین
چاہتا ہوں اسپر ارشاد ہوا فخذ اربعۃ من الطیر ایسا ہی تو چار پرندے
لو اور یون کرو۔ یہ روشن دلالت ہی کہ مقصود اجابت اور آنکھوں سے احیائے
موتی دکھا دینے کی صورت ہی لاجرم حدیث امام اجل عطا بن ابی رباح
تابعی جلیل القدر میں ہی قال قال اولم تؤمن قال بلی قال فخذ اربعۃ
من الطیر لیریہ خلیل اللہ نے جب اپنے اطمینان قلب کو احیائے موتی دیکھنا
چاہا رب عزوجل نے یہ ارشاد اسلیے فرمایا کہ اونھیں آنکھوں سے دکھا دے
مسٹر اسے ٹالتے اور ایک ہمیں تماشا دکھانے پر ڈھالتے ہین قرینہ ۴ قولہ تعالے
اربعۃ قرینہ ۵ قولہ تعالی ثم اجعل علی کل جبل قرینہ ۶ قولہ تعالی
سعیا فقط اتنا دکھانا تھا کہ دیکھو پلا یا ہوا پرندہ بلانے سے آجاتا ہی تو چار پرندونکی
کیا ضرورت تھی ایکسکے ہلانے سے چار کا ہلانا دشوار بھی اور دیر طلب بھی تو
حصول اطمینان کہ جلد ہو سکتا بلا وجہ تعویق و تاخیر میں کیون ڈالا جاتا پھر پہاڑوں
پر رکھنے کی کیا وجہ یہ بات زمین پر بھی حاصل تھی اور اللہ عزوجل بیفائدہ حکم
نہین دیتا فضول بات لازم نہین کرتا پھر دوڑ کر آنے مین کیا حکمت اوڑ کر
آنے مین زیادہ سرعت اجابت تھی کہ دیکھو پلا یا ہوا پرندہ جہانتک اوسکا مقدور ہے

فوراً حاضر ہوتا ہی ایسے ہی مردے ہمارے حکم سے فوراً زندہ ہونگے نہ یہ کہ جانور
ہے تو پرندہ اور بلائے سے پاؤں چلکر آئے جسمین حکم کی تعمیل بدیہی ہو بخلاف
صورت اصلیہ واقعہ کہ مقصود اس قدرت کو نہایت شاندار کرکے دکھانا تھا
ایک جانور ذبح کرکے پکارتے آجاتا تو احیائے مردہ دیکھ لیا بخلاف اسکے
کہ متعدد پرند ذبح کرکے اونکے گوشت۔ خون۔ پر۔ ریزے ریزے تمام خلط
ملط کر دیے گئے کہ اگر جن و انس جمع ہو کر تمیز کر دینا چاہین قدرت نہ پائین پھر
وہ بلانے سے جدا جدا اوڑین اور ملکر جانور بنکر زندہ ہون یہ کسقدر اعجب ہی
اور یہ اوسکی مثال ہی کہ اسقدر تفرق و اختلاط عظیم کے بعد یون امتیاز و احیا
ہوگا یہ خلط اگرچہ دو مین بھی حاصل ہو جاتا مگر زیادہ مین اعجب وادفر ہی لہذا خلط
مفرد کی جگہ خلط مجموع منظور ہوا اب مجموع کے مراتب غیر متناہی تھے آخر تو
ممکن نہین اور اوساط مین ایک کو دوسرے پر کیا ترجیح لہذا جمع کا پہلا ہی مرتبہ
کہ تین ہی مختار رہا اور تین بار خلط چار ہی جانوروں مین حاصل ہوگا لاجرم چار
کا عدد اختیار ہوا پھر یہ مخلوطے متفرق پہاڑوں پر رکھوائے کہ انکی آنکھوں کے
سامنے ذرے ہوا اور صاف فضا مین اوڑ اوڑ کر آپسمین ملتے جانور بنتے نظر
آئین نیز اونکا بے سر پہاڑ سے اوترنا اور خلیل جلیل کی طرف راہ پانا۔ یہ زمین
پر رکھنے مین نہ ہوتا اور یہی حکمت تھی کہ چلکر آئے اوڑ کر نہ آئے۔ مسٹر قرآن
فہمی کسی مسلمان سے سیکھو۔ مسٹر چھ بار خلعت چار دہ پارچہ مبارک باد
کہو آمین ثامنا کچھ قرائن ثانیہ بھی سن لیجیے کہ معلوم ہو آپنے نیچری
نشہ مین شان عزت کو معاذ اللہ کیسا بٹا لگانا چاہا۔ وہ اپنا نوشتہ نہ بھولنا
ہر قرینہ خلعت دوازدہ پارچہ ہوگا آپ بھی کیا یاد کرین گے قرینہ ۱
آپ اپنی مخترع دلیل کا بطلان بوجوہ کثیرہ سن چکے کسقدر شان الٰہی کے

خلاف ہی کہ معاذ اللہ غلط دلیل سے استدلال فرمائے اور یہ بھی سُن چکے کہ اگر بالفرض غلط نہ ہو تو ایک ظنی دلیل ہی کسدرجہ شان عزت کے مخالف ہی کہ ایسے اہم مسئلہ اصول دین پر ایسی دلیل پیش کرے پھر کس مرتبہ عظمت الوہیت سے بر کران ہی کہ ایسے رسول جلیل کو جسے اعلیٰ درجے کا علم الیقین نقد وقت ہی ایسے گمے گزرے ظن سے تسکین دینی چاہیے اور بفرض باطل اگر وہ مفید علم ہی سہی تو علم خود حاصل تھا اتنا مرحلہ تو اولم تومن قال بلی تک طی ہو لیا تھا پھر استدلال کیلیے۔ یہ تو قرائن متعددہ تھے مگر آپکی خاطر سے۔ نہین نہین بلکہ بامتثال ارشاد اذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة رواہ احمد والستة الا البخاری عن شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اسے ایک ہی قرینہ رکھتا ہون قرینہ ۸ یہ بھی معلوم ہو لیا کہ اسکے صغرے کبرے مین محتاج بیان صرف صغرے تھا جسکی طرف اصلا توجہ نہ ہوئی اور کبری کہ بدیہی تھا اسکے بیان مین یہ طویل عملی کارروائی کی گئی یہ کسقدر شان عظمت کے خلاف ہی قرینہ ۹ ہلائے ہوئے جانورون کا بلائے سے آجانا کوئی نادر بات نہ تھی کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے کبھی نہ دیکھی ہو نہ اسکے دکھائے سے اصل مقصود یعنی ہر دو کا جینا مشاہدہ ہو جاتا کہ وہ جیسا استدلالی حالت مین اس سے پہلے تھا اسکے بعد بھی ہی تو اسکے لیے اتنا فرما دینا بس تھا کہ تمنے نہ جانا کہ ہلائے ہوئے بلائے سے آجاتے ہین یونہین ہمارے بلائے سے مردے آجائین گے اتنی بات کی اسقدر تطویل اور وقت حاجت سے بیان کی اسدرجہ تاخیر کسقدر شان علیم حکیم قدیر خبیر عز مجدہ کی خلاف ہی قرینہ ۱۰ معلوم بھی ہی کہ خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والسلام بالتبجیل کا اپنے رب عز جلالہ سے یہ سوال کرنا کس بنا پر تھا حدیث ۵ مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے گزرا لیطمئن قلبی یقول لاری من اٰیاتک واعلم

انک قد اجبتنی خلیل عرض کرتے ہین کہ مین تیری آیت قدرت دیکھنا چاہتا ہون کہ اپنی خلت کی تصدیق آنکھون سے دیکھ لون رواہ ابن ابی حاتم وابو الشیخ اونھین کی حدیث مین ہی لیطمئن قلبی یقول اعلم انک تجیبنی اذا دعوتک وتعطینی اذا سالتک مین یہ جاننا چاہتا ہون کہ جب مین دعا کرون تو اجابت فرمائیگا اور جب مین مانگون تو عطا کریگا۔ (یعنی شان خلت اسی کو مقتضی ہی لہذا تجھسے یہ عظیم سوال کرتا ہون جب اسکی اجابت آنکھون دیکھ لون تو میرے دل کو چین آجائے کہ میری اور معروضات بدرجۂ اولی درجۂ اجابت پر فائز ہونگے اور میری خلت میرے حسب مراد ثمرات دے رہی ہی) رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم والبیہقی فی الاسماء حدیث اسمعیل بن عبد الرحمن سعدی مین ہی یقول رب ارنی کیف تحیی الموتی حتی اعلم انی خلیلک قال اولم تؤمن یقول تصدق بانی خلیلک قال بلی ولکن لیطمئن قلبی بخلولتک یعنی جب ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام نے حاضر ہو کر بشارت دی کہ مولی عز وجل نے حضرت کو اپنا خلیل کیا اسپر اونھون نے ملک الموت سے تو یہ فرمائش کی کہ مجھے اپنی وہ صورت دکھاؤ جسمین تم ارواح کفار قبض کرنے آتے ہو جس کا ذکر ابھی گزرا اور پھر فرمائش کی وہ صورت دکھاؤ جسمین روح مؤمن قبض کرتے ہو۔ کہا مونھ پھیریے۔ مونھ پھیرا۔ پھر دیکھا کہ ایک جوان سفید پوش تمام جہان سے زیادہ خوبصورت و خوشبو کھڑا ہی فرمایا اے ملک الموت اگر مسلمان کو مرتے وقت آنکھ کی اور ٹھنڈک اور اسباب و سامان عزت نہ دیے جائین تو یہی تمہاری پیاری صورت ہی بہت ہی اسکے بعد اپنے رب عز وجل سے عرض کی الٰہی مجھی احیائے موتے دکھا دے کہ مین جانون کہ تونے مجھے اپنا خلیل کیا۔ فرمایا کیا تمہین اپنی خلت پر یقین نہ آیا عرض کی کیون نہین مگر اپنی ایسی عرض قبول ہوتی دیکھکر

اپنے دل کا سکون چاہتا ہون رواہ ابنا جریر و ابی حاتم **حدیث** امام سعید بن جبیر مین ہی و لکن لیطمئن قلبی قال بالخلة مین یہ چاہتا ہون کہ میرے دل کو چین آجائے کہ ہان ضرور تونے مجھے اپنا خلیل کیا (یعنی انسان اور خلیل رحمن ایسی عظیم الشان بات پر یقین کامل کے بعد بھی دل یہی چاہتا ہی کہ مین اسکی تصدیق آنکھون دیکھ لون) رواہ سعید بن منصور و ابنا جریر و المنذر و ابی حاتم و البیہقی فی الصفات توکسقدر شان عزت سے بعید ہی کہ اپنے خلیل کی ایسی عرض قبول نہ فرمائے اور اطمینان قلب نہ ہونے دے اور معاذ اللہ ع
برات عاشقان بر شاخ آہو ۔ کیطرح جانورون کے بلانے سے آنے پر بالد اگر ہلائے جانور بلائے سے آگئے تو خلت خلیل کی کیا تصدیق دکھائی بلکہ صراحۃ دکھلانے سے انکار فرمایا مسٹر چار یار **خلعت** دوازوہ پارچہ لنا پہنا کھو آئین۔ مسٹر اگر تم **نیچر پرست** نہ ہوتے اگر قدرت الٰہی پر ایمان رکھتے تو ایسے جلیل وقائع مین یوہین ذلیل تاویلین قرآن عظیم کی صاف تحریفین تبدیلین سناتے تو معلوم ہوا کہ اصل موضوع دوم محض ہاتھی کے دانت دکھلانے کو تھے دل مین وہی خبث نیچر تھا جو کلیۃً اصل موضوع نہم مین دل کی تہ توڑ کر پھوٹ بہا اور پھر جا بجا وقائع جزئیہ مین اپنی بدبو نجاست پھیلا گیا مسٹر کیا یاد کروگے ؎

چقدر بدشت حشت بہ بیت دیدہ ام من		چقدر رمیدۂ تو چقدر رسیدہ ام من

واقعہ ۵ رب عزوجل فرماتا ہی وفدینہ بذبح عظیم ۝ ہمنے اوسکے صدقہ مین ایک بڑا ذبیحہ دیا۔ خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والسلام بالتبجیل نے جب بامر الٰہی سیدنا اسمٰعیل یا اسحٰق علیہما الصلاۃ والسلام کو ذبح کرنا چاہا اور مولیٰ تعالیٰ نے اونکے فدیہ مین جنت سے ایک ذبیحہ بھیجدیا۔ مرتد نے اسپر مضحکہ کیا مسٹر ایڈیٹر خود اوسی مرض نیچر پرستی کے گرفتار۔ یہ کیونکر اعتبار لائین کہ بھلا

آسمانون کے اوپر جنت وہان سے اوتر کر زمین پر دنبہ کیسے آسکتا لاجرم آریہ کے ہمزبان ہو کر صاف منکر ہو گئے صفحہ ۱۱۴ پر اپنے پیارے دھرمپال سے فرماتے ہین جہان آن پر قرآن مجید کی سیدھی سادھی حکیمانہ بے لاگ عبارت ہوتی ہی وہان پر آپ خود ساختہ مفسرین کی گود مین چلے جاتے ہین سنو مطلب یہ ہی کہ ہمنے کہا ایک دنبہ ذبح کردو۔ اس آیت مین خواب کا قصہ ہی کہ اونھون نے خواب مین بیٹے کو ذبح کرتے دیکھکر اوسپر آمادگی ظاہر کی خدا نے روک دیا اور فرمایا کہ قربانی کرتے ہو تو ذبیحہ کی کرو۔ رہا یہ کہ خدا نے دنبہ دیا تو بہشت ہی سے دیا ہوگا اسکا جواب یہ ہی کہ جو کچھ دنیا مین ہی سب خدا ہی کے پاس سے ہی کیسی اصل بیان **قرآنی** پر کیا اعتراض۔ اس سے زائد جو کہے اوس سے پوچھیو قرآن کسی کا ذمہ دار نہین" مسلمانو دیکھا مسٹر اتنی سی بات پر کہ دنبہ بہشت سے اوترا کیسے۔ بپھرے ہوئے ہین غصے مین پھولکر ترائین کا دنبہ ہو گئے ہین کہ صحابۂ سید المرسلین و اکابر تابعین ائمۂ دین صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہ و علیہم اجمعین کو اوس آریہ کے خود ساختہ مفسرین بنا رہے ہین اولاً احادیث سنیئے **حدیث ۵۹** عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و حاکم حضرت **عبد اللہ بن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تفسیر کریمۂ مذکورہ مین راوی الکبش الذی ذبحہ ابرٰہیم ہو الذی قربہ ابن آدم فتقبل منہ (زاد غیر ابن جریر) وکان مخزونا فی الجنۃ حتی فدی بہ دنبہ کہ ابرہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ذبح کیا وہی تھا جو سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے صاحبزادے حضرت ہابیل نے قربانی کیا اور بارگاہ عزت مین مقبول ہوا تھا جب سے جنت مین محفوظ تھا یہانتک کہ وہی فدیہ مین دیا گیا **حدیث ۶۰** عبد بن حمید و ابنا جریر و منذر و ابی حاتم و عساکر بسند جید اوس جناب سے **حدیث** دیگر تفسیر قولہ تعالیٰ واتل علیھم نبأ ابنی آدم بالحق مین راوی تقبل من صاحب الکبش فخزنہ اللہ

فی الجنۃ اربعین خریفا وہو الکبش الذی ذبحہ ابرھیم الحدیث آدم کے دونون بیٹون
نے اپنی اپنی نذر گزرانی ایک نے دنبہ ایک نے اناج - دنبہ قبول ہوا اللہ عزوجل نے
چالیس برس اوسے جنت مین رکھا اور یہ وہی دنبہ ہے جسے ابرہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم
نے ذبح کیا **حدیث ۶۱** ابنائے ابی شیبہ وجریر ومنذر وابی حاتم اوسی جناب سے
تفسیر فدینٰہ بذبح عظیم ہ مین راوی قال ثم قد رعی فی الجنۃ اربعین خریفا
وہ دنبہ جنت مین چالیس سال چرا تھا وفی لفظ لابن جریر من طریق جعفر بن ایاس
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال خرج علیہ کبش من الجنۃ وقد رعاہا قبل ذلک
اربعین خریفا ابرہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم پر بہشت سے ایک دنبہ اوترا کہ اس سے پہلے
چالیس سال جنت مین چر چکا تھا **حدیث ۶۲** ابن جریر **سعید بن جبیر** سے راوی
قال کان الکبش الذی ذبحہ ابرہیم رعی فی الجنۃ اربعین سنۃ وکان کبشا املح صوفہ مثل
العہن الاحمر وہ دنبہ کہ ابرہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ذبح کیا جنت مین چالیس برس
چرا تھا بھکسا رنگ تھا اوسکی اون جیسے سرخ روئی **حدیث ۶۳** عبد بن حمید
عثمن بن حاضر تابعی سے راوی نودی یا ابرھیم قد صدقت الرؤیا وہبط
علیہ الکبش من ثبیر وقد قیل انہ ارتعی فی الجنۃ اربعین سنۃ ندا ہوئی ای ابرہیم تمنے
اپنی خواب پوری کردی اور ثبیر سے اونپر ایک دنبہ نازل ہوا اور یقینا کہا گیا کہ وہ چالیس
برس جنت مین چرسے ہوئے تھا **ثانیا** اس ظلم شدید کو دیکھیے کہ جہان قرآن مجید
کی عبارت ایسی ہوتی ہے وہان آپ مفسرین کی گود مین جاتے ہین" یعنی جہان ایسی نہین
ہوتی وہان خود قرآن پر معترض ہوتے ہین معلوم ہوا کہ مسٹر **عجب** آریہ کے نزدیک"
کلام مجید کی عبارت کہین تو سیدھی سادی جکیمانہ بے لاگ ہے اور کہین معاذ اللہ ٹیڑھی
بلکہ سفیہانہ لگی لپٹی - عجب آریہ ذرا چونچ سنبھالکر بولنا چاہیے کسی مسلمان سے قرآن
عظیم کا ادب سیکھو **ثالثا** صحابہ وتابعین تو آپکے نزدیک نو آریہ کے ساختہ مفسرین

وہ محقق مفسر اپنی قسم اول کے بولے جنھون نے جنت سے دنبہ آنے کا انکار کیا اور
آپکی طرح یہ قرار دیا ہو کہ خلیل جلیل نے گھر کا کوئی مینڈھا صدقے اوتار دیا یا امرتسر کا
کوئی قسائی بیچ گیا **واقعہ ۶** نو آریہ نے اسپر بھی تمسخر کیا کہ "مفسر کہتے ہین کہ اسمٰعیل
کی گردن تانبے کی ہنگئی تھی اسلیے چھری نے کاٹ نہ کی" مسٹر عابد **نیچر** اسے بھی اونھین
حرفون مین اوتار گئے کہ "آپ خود **ساختہ مفسرین** کی گود مین چلے جاتے ہین
بیان قرآنی پر کیا اعتراض - جو کہے اوس سے پوچھیو" جناب محدث باب فعال
صاحب **اولا** ہمسے احادیث پوچھیے **حدیث ۶۴** حاکم صحیح مستدرک مین بسند
حسن حضرت سیدنا خوات **بن جبیر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی **رسول اللہ**
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ذبیح اللہ اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام (وساق الحدیث
الی ان) قال فذبح طرفی حلقہ فاذا ہو نحر فی نحاس فشحذ الشفرۃ مرتین او ثلثا بالحجر والآخر
قال ابرہیم ان ہذا الامر من اللہ ذبیح اللہ سیدنا اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام ہین خلیل
جلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اونکے حلق مبارک کے دونون طرف چھری پھیری تاگاہ
کیا دیکھتے ہین کہ وہ گردن پاک تانبے مین ہے چھری کئی بار پتھر پر تیز کی مگر اوس نے
کاٹ نہ کیا ابرہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے جانا کہ یہ بات خدا کی طرف سے ہے **حدیث ۶۵**
ابن جریر وابن ابی حاتم **سدی** سے راوی [illegible] السکین علی حلقہ فلم تحز وضرب اللہ
تعالیٰ علی حلق اسحق صفیحۃ من نحاس خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والسلام نے اونکے حلق
پاک پر چھری پھیری اوس نے کاٹ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اونکے حلق مبارک پر تانبے
کا پتر جڑ دیا **حدیث ۶۶** عبد بن حمید **ابو صالح** تلمیذ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہم سے راوی لما ان وضع السکین علی حلقہ انقلبت صارت کما سیا جیسے اونھون
نے چھری اونکے حلق مقدس پر رکھی گردن تانبے کی ہو گئی **حدیث ۶۷** سعید بن
منصور وابن المنذر **عطا بن یسار** تلمیذ ترجمان القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی

قام الیہ ابرہیم بالشفرۃ فبرک علیہ فجعل مابین لبتہ الی منحرہ نحاسا لاتحیک فیہ الشفرۃ ابرہیم علیہ الصلاۃ والسلام چھری لیکر اونھین زانو کے نیچے دبا کر بیٹھے مولی عزوجل نے اونکے حلق مبارک سے سینۂ منور تک تمام بدن تانبے کا کردیا جسمین چھری نہ چھپی **حدیث ۶۸** عبد بن حمید وابن المنذر امام مجاہد سے راوی انقلبت السکین قال مالک یا ابتاہ قال انقلبت السکین قال فاطعن بہا طعنا قال فتنثت قال مالک یا ابتاہ قال تنثت فعرف الصدق ففداہ اللہ بذبح عظیم جب ابرہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم ذبح کرنے بیٹھے چھری لوٹ گئی ذبیح علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی اے باپ میرے کیا ہے۔ فرمایا چھری لوٹ گئی۔ عرض کی تو نیزے کیطرح حلق مین بھونک دیجے خلیل اللہ نے ایسا ہی کیا چھری دُہری ہوگئی عرض کی اے باپ میرے کیا معاملہ ہے فرمایا چھری دُہری ہوگئی اب دونون کریمون کا صدق ظاہر ہوگیا مولیٰ عزوجل نے ایک عظمت والا ذبیحہ فدیہ کے لیے عطا فرمایا۔ مسٹر صاحب کیا آپ کے ساختہ **نیچر** مین انسان خصوصا سات برس کے بچے کا حلق ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین چھری بھونکی جائے تو دوہری ہوجائے گردن تانبے کی ہوجانے کا بھی یہی حاصل ہے **ثانیا** قدرت الٰہی پر ایمان کامل رکھکر کسی اور وجہ سے خطا فی الفکر انسان سے بعید نہین مگر مسٹر کا مدار انکار مخالفت نیچر ہے جبکہ گلوئے انسان پر چھری کا یون پھیرا جانا اور خط تک نہ آنا اوسکے **نیچری دھرم** کے خلاف تھا واقعہ کو کتنا بچا کر چرا چھپا کر لیّا بالسنۃ بیان کیا ہے کہ ''ذبح پر آمادگی ظاہر کی'' ہر عاقل جانتا ہے کہ فعل و آمادگی مین زمین آسمان کا بل ہے۔ یہ کیونکر کہین کہ خلیل جلیل کی قدرت مین جتنا فعل تھا وہ پورا کردیا اثر ہونا اونکی قدرت مین نہ تھا یہ کہتے ہین تو وہی کھلتی ہے کہ چھری پھری اور پاک مبارک گردن سے ناکام پھری اسکے کہتے ہی **نیچر** کی ناپاک گردن پر چھری

پھری جاتی ہے لہذا فعل اوڑا کر فقط آمادگی رکھی حالانکہ رب عزوجل فرماتا ہے وناد ینٰہ ان یا ابرھیم قد صدقت الرؤیا اپنے مستند کا ترجمہ سُنیے ہمنے اوسکو پکارا کہ اے ابرہیم تونے سچ کر دکھایا خواب۔ خواب کیا تھا یعنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک اے بیٹے مین دیکھتا ہون خواب مین کہ مین تجھکو ذبح کرتا ہون۔ تصدیق اور سچ کر دکھانا یہ کہ جو دیکھا تھا پورا کر دیا جائے کہ صدق شے مطابقت واقع ہے تو واقع وہ ہونا چاہیے جو دیکھا تھا دیکھا گیا تھا ذبح کرنا نہ کہ نری آمادگی تو صرف آمادگی سے خواب کی مطابقت کب ہوئی۔ اللہ عزوجل تو فرماتا ہے اے ابرہیم تونے خواب سچ کر دکھایا اور وہ بھی فقط صدّقت نہین بلکہ قَدْ کے ساتھ یعنی بیشک بتحقیق جو کچھ دیکھا تھا پورا کر دیا اور آپ فرماتے ہین پورا نہ آدھا صرف آمادگی ظاہر کی۔ مسٹر کیسے خلاف مراد متکلم معنی کرنیوالے کون ہوتے ہین **خلعت چاردہ پارچہ** مبارک مسٹر یہ قرآن عظیم کا اعجاز ایجاز ہے کہ ایک حرف سے کتنے معنی کی طرف اشارہ فرما جاتا ہے پھر سمجھنے کو توفیق درکار ہے اوسکے ایسے دقائق سے کبھی بعض علما کو غفلت ہوجاتی ہے۔ مسا ٹر وڈ کاٹر دنیا چر د پوا و رکس گنتی مین ہین والحمد للہ رب العلمین **ثالثا** مسٹر کی یہ طرز ادا دیکھیے کہ خدا نے روک دیا اور فرمایا قربانی کرنی ہو تو ذبیحہ کی کرو خدا نے تو کہین ایسا نہین فرمایا یہ مسٹر کی گڑھنت ہے اسلوب شناسان سخن جانتے ہین کہ یہ انداز کلام اعتراض و انکار کے پہلو پر ہوتا ہے جو ایک بیجا و بموقع بات کر رہا ہو اوسے موقع و محل کی ہدایت مین کہا جاتا ہے۔ یہ کرنا ہے تو یون کرو یعنی جو کر رہا ہے ناصواب ہے ٹھیک یون ہے حالانکہ وہ ذبح خود بحکم خدا تھا آپنے آیت نہ سُنی کہ ذبیح علیہ الصلاۃ والتسلیم کیا عرض کرتے ہین **یابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصبرین** ہ اے باپ میرے

آپ کرین جس بات کا آپ کو حکم ہوا ہی خدا چاہے تو عنقریب آپ مجھی صبر والون مین پائنگے رب عزوجل نے اس فعل کریم پر اعتراض وانکار نہ فرمایا بلکہ کمال رضا وقبول سے لیا اور ارشاد ہوا یا ابرٰھیم قد صدقت الرؤیا اے ابراہیم بیشک تو نے ہمارا حکم جو خواب مین تجھے پہنچا تھا پورا کر دکھایا انا کذٰلک نجزی المحسنین ہم ایسی ہی جزا دیتے ہین نکوکارون کو۔ کیسے نکوکار بتایا یا انکار فرمایا غرض مسٹر نے اس طرزادا مین دو بس بوئے ایک تو فرمایا کہکر **خدا پر افترا** کر دیا دوسرے اوسکو اپنے ہی **حکم پر اعتراض** وانکار کرنیوالا بتایا۔ انھین دو پر قناعت کرون کہ مسٹر تازہ ولایت ہین عذر کرینگے کہ مین بیچارہ اسالیب کلام سے کیا واقف ورنہ اگر کسی عاقل سے خطاب ہوتا تو اسپر بھی خلعت چاردہ پارچہ خاصہ طیار تھا **رابعا** یہی گزارش کہ صحابہ وتابعین تو معاذ اللہ آریہ کے ساختہ مفسرین۔ اپنی قسم اول کے مفسر بولیے جو اونسے مرتبہ مین ارفع واعلیٰ ہون اور اپنی تفاسیر مین آپ کے ہمزبان ہون **وقعہ** ناقۂ صالح علیہ الصلاۃ والسلام کا پتھر کی چٹان سے پیدا ہونا کہ عجیب نمونہ قدرت باری تھا عقل کے اندھون قدرت کے منکرون کو کیونکر تسلیم ہوتا لہذا **دھرمپال** اور اوسکی برہا کے ملتے **بھرمپال** دونون یک بان ہوکر اوسپر قہقہے اوڑاتے اور صحابہ کرام وتابعین عظام کو **بیوقوف نادان** بتاتے ہین۔ وہ اپنا کفری بھرم یون پالتا ہی "نادان لوگ تو یہانتک گپ ہانکتے ہین کہ وہ اونٹنی ایک پتھر مین سے پیدا ہوئی" یہ اپنا **نیچری** بھرم یون اوچھالتا ہی صفحہ ۹۰ "بیوقوفون نادانون کی باتون کے پیچھے پڑکر بسا اوقات آدمی خود بھی احمق بن جایا کرتا ہی بابو صاحب آپ جیسے گرگٹ کو یہ باتین زیبا نہ تھین قرآن شریف مین اتنا ہی کہ حضرت صالح پیغمبر کو اونٹنی کی نشانی دی گئی۔ لیکن کیونکر دیگئی۔ اوسکی دعا سے کسی ایسی اونٹنی سے بچہ ہوا جس سے نہ ہوا تھا یا کوئی اور بات تھی جس سے پیغمبر کی صلاحیت اور نبوت کا ثبوت ہوتا یا

پتھر سے نکلنا قرآن مین مذکور نہین۔ جو کہے اوس سے ثبوت مانگو" **اولا** جی ہان مسلمان کہتے ہین آپ متوجہ ہون ایک غریب مسلمان ثابت کر دیگا احادیث سنیے **حدیث ۶۹** - عبد الرزاق وفریابی وابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری ومسلم وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم بطریق عبد العزیز بن رفیع تابعی ثقہ جلیل حضرت سیدنا **ابو الطفیل** عامر بن واثلہ صحابی **رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قالت ثمود لصالح ائتنا بایۃ ان کنت من الصادقین قال اخرجوا الی ہضبۃ من الارض فخرجوا فاذا ہی تتمخض کما تتمخض الحامل ثم انہا انفرجت فخرجت من وسطہا الناقۃ فقال صالح ھذہ ناقۃ اللہ لکم اٰیۃ فذروھا تاکل فی ارض اللہ ولا تمسوھا بسوء فیاخذکم عذاب الیم قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ الصلاۃ والسلام سے عرض کی سچے ہو تو کوئی نشانی لاؤ۔ فرمایا ایک زمین دوز پہاڑی کیطرف چلو۔ وہ نکلے۔ کیا دیکھتے ہین کہ پتھر کی چٹان کو جننے کا درد ہی جیسا حاملہ کو ہوتا ہی پھر وہ پھٹی اور اوسکے بیچ مین سے اونٹنی نکلی صالح علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا یہ خدا کا ناقہ تمھارے لیے نشانی ہی اسے خدا کی زمین مین چرنے دو اور نہ ستاؤ کہ تمھین دردناک عذاب پہنچے **حدیث ۷۰** ابن جریر **محمد بن اسحٰق** تابعی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال جندع بن عمرو سید ثمود وعظیمہم یا صالح اخرج لنا من ہذہ الصخرۃ ناقۃ مخترجۃ جوفاء وبراء وقالت ثمود مثل ما قال جندع لصخرۃ منفردۃ فی ناحیۃ الحجر یقال لہا الکاثبۃ فان فعلت اٰمنا بک فدعا صالح ربہ ان یخرجہا لہم من تلک الہضبۃ کما وصفوا جندع بن عمرو نے کہ قوم ثمود کا سردار ورئیس تھا صالح علیہ الصلاۃ والسلام سے عرض کی اے صالح ہمارے لیے اس چٹان مین سے ایک ناقہ کہ بختی اونٹ کے مشابہ ہو بڑے پیٹ والی گھنی پشم والی نکال دو اور ساری قوم نے یہی استدعا کی اونکی بستی حجر کے ایک گوشہ مین

ایک چٹان پہاڑونکی سلسلے سے الگ تھی جسکا نام کاثب تھا اوسکی طرف اشارہ کیا کہ
اسمین سے ناقہ نکالدو تو ہم تمپر ایمان لے آئین صالح علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے
رب سے دعا کی کہ الٰہی جیسا یہ کہہ رہے ہین ایسا ہی ناقہ دس مہینے کی گابھن اوس چٹان سے نکالدے
آگے محمد بن اسحٰق نے یعقوب بن عتبہ بن مغیرہ بن اخنس سے روایت کی کہ

انہم نظروا الی الھضبۃ حین دعا اللہ تعالی صالح بما دعا بہ تتمخض بالناقۃ تمخض النتوج

بولدہا فتحرکت الھضبۃ فانصدعت عن ناقۃ کما وصفوا جوفاء وبراء ما بین جنبیہا لا یعلمہا الا اللہ

عظما فآمن بہ جندع ومن کان معہ علی امرہ من رہطہ الحدیث جب صالح علیہ الصلاۃ
والسلام نے اپنے رب سے دعا کی قوم نے دیکھا کہ وہ چٹان ناقہ جننے مین درد سے
کراہ رہی ہے جیسے کوئی گابھن بچہ جننے مین کراہے پھر چٹان کو جنبش ہوئی اور پھٹی کہ
اوسمین سے جیسی اونٹنی اونھون نے مانگی تھی پیدا ہوئی جسکی دونون کروٹون کا فاصلہ
خدا ہی جانے۔ اتنی بڑی تھی۔ جندع اور جو اونکے گروہ کے اونکے کہنے مین تھے مسلمان
ہوگئے باقی ملاعنہ نے کفر کیا **حدیث ۱۰۱** سنید وابن جریر وحاکم **عمرو بن خارجہ**
رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی **رسول اللہ** صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین
جب ثمود نے ناقہ کو ہلاک کیا اور صالح علیہ الصلاۃ والسلام کے حضور اپنی بیقصوری
جتانے آئے صالح علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا دیکھو کہ اوسکا بچہ تمھارے ہاتھ آتا
ہے اگر وہ ہاتھ آگیا تو عجب نہین کہ اللہ تعالی تمپر سے عذاب اوٹھالے وہ بچے کی

طلب مین نکلے فلما رای الفصیل امہ تضطرب اتی جبلا یقال لہ القارۃ قصیر فصعدہ

ذہبوا لیاخذوہ فاوحی اللہ تعالی الی الجبل فطال فی السماء حتی ما تنالہ الطیر ادھر جب
بچے نے اپنی مان کو تڑپتے دیکھا ایک چھوٹی سی پہاڑی قارہ نام تھی اوسپر چڑھ گیا
قوم ثمود اوسے پکڑنے گئی اللہ عزوجل نے پہاڑی کو اشارہ فرمایا فوراً اتنی بلند ہوگئی
کہ پرندہ اوس تک نہ پہنچے۔ صاحب مسٹر کیا پہاڑی سے ناقہ پیدا ہونا اس سے زیادہ

حدیث ۱۰۱

عجیب خلاف نیچر ہے کہ ذرا سی پہاڑی دم کے دم مین اتنی اونچی ہوجائے کہ
آسمان سے باتین کرنے لگے۔ تم اپنی نیچر پرستی کو کہان کہان روؤگے مسلمانون کا
خدا قدرت ہی ایسی رکھتا ہے کہ نیچر کے بندے سر پیٹتے رہتے ہین اور وہ آن کی آن
مین جو چاہے کردیتا ہے۔ ع

لاشی سے وہ شی بنانے والا … کیا شی سے نہ شی بنا سکیگا
نیچر داسو ڈرو خدا سے … اندھے نہ بنو ثمود جیسے
قادر ہے خدا۔ کرے جو چاہے … ظاہر ہے۔ خدا کرے جو چاہے
اونٹ اور گدھے تم اور گھوڑے … سب کے مان باپ جتنے گزرے
کیا نطفہ ورحم ہی سے تھے کل … یون تو لازم ہوا تسلسل
اونٹ اور گدھے قدیم ٹھہرے … اور تم مشرک رجیم ٹھہرے
ورنہ ہر نوع مین کا پہلا … کا ہے سے بنا کہان سے نکلا
کیا پہلون کو یون بنانے والا … پچھلون کو بناتے تھک رہیگا
بہاپنیو۔ وہی قدیر ہے وہ … بدلا نہین بے نظیر ہے وہ
تبدیل سے پاک ذات اسکی … کاہش سے بری صفات اسکی
جھنجھلاتی ہو کیون تم اونٹنی کے … پیدا ہونے پہ سنگ وگل سے
وہ چاہے تو لاکھون تمسی اچھے … ایک ایک جلی تنکے سے نکالے
استنجے کا ڈھیلا فلسفی ہو … سائنس کا دے سبق وہ تمکو
ای بی سی ڈی تمھین رٹائے … بی اے ایم اے تمھین بنائے
پھر ایسی ہوا چلے کہ کھو جاؤ … استنجے کے ڈھیلے اوسکے ہوجاؤ
ڈھیلا تم سے کرے طہارت … تم ڈھیلے کے ہو قضائے حاجت
اللہ ہے اے گروہ عنادر … اس سے بھی عجیب تر پہ قادر

ثانیاً اس ادعائے اسلام کو دیکھیے کہ صحابہ و تابعین واکابر مفسرین کو معاذ اللہ
بیوقوف و نادان کے القاب اور اپنے پیارے مرتد جاہل اجہل کو عاقل و دانا کا خطاب
اور ان بیوقوفوں کی باتوں کے پیچھے پڑنے کا اوس سے استعجاب ثالثاً ذرا ان
باوقوف داناؤں کے نام بھی ارشاد ہو جائیں جنکی باتوں کی پیروی آپ کر رہے
ہیں - ہاں ہیں بھولا وہ آپ کے پیارے لالہ دھرمپال ہیں **واقعہ ۸** رب عزوجل
بنی اسرائیل پر اپنے احسانات جلیلہ میں گنا تا ہے وظللنا علیکم الغمام ہمنے ابر کو
تمپر سایہ بان کر دیا تھا جب بنی اسرائیل بحکم الٰہی بیابان گردی میں تھے دھوپ کے
شاکی ہوئے مولیٰ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی عرض سے ایک
ابر بھیجا کہ سایہ کے لیے اونکا ملازم تھا - مرتد نے اسکا مضحکہ بنایا کہ "بعض لوگ یہانتک
گستاخی کرتے ہیں کہ وہ بادل بنی اسرائیل کے ساتھ ساتھ چلتا اور سایہ رکھتا گیا خوب
میں اسکو تسلیم نہیں کر سکتا" مشرکہ اوسکی شراب عشق میں چھکے ہوئے ہیں یہاں بھی
اوسکے ہمزبان ہوئے صفحہ ۱۱ پر فرماتے ہیں "بعض لوگوں کے جواب تو بعض ہی تو چھپی
ایسے بعض تو آپ کو دیدمیں مورتی پوجا بھی دکھا دینگے اور کوئی ایک نیوگ کی لاگ
میں پھنسا دینگے تو کیا قرآن شریف ان سب **خرابیوں** کا ذمہ دار ہوگا -
قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے تمپر موسم برسات میں بادلوں کا سایہ کیا کیوں
کیا جس مطلب کے لیے ہمپر کیا اور کرتا ہے اور کریگا بنی اسرائیل کو اپنی مہربانیاں
جتلاتا ہے" اولاً احادیث سنیے کہ آپکی برساتی بدلیوں کا بخار چھٹے **حدیث ۲۷**
ابن جریر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تفسیر کریمۂ مذکورہ میں
راوی قال غمام ابرد من ہذا الطیب وہو الذی یاتی فیہ یوم القیمۃ وہو الذی جاءت
فیہ الملئکۃ یوم بدر وکان معہم فی التیہ وہ بادل ان بادلوں سے زیادہ ٹھنڈا اور پاکیزہ

تھا وہ وہ ہے جسمیں روز قیامت تجلی فرمائی جائیگی وہ وہ ہے جسمیں روز بدر فرشتے
آئے تھے وہ بنی اسرائیل کے ساتھ بیابان میں تھا - بنی اسرائیل چالیس برس
جنگل میں سرگردان پھرے ہیں کسی دن پاؤں زمین کو نہ لگا قال اللہ تعالےٰ
فانہا محرمۃ علیہم اربعین سنۃ یتیہون فی الارض وہ
پاک زمین اونپر حرام ہے چالیس برس سرگردان پھرینگے زمین میں **حدیث**
امام مجاہد میں ہے تاہت بنو اسرائیل اربعین سنۃ یصبحون حیث امسوا ویمسون
حیث اصبحوا فی تیہم بنی اسرائیل چالیس سال سرگردان پھرے اپنی آوارہ گردی
میں جہاں شام کرتے وہیں صبح ہوتے جہاں صبح کرتے وہیں شام ہوتے رواہ ابن
جریر - اس گردانی میں وہ ابر اونکے ساتھ تھا **حدیث** ربیع بن انس میں ہے
ظلل علیہم الغمام فی التیہ قدر خمسۃ فراسخ او ستۃ کلما اصبحوا ساروا غادین فاذا
امسوا اذا ہم فی مکانہم الذی ارتحلوا منہ فکانوا کذلک اربعین سنۃ سرگردانی
میں ابر اونپر سائبان ہوا پندرہ اٹھارہ میل کے اندازے میں ہر صبح تڑکے سے
چلتے شام کو جہاں سے چلے تھے وہیں ہوتے چالیس سال اسی حال پر رہے
بادل کے ساتھ رہنے کے یہی معنی ہیں کہ اس گردش میں وہ جہاں ہوتے
بادل سایہ ڈالتا نہ یہ کہ بھیجا تو سایہ کو اور وہ شام کے ملک میں تو بادل اور تسر
میں **حدیث ۳۰** وکیع بن الجراح وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر
وابن ابی حاتم امام **مجاہد** سے اوسی کی تفسیر میں راوی قال ہو غیر السحاب
ولم یکن فیہا الا لبنی اسرائیل فی تیہم وہو الذی یاتی اللہ فیہ یوم القیمۃ وہو الذی
جاءت فیہ الملئکۃ وہ ان بادلوں کا غیر تھا وہ کبھی کسی کے لیے نہ ہوا سوا بنی
اسرائیل کے اونکی بیابان گردی میں - وہ وہ ہے جسمیں روز محشر تجلی ہوگی وہ
وہ ہے جسمیں فرشتے آئے تھے **حدیث ۴۷** رب عزوجل فرماتا ہے واذ قال

لموسی لقومه یقوم اذکروا نعمة الله علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا واٰتٰکم مالم یؤت احدا من العٰلمین۝

جبکہ موسی نے اپنی قوم سے کہا اے قوم اپنے اوپر خدا کے احسان یاد کرو کہ تم مین پیغمبر کیے اور تمھین بادشاہ کیا اور تمھین وہ عطا کیا جو آج تمام جہان مین کسی کو نہ دیا۔ ابن جریر اس آیت کی تفسیر مین حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی اٰتٰکم مالم یؤت احدا من العٰلمین قال المن والسلوی والحجر والغمام یعنی یہ جو فرمایا کہ تمھین وہ دیا جو کسی کو نہ دیا وہ چار چیزین تھین من اور سلوی آور پتھر جس سے بارہ چشمے بہا کرتے اور وہ ابر کہ سرون پر سایہ کرتا **حدیث ۷۵** - بعینہ یہی الفاظ عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر **مجاہد** سے روایت کیے کہ وہ چیزین جو بنی اسرائیل کے سوا کسی کو نہ ملین من وسلوی وسنگ وابر مذکور تھین۔ مسٹر کہیے وہ برساتی ابر کے شوشے کدھر گئے جو ساری دنیا پر ہمیشہ سے ہوتا آیا اور جبتک وہ چاہے ہوتا رہیگا **ثانیا** مسٹر صاحب موسم البرسات مین آپ پر بادل کسلیے آتے ہین سایہ کرنے کو سبحان اللہ پھر گرمیون مین کیون غائب رہتے ہین حالانکہ سایہ کی اوسوقت بھی حاجت ہے بلکہ مسافرون کو سایہ کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ مسٹر صاحب یہ آپکی مسٹری جہالت ہے جس صحیح النحو سے چاہو پوچھ دیکھو کہ برسات کے بادل پانی برسانے کو بھیجے جاتے ہین جس سے کھیتی اوگے انسان وحیوان کی روزی پیدا ہو خود بادل بھیجنے والا فرماتا ہے واللہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا فسقنٰه الی بلد میت فاحیینا به الارض بعد موتها کذلک النشور۝ اللہ ہے جس نے بھیجین ہوائین تو وہ بادل اوبھارتی ہین تو ہم اوسے مُردہ شہر کی طرف ہانکتے پھر اوس سے زمین کو اوسکے مرے پیچھے جلاتے ہین یوہین حشر ہوگا اور فرماتا ہے وهو الذی یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمته حتی اذا اقلت سحابا ثقالا سقنٰه لبلد میت فانزلنا به الماء فاخرجنا به من کل الثمرات کذلک نخرج الموتی لعلکم تذکرون۝ وہی ہے کہ ہوائین بھیجتا ہے خوشخبری دیتی اوسکی رحمت کے آگے آگے۔ یہانتک کہ جب وہ اونھون نے بوجھل بادل اوٹھالئے ہمنے اونھین کسی مردہ شہر کی طرف چلایا پس اوس سے پانی اوتارا پس اوس سے کچھ ہر طرح کے پھل نکالے یوہین ہم مردونکو جلائین گے۔ یہ بیان اسلیے فرمایا کہ تم نصیحت مانو۔ تو یہ صریح جھوٹ ہے کہ جس مطلب کے لیے اونپر بھیجے ہمیشہ سب پر بھیجے جاتے ہین **ثالثا** ادھر سے چلو یہ بھی جھوٹ ہے کہ جس مطلب کے لیے ہمیشہ آتے ہین اونپر بھی اوسی لیے بھیجے گئے۔ ابھی سُن چکے کہ اونکا نام آنا کھیتی اوگانے کو ہے اور بنی اسرائیل نے اوس بیابان گردی مین نہ کھیتی کی نہ اصلا اوسکی حاجت تھی نہ ہرگز گنجائش وفرصت تھی۔ اونکے لیے تو حلوائے بیدود من وسلوی اوترتا تھا وہ کھیتی کیون کرتے دن بھر تو گردش مین رہتے تھے کھیتی کب کرتے۔ کھیتی کرتے تو یہی کیون کہتے کہ یموسی لن نصبر علی طعام واحد فادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الارض من بقلها وقثائها وفومها وعدسها وبصلها اے موسی ہمسے ایک ہی کھانے (من وسلوی) پر ہرگز صبر نہ ہوگا ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کیجیے کہ زمین کی اوگائی چیزون سے ہمارے لیے نکالے ساگ کھیرا گیہون مسور پیاز۔ رب العزة نے اسکے ساتھ ہی تو فرما دیا تھا وانزلنا علیکم المن والسلوی مگر تم آگے پیچھے نہ دیکھنے والے نا پاک باطن والون کو علم کہان " ترک اسلام امرتسری ر البعایہ تو قرآن سے سن چکے کہ بنی اسرائیل کو تمام جہان سے نرالی نعمتین دیگئی تھین اور ہر عاقل جانتا ہے

کہ کسی شخص یا قوم خاص پر احسانات جتانے مین موقع اون نعمتون کے بیان کا
ہوتا ہی جو خاص اوسے دین نہ وہ نعمتین جو ہر کس و ناکس پر عام تھین جنہین اول آخر
تمام دنیا مین کسی کی خصوصیت نہین اسکی مثال ایسی سمجھیے کہ بادشاہ نے ایک فقیر
بینوا کو اپنی عنایت سے نواب کر دیا اب اوس سے کوئی سرتابی واقع ہوئی تو بادشاہ
اوسکی ناشکری بتانے کو یہ کہیگا کہ کیا مین نے تجھے نواب نہ کیا یا یہ کہیگا کہ کیا مین نے
تجھے کوئین سے پانی نہ پینے دیا پھر ایسی ہی عام گنائی ہوتین تو آنکھ کان دل گنائے
جاتے کہ بادل کے سائے سے لاکھ جگہ بڑھکر ہین جسطرح عام کفار کو فرمایا قل ھو اللہ
انشاکم وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ قلیلا ما تشکرون
تم اونسے فرما دو وہی ہی جس نے تمھین پیدا کیا اور کان آنکھ دل دیے کیا تھوڑا
حق مانتے ہو پھر بادلون کے بھیجنے مین بھی اصل نعمت پانی اوتارنا ہی اوسکا ذکر نہ فرمایا
بلکہ فقط سایہ بتایا کسقدر بلاغت قرآن عظیم کے خلاف ہی کہ ایک قوم خاص پر احسانات
جتانے مین عام بات ذکر کی جو اصلا کسی سے خصوصیت نہین رکھتی پھر عام باتونمین
بھی بڑی بڑی نعمتین چھوڑکر ہلکی بتائی پھر اوس ہلکی مین بھی جو اصل احسان تھا نظر
انداز کرکے بالائی بات پر بس کی اسکی نظیر یہی ہوسکتی ہی کہ ایک دن عام قحط زدون
کو بادشاہ کے حکم سے کچھ کوڑی پیسے بٹے دوسرے دن سب کو روپے اشرفی عطا
ہوئے تیسرے دن اونہین سے ایک مفلس قلاش کو کوئی بڑا صوبہ جاگیر بخش کر
نواب الاجاہ امیر الملک کر دیا اب اوسکی طرف سے ناپاکیان واقع ہوئین تو بادشاہ
اوسپر اپنے احسان اور اوسکی ناشکریان جتانے کو نہ تو یہ فرمائے کہ کیا ہمنے تجھے نواب
والاجاہ نہ کر دیا نہ وہ دوسرے دن کی اشرفیان ذکر کرے بلکہ عام انعام مین بھی
پہلے ہی دن کے سب سے ہلکے کو یاد کرے اور اوسمین سے بھی پیسے چھوڑکر اتنا کہے
کہ کیا مین نے تجھے چھدام کی کوڑیان نہ دین بلکہ کیا مین نے تجھے کوئین کی من پر

نہ چڑھنے دیا ایسا کلام امتنان ہوگا یا استہزا کیون مسٹر متکلم کے خلاف شان معنی کرنیوالے
کون ہوتے ہین **خلعت دوازدہ پارچہ مبارک خامسا** صفحہ ۱۴۴ پر یہ تو اپنے
پیارے دوست کے روحانی باپ دیانند کی تقلید سے لکھا تھا کہ "وید کے عالمون مین
بعض ایسے بھی ہین جنھون نے لکھا ہی وید مین حضرت محمد رسول اللہ کا نام بھی مرقوم
ہے" اور حوالہ دیا تھا ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۹۶ کا - یہان خود اپنی طرف سے پرمان
ہوتا ہی "ایسے بعض تو وید مین مورتی پوجا بھی دکھا دینگے نیوگ کی لاگ مین پھنسا
دینگے" معلوم ہوا کہ جسطرح مسلمانون مین مفسرون نے قرآنی بیانونپر یہ خرابیان
بڑھادی ہین اصل بیان قرآنی اونسے پاک ہی یونہین نیوگ اور مورتی پوجن کا روگ
بعض احمق بیوقوف نادان ویدک دھرمون نے گھڑ لیے ہین وید ان خرابیون سے
منزہ ہی اب خود اپنے بیانون کو جو ہمیشہ آریون کے آگے گایا کرتے ہو کہان بیٹھکر
روؤگے **آریہ** کو سچا پکا موحد تو اول ہی مان چکے تھے اب دوسرے بڑے اعتراض
کہ وید پر تھے وہ اوٹھا دیے اور پھر آریہ سے لڑائی ہی مسٹر اور کیا **جنگ زرگری**
کے سر پر سینگ ہوتے ہین **سادسا** خیر صحابہ و تابعین تو معاذ اللہ مضامین قرآن
عظیم مین خرابیان بڑھانیوالے ہوئے ذرا اپنی قسم اول کے مفسر بھی تو بتلائیے کہ ان
شاید دیانند دھرمپال ابو الوفا ہونگے **سابعا** مسلمانو اس ستم نیچر پرستی
کو دیکھیے اتنی بات مین کہ اللہ تعالی اپنے رسول کی دعا سے کسی خاص قوم پر ایک مدت
کے لیے بادل کو سایہ بان کر دے کہ وہ اوس قوم کے ساتھ رہے کونسی نیچریت
کی بھاری ٹانگ ٹوٹی جاتی تھی یا بقول مسٹر صفحہ ۱۴۲ کونسے گدھے کے سینگ
نکلے آتے تھے کہ اس سے بھی انکار کر گئے قرآن عظیم شاہد ہی کہ سلیمن علیہ الصلاۃ
والسلام کے لیے ہوا مسخر تھی اسے بھی کہدینا کہ جیسے ہمارے منافع و مقاصد گشت
وکشتی وغیرہا کے لیے مختلف ہوائین موقع پر چلتی ہین اور چلین اور چلا کرینگی

ایسے ہی اونکے کام آتی تھین مگر قرآن عظیم کے الفاظ کریمہ یاد رہین فسخرنا لہ
الریح تجری بامرہ رخاء حیث اصاب ○ جب سلیمن نے دعا کی
کہ مجھے وہ سلطنت دے جو آئندہ کسی کو نہ ملے تو ہمنے ہوا کو اوسکے قابو مین دیدیا
کہ جدھر وہ چاہتا نرم نرم اوسکے حکم سے چلتی۔ جب یہ امر واقع ہی کہ اللہ عزوجل
نے ہوا کو اپنے بندے کے حکم و اختیار مین دیدیا تو بعض بندون کے ساتھ ابر کو
سایہ بان کر دینا کونسا محال نیچر ہی جسکے لیے یہ ادھم جوت رہے ہو سوا اسکے کیا
کہا جائے کہ دھرمپال کی غلامی دل مین سرایت کر گئی کہ بے سبب بھی اوسکی
ہمزبانی ضرور۔ حق ہی حبک الشی یعمی و یصم محبت آدمی کو اندھا بہرا کر دیتی ہے
اللہ ہر دو کی محبت سے بچائے آمین **واقعہ ۹** من وسلوی۔ اسکے جواب مین
بھی صفحہ ۱۱۰ پر فرماتے ہین جہان قرآن شریف پر کوئی اعتراض نہ ہو وہان مفسرین
کے نام کی مالا جپا کرتے ہین قرآن شریف کے معنی تو صاف ہین کہ جبتک بنی
اسرائیل میدان مین رہے جانورون کے شکار سے خدا نے اونکی پرورش کی
کیسے جانور تھے جیسے ہمارے ہان جلبیا ور بے دانہ کے موسم مین تلیر آتے ہین"
اولا شکاری مسٹر کی دہن دوزی کو دو حدیث ۴، و ۵، کافی ہین کہ یہ کوئی آپکی
عام **نیچرانی** بات نہ تھی بلکہ وہ خاص نعمت خلاف معمول تھی جسے فرماتا ہی وآتیکم
مالم یؤت احدا من العلمین ○ تمھین وہ دیا کہ جہان مین کسی کو نہ دیا **ثانیا**
جہان قرآن شریف پر اعتراض نہ ہو وہان مفسرین کی مالا جپتے ہین یعنی ہان جہان
خود قرآن ہی پر اعتراض ہو وہان مفسرون کی کیا حاجت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم **واقعہ ۱۰** یاجوج ماجوج کا بند کیا جانا کہ قرآن عظیم مین بالتفصیل مذکور
ہے اور یہ بھی ارشاد ہی کہ وہ قریب قیامت کھولے جائینگے نصرانی پرست
نو آریہ نے اسپر مضحکہ کیا مسٹر بھی حسب عادت اوسکے ساتھ ہو لیے ۱۴۴ سے ۱۴۶ تک

تین صفحے قرآن وحدیث کے ارشادات بدل ڈالنے کے لیے لکھ مارے جنکا خلاصہ
صرف اتنا کہ یاجوج ماجوج درے سے گزرتے اور سرحد سکندری مین لوٹ مچاتے
مرہٹون کی طرح چوتھ نہین سب کچھ لیجاتے یہ ذوالقرنین کی سرحد پار ایک مفسد وحشی
قوم تھی رعایا کی فریاد پر سلطان نے درے کو بند کرا دیا جسکی مثال ہماری سرحد پر درہ
خیبر ہی یہ بند کر دیا جائے تو آفریدیونکی آمد ورفت بالکل بند ہو سکتی ہی اس معمولی
واقع کی کنج کاؤ کرنی ایک فضول حرکت ہی ہندوستان ہی کو لیجیے یہان مرہٹونکی
قوم یاجوج ماجوج کی طرح مفسد تھی اب کہان۔ علیٰ ہذا القیاس اوس قوم مین
بھی تنزل آیا ملیامیٹ ہو گئے یا رو باصلاح آ گئے۔ ہان بتعلیم قرآن ہم مانتے
ہین کہ قریب قیامت بھی یاجوج ماجوج نکلین گے جو اوسی قسم کے فساد اوٹھائینگے
جیسے ذوالقرنین کے سرحدی مفسد کرتے تھے اسپر کیا اعتراض۔ اور جو
حدیثون مین آیا کہ یاجوج ماجوج دیوار چاٹتے ہین تھوڑا سوراخ اوسمین ہو گیا ہی
وہ آنحضرت کے ایک خواب کا بیان ہی جس سے مراد اون مفسدون کا قرب بتلانا ہے
ہی یعنی وہ زمانہ قریب ہی کہ ایسے مفسد دنیا مین پیدا ہونگے" یہان مسٹر نے دو دعوے
کیے ہین ایک یہ کہ وہ معمولی لٹیرے تھے جو مر کھپ گئے یا کسی وہابی اخبار کی
اڈیٹری وغیرہ روزی کے ذریعے پا کر بھلے مانس بن گئے دوسرے یہ کہ قرب
قیامت وہ نہ نکلین گے بلکہ کچھ اور لٹیرے پیدا ہونگے اب **اولا** احادیث سنیے
حدیث ۶، تا ۹، نسائی وابن مردویہ بطریق عمرو بن اوس اونکے والد ماجد
اوس بن ابی اوس اور عبد بن حمید وابن المنذر اور طبرانی معجم کبیر اور بیہقی
کتاب البعث مین اور ابن مردویہ وابن عساکر **عبداللہ بن عمر** اور ابن جریر
وابن ابی حاتم حضرت **عبداللہ بن مسعود** اور ابن جریر بطریق **عبداللہ
بن عباس** حضرت **ابوسعید خدری** رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

راوی یہ سب صحابہ اپنی اپنی احادیث مین فرماتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہذا حدیث النسائی ان یاجوج وماجوج لہم نسا
یجامعون ماشاؤا وشجر یلقحون ماشاؤا ولا یموت رجل منہم الا ترک من ذریتہ الفا
فصاعدا ولیس للبقیۃ ذکر النساء والشجر وفی حدیثی ابی سعید وابن مسعود حتی یولد لصلبہ
الف رجل زاد ابن عمر فی حدیثہ ولو ارسلوا لافسدوا علی الناس معایشہم بیشک
یاجوج وماجوج کے لیے عورتین ہین کہ جتنا چاہین جماع کرتے ہین اور اونکے یہان
درخت ہین کہ پھل اچھے دینے کو نر و مادہ کا جوڑ الگاتے ہین اور اونمین کوئی شخص
نہین مرتا جبتک خود اوسکے نطفہ سے ہزار مرد سے زیادہ نہ پیدا ہولین اگر یہ لوگ
چھوڑ دیے جائین تو آدمیون کی تمام معاشین تباہ کردین **حدیث ۸۰** ابوبکر بن
ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم اپنے مصنف اور ابن جریر تفسیر مین **عبد اللہ**
بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مثل حدیث مرفوع عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ راوی المعنی ہو المغنی بید ان ہذا موقوف **حدیث ۸۱** ابن جریر **عبد اللہ**
بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مثل حدیث اوس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ راوی اسمین اسقدر زیادہ ہی لہم انہار یسقون ماشاؤا اونکے یہان
نہرین ہین کہ اپنے کھیتون یا جانورون کو جتنا چاہین پانی دیتے ہین - باقی حدیث
مثل مذکور ہی بمعناہ وقفا **حدیث ۸۲** ابن جریر اور حاکم مستدرک مین بافادۂ
تصحیح اور ابن ابی حاتم تفسیر مین اوس جناب سے راوی ان یاجوج وماجوج
یمر اولہم بنہر مثل دجلۃ ویمر آخرہم فیقول قد کان فی ہذا مرۃ ماء ولا یموت رجل منہم
الا ترک من ذریتہ الفا فصاعدا ولفظ ابن ابی حاتم یاتی اولہم علی نہر عجاج فیشربونہ کلہ
حتی ما یبقی منہ قطرۃ ویاتی آخرہم الخ یعنی یاجوج وماجوج وہ بلا نوش ہین کہ اگر
اپنے نکلنے مین اونکا اگلا گروہ دجلہ جیسی نہر زخار پر گزرے توسب چڑھا جائے

ایک بوند نہ چھوڑے پچھلا گروہ اوسپر پہنچے تو کہے یہان کبھی پانی تھا اونمین کوئی
مرد نہین مرتا جبتک اپنی اولاد سے ہزار اور زیادہ نہ چھوڑ لے **حدیث ۸۳**
ابن عساکر حدیث طویل مین اونھین سے راوی کہ ملحمۂ کبری وخروج دجال و
نزول مسیح وقتل دجال وخوبی عیش بیان کرکے فرمایا فبیناہم کذلک اذ سمعوا
صوتا قال فتحت یاجوج وماجوج وہو کما قال اللہ تعالیٰ وہم من کل حدب
ینسلون ○ فیفسدون الارض کلہا حتی ان اوائلہم لیاتی النہر العجاج فیشربون
کلہ وان آخرہم لیقولون قد کان ہہنا نہر لوگ اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ ایک آواز
سنین گے کہ کھولدیے گئے یاجوج ماجوج - اور اونکا حال وہ ہوگا جو قرآن عظیم مین ارشاد
ہوا کہ ہر بلندی سے جلد جلد اوترتے ہونگے ساری دنیا کو تباہ کردین گے یہانتک کہ
اونکا اگلا گروہ نہر زخار پر گزریگا توسب چڑھا جائیگا بعد کا گروہ کہے گا پہلے یہان
دریا تھا **حدیث ۸۴ تا ۸۶** اونکی اس بلانوشی کا حال خود حضور پرنور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متعدد حدیثون مین ہی مسند امام احمد وصحیح مسلم وجامع
ترمذی وسنن ابن ماجہ وغیرہا مین **نواس بن سمعان** اور مستدرک
حاکم مین بافادۂ تصحیح حذیفہ **بن الیمان** اور مسند احمد وابی یعلی وسنن ابن ماجہ
وتفاسیر ابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ وصحیح ابن حبان وصحیح مستدرک مین
بافادۂ تصحیح ابو سعید **خدری** رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ان سب صحابہ نے
فرمایا کہ **رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین یبعث اللہ یاجوج و
ماجوج وہم من کل حدب ینسلون فیمر اوائلہم علی بحیرۃ طبریۃ فیشربون ما فیہا ویمر آخرہم
فیقولون لقد کان بہذہ مرۃ ماء ہذا حدیث مسلم عن النواس وفی حدیث حذیفۃ
اخرج اللہ یاجوج وماجوج و فیہ ویجیٔ آخرہم وقد انتسفوہ ولا یدعوا فیہ قطرۃ وفی
حدیث ابی سعید یفتح یاجوج وماجوج فیخرجون ویشربون میاہ الارض حتی ترکوہ یبسا

یعنی اللہ عزوجل یاجوج ماجوج کو کھولدیگا تو وہ نکلین گے ہر بلندی سے جلد جلد اوترتے۔ اونکا پہلا گروہ دریائے طبریہ پر گزریگا تو اوسمین جو کچھ ہی سب پی جائیگا خاک اوڑا دیگا ایک بوند نہ چھوڑیگا جب پچھلا گروہ گزریگا تو کہیگا یہان کبھی پانی تھا تمام زمین کے پانی پیکر خشک کردین گے (یہان ارض مقابل بحر کے ہی یعنی سمندر کے سوا جتنی نہرین ہین سب پی کر سکھا دین گے) **حدیث ۸۷** ابن ابی شیبہ و امام احمد و ابن ماجہ و ابن جریر و ابن المنذر و حاکم بتصحیح و ابن مردویہ اور بیہقی کتاب البعث والنشور مین **عبداللہ** بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی **رسول اللہ** صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شب معراج اپنا اور ابراہیم و موسی و عیسی علیہم الصلاۃ والسلام کا باہم تذکرۂ روز قیامت فرمانا اور اوسپر سیدنا **عیسے** علیہ الصلاۃ والسلام کا بعد ذکر دجال حال خروج یاجوج و ماجوج بیان کرنا ارشاد فرمایا اوسمین ہی لایمرون بماء الاشربوہ ولابشئی الا افسدوہ۔ جس نہر پر گزرین گے پی جائین گے اور جو چیز پائین گے تباہ کردین گے **حدیث ۸۸** یہی مضمون ابن جریر نے **ابوسعید** خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مثل حدیث نواس رضی اللہ تعالی عنہ وقفاً بھی روایت کیا **حدیث ۸۹** ابنائے ابی حاتم و مردویہ و عدی و عساکر ونجار حضرت **حذیفہ** رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی **رسول اللہ** صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین یاجوج امۃ وماجوج امۃ لایموت احدہم حتی ینظر الی الف رجل من صلبہ کل قد حمل السلاح ہم ثلثۃ اصناف صنف منہم امثال الارز شجر بالشام طول الشجرۃ عشرون و مائۃ ذراع فی السماء وصنف طولہ و عرضہ سواء عشرون و مائۃ ذراع وصنف یفترش احدی اذنیہ ویلتحف بالاخری لایمرون بفیل ولا وحش ولا جمل ولا خنزیر الا اکلوہ ومن مات منہم اکلوہ ہذا مختصر ایک گروہ یاجوج ہی اور ایک ماجوج

اونمین کوئی نہین مرتا جبتک خاص اپنے نطفہ سے ہزار جوان ہتھیار بند نہ دیکھ لے وہ تین قسم ہین ایک قسم درخت صنوبر کے مانند جسکا طول ایکسو بیس ہاتھ اور ایک قسم کا طول عرض برابر ایکسو بیس بیس ہاتھ اور ایک قسم ایک کان بچھاتی ایک کان اوڑھتی ہی ہاتھی وغیرہ جانور ان وحشی ہون یا اونٹ یا سوئر غرض جس چیز پر گزرے اوسے کھا جاتے ہین اور جو اونمین مرتا ہی اوسے کھا لیتے ہین **حدیث ۹۰ تا ۹۲** ابن جریر **حذیفہ بن کریب** ابوالزاہریہ اور **شریح بن عبید** بن شریح سے معاً اور ابن المنذر و ابن ابی حاتم **کعب احبار** سے راوی کہ تینون اجلۂ اکابر تابعین اپنی اپنی حدیث مین فرماتے ہین ان یاجوج و ماجوج ثلثۃ اصناف صنف طولہم کطول الارز وصنف طولہ و عرضہ سواء (وفی حدیث کعب اربعۃ اذرع طول واربعۃ اذرع عرض) وصنف یفترش احدہم احدی اذنیہ ویلتحف الاخری فتغطی سائر جسدہ۔ زاد کعب یاکلون مشائم نسائہم بیشک یاجوج و ماجوج تین قسم ہین ایک قسم کا طول ساٹھ گز اور ایک قسم چار ہاتھ طول چار ہاتھ عرض اور ایک قسم ایک کان اوڑھتی ایک بچھاتی ہی کہ اونکا سارا بدن اوسمین ڈھک جاتا ہی اپنی عورتون کی آنول کھاتے ہین یعنی وہ جھلّی کہ عورت کے پیٹ مین بچہ جسمین لپٹا ہوتا ہی **حدیث ۹۳** ابن جریر **حذیفہ بن الیمان** رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی **رسول اللہ** صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین یاجوج وماجوج امم لایموت الرجل منہم حتی یری الف عین تطوف بین یدیہ من صلبہ یسیرون الی خراب الدنیا یکون مقدمتہم بالشام وساقتہم بالعراق فیشربون الفرات ودجلۃ وبحیرۃ الطبریۃ حتی یاتوا بیت المقدس الحدیث مختصراً یاجوج و ماجوج گروہ ہین اونمین کا مرد نہین مرتا جبتک خالص اپنے نطفہ سے ہزار آنکھین اپنی خدمت مین گشت کرتی نہ دیکھ لے یہ دنیا کو ویران کرنے

چلین گے انکا ہراول شام مین ہوگا اور پچھلا حصہ عراق مین ۔ بیت المقدس تک پہنچنے مین فرات ودجلہ ودریائے طبریہ کو پی جائین گے حدیث ۹۴ محمد بن اسحق ومحمد بن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ اور شیرازی کتاب الالقاب مین وہب بن منبہ سے حدیث طویل مین راوی لہم مخالب فی موضع الاظفار من ایدیہا واضراس دانیاب کاضراس السباع وانیابہا واخفاف الابل علیہم من الشعر مایواریہم دما یتقون بہ الحر والبرد ولکل منہم اذنان عظیمتان یلتحف احدہما ویفترش الاخری لایموت میت من ذکورہم حتی یخرج من صلبہ الف ولد ولا الانثی حتی یخرج من رحمہا الف ولد یعودون عوارا نکالا ویتسافدون حیث التقوا تسافد البہائم ہمارے ناخنون کی جگہ اونکے ہاتھون مین درندون کے سے پنجے ہین اور شیر کے سے کیلے اور اونٹ کے سے پاؤن اور سارا بدن بالون سے ڈھکا ہوا کہ اونھین سردی گرمی سے بچاتے ہین ہرایک کے دو بڑے بڑے کان کہ ایک اوڑھتا ایک بچھاتا ہے اونکا نر نہین مرتا جبتک خاص اوسکے نطفے سے ہزار بچے نہ ہولین اور کوئی مادہ نہین مرتی جبتک ہزار بچے نہ جن لے ۔ کتون کی طرح بھونکتے ہین اور مرد وعورت جہان مل گئے چوپاؤن کی طرح جفتی کرتے ہین وللمتابعات والشواہد منسع بعد الاصول حدیث ۹۵ مسند امام احمد وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ وتفسیر ابن جریر وصحیح ابن حبان وصحیح مستدرک وتفسیر ابن مردویہ وکتاب البعث بیہقی مین ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان یاجوج وماجوج یحفرون السد کل یوم حتی اذا کادوا یرون شعاع الشمس قال الذی علیہم ارجعوا فستفتحونہ غدا ولا یستثنی فاذا اصبحوا وجدوہ قد رجع کما کان فاذا اراد اللہ خروجہم علی الناس قال الذی علیہم ارجعوا فستفتحونہ ان شاء اللہ ویستثنی فیعودون الیہ وہو کہیأتہ حین ترکوہ فیحفرونہ

ویخرجون علی الناس فیستقون المیاہ ویتحصن الناس منہم فی حصونہم الحدیث یعنی بیشک یاجوج وماجوج ہر روز اوس دیوار کو کھودتے ہین جب اتنی پتلی رہ جاتی ہے کہ قریب ہے اوسمین سے دھوپ کی چمک اونھین نظر پڑے اللہ عزوجل اونکے افسر کے دل مین ڈالتا ہے کہ وہ اون سے کہتا ہے لوٹ چلو کل کھول ڈالینگے اور انشاء اللہ نہین کہتا وہ رات مین پھر ویسی کی ویسی ہی ہوجاتی ہے جب اللہ عزوجل چاہیگا کہ اب یہ لوگون پر نکلین اونکا افسر شام کو کہیگا پلٹو کہ اب انشاء اللہ جلد اسے کھول لوگے صبح آئین گے تو دیوار کو ویسا ہی پائین گے جیسی شام کو کھود کر چھوڑ گئے تھے اب کھودین اور کھول لین گے اور لوگون پر نکل پڑین گے نہرین پی جائین گے لوگ اونکے ڈر سے قلعون مین چھپین گے امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے ابن حبان نے کہا صحیح ہے حاکم نے کہا صحیح ہے حدیث ۹۶ یہی مضمون ابن مردویہ نے بروایت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت کیا کما فی عمدۃ الامام البدر من بدء الخلق حدیث ۹۷ ابن ابی حاتم نے تفسیر مین امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت کی ان یاجوج وماجوج خلف السد لایموت الرجل منہم حتی یولد لہ الف لصلبہ وہم یغدون کل یوم علی السد فیلحسونہ قد جعلوہ مثل قشر البیض فیقولون نرجع غدا فنفتحہ فیصبحون وقد عاد الی ما کان علیہ قبل ان یلحس فلا یزالون کذلک حتی یولد فیہم مولود مسلم فاذا غدوا یلحسون قال لہم قولوا بسم اللہ فاذا قالوا بسم اللہ فارادوا ان یرجعوا حین یمسون فیقولون نرجع غدا فنفتحہ فیقول قولوا ان شاء اللہ فیقولون ان شاء اللہ فیصبحون وہو مثل قشر البیض فینقبونہ فیخرجون منہ علی الناس فیخرج اول من یخرج منہم سبعون الفا علیہم التیجان ثم یخرجون من بعد ذلک افواجا فیأتون علی النہر مثل نہرکم ہذا یعنی

الفرات فیشربونه حتی لا یبقی منه شئ ثم یجئ الفوج منهم حتی ینتهوا الیه فیقولون قد کان ههنا مرة وذلک قول الله عز وجل فاذا جاء وعد ربی جعله دکا والدک التراب وکان وعد ربی حقا ۵ یعنی بیشک یاجوج وماجوج اوس دیوار کے پیچھے ہین اونمین کا ایک مرد نہین مرتا جبتک خود اوسکے نطفے سے ہزار اولاد نہ پیدا ہولے وہ ہر صبح دیوار پر آکر اوسے چاٹتے ہین یہانتک کہ اوسے ایسا کر دیتے ہین جیسے انڈے کا چھلکا (الله تعالی اونکے دل مین گھبراہٹ ڈالتا ہی کہ خدا جانے ابھی کتنی ہوگی تھک کر) کہتے ہین کل آکر کھول لین گے۔ صبح وہ جیسی کی تیسی ہو جاتی ہی ہمیشہ یہی حال رہیگا یہانتک کہ اونمین ایک مسلمان لڑکا پیدا ہوگا جب صبح چاٹنے آئین گے وہ کہیگا بسم الله کہکر شروع کرو یہ بسم الله کہین گے جب شام کو پلٹتے وقت کہین گے کل آکر کھول لین گے وہ کہیگا ان شاء الله کہو یہ ان شاء الله کہین گے اب جو صبح کو آئین گے دیوار اوتنی ہی رہی ہوگی جتنی کہ شام کو انڈے کا چھلکا سا چھوڑ گئے تھے کھول دین گے اور لوگون پر خروج کرین گے سب مین پہلے ستر ہزار تاج پوش نکلین گے پھر فوج فوج نکلنے آئین گے فرات جیسے دریا پر گزرین گے تو اوسے پی جائین گے کچھ باقی نہ رہیگا بعد کی فوج آکر کہیگی یہان کبھی پانی تھا یہ ہی قرآن عظیم کا وہ ارشاد کہ جب میرے رب کا وعدہ آئیگا اوسے خاک کر دیگا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہی جل جلالہ **حدیث ۹۸** یہی مضمون ابن جریر نے **کعب احبار** سے روایت کیا اوسمین چاٹنے کی جگہ کھودنا ہی کہ یحفرون حتی یسمع الذین یلونهم قرع فؤسهم اتنا کھودتے ہین کہ جو دیوار کے اس پار ہین اونکین پھاوڑوں کی آواز آتی ہی ہے ان شاء الله کہے لوٹ جاتے ہین دیوار بدستور ہو جاتی ہی ایک رات اونمین کسی کی زبان سے الله تعالی یون نکلوائیگا کہ نجئ غدا فنخرج ان شاء الله خدا چاہے تو ہم کل آکر نکل جائین گے اب دیوار اسی

حال پر باقی رہیگی فیخرقون ثم یخرجون فتمر الزمرة الاولی بالبحیرة فیشربون ماءها ثم تمر الزمرة الثانیة فیلحسون طینها ثم تمر الزمرة الثالثة فیقولون کان ههنا مرة ماء اب کھود کر نکل آئینگے پہلا گروہ دریا پر گزریگا اوسکا سب پانی پی جائیگا دوسرا آئیگا وہ اوسکی کیچڑ چاٹ لیگا تیسرا آکر کہیگا کبھی یہان پانی تھا **حدیث ۹۹** صحیح بخاری و صحیح مسلم و مسند امام احمد مین **ابوہریرہ** رضی الله تعالی عنہ سے ہی **رسول الله** صلی الله تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین فتح الله من ردم یاجوج وماجوج مثل هذا وعقد بیده تسعین الله تعالی نے یاجوج وماجوج کی دیوار اتنی کھولدی کلمے کی اونگلی انگوٹھے کی جڑ مین رکھکر حلقہ بنایا۔ کہ اب وسمین اتنا سوراخ ہو گیا ہے **حدیث ۱۰۰** طبرانی معجم کبیر مین ام المومنین **ام سلمہ** وہ ام المومنین **عائشہ صدیقہ** رضی الله تعالی عنہما سے راوی **رسول الله** صلی الله تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین فتح من ردم یاجوج وماجوج مثل هذه وعقد عشرة دیوار یاجوج وماجوج سے اتنا کھل گیا۔ انگشت شہادت کا سر انگوٹھے کے وسط کے بند پر رکھکر حلقہ بنایا۔ یہ حلقہ اوس پہلے سے بڑا ہی کہ اوسمین مسبحہ کا سر انگشت کی جڑ مین تھا اور اسمین بند وسط پر۔ یہ بلا قصد استیعاب پچیس[۲۵] **حدیثین** ہین جنمین چودہ[۱۴] خود حضور پر نور سید العلمین **محمد رسول الله** صلی الله تعالی علیہ وسلم سے ہین مسٹر آنکھین کھولیے کہ ان احادیث متوافرہ نے آپ کے دونون من گھڑت دعوون سے کسی کی بھی لگی رکھی گیا وہ جنکے قد ایکسو بیس[۲۰] ہاتھ ہین گیا وہ جو چار ہاتھ عرض طول مربع ہین گیا وہ کہ ایک کان اوڑھتے ایک بچھاتے ہین گیا وہ جنکے شیر کے سے پنجے کتّے کے سے کیلے اونٹ کے سے موزے ہین گیا وہ جنمین کوئی نہین مرتا جبتک خاص اپنے نطفہ کے ہزار جوان نہ دیکھ لے گیا وہ بلا خوار وہ دریا نوش کہ دریاؤن پر گزرین تو بوند نہ چھوڑین کیچڑ تک نہ رہنے دین دریائے زخار کو خاک

گردکھائین بہی آپ کے معمولی لُٹیرے ہین انھین آپ کے مرہٹون کی طرح ہین
جو پنجاب پر دہاوا مارکر آپکی چوتھ لیجاتے تھے پھر حدیث ۹۳ مین انھین کو فرمایا
کہ دنیا کو ویران کرنے چلین گے ۸۴ مین انھین کو فرمایا کہ یاجوج ماجوج کھولدیے
گئے اور ۹۵-۹۶-۹۷-۹۸ مین انھین کا بیان ہی کہ روزہ دیوار کھودتے جاتے
ہین آخر مین گراکر نکل آئین گے انھین کے دیوار کو فرمایا کہ اوسمین تھوڑا سوراخ
ہوگیا ہی۔ مسٹر صاحب بہی نکلین گے نہ کہ آپ کے پیارون کی آدا گون سی آپکی
چوتھ لیجانیوالون کو اونکی نئی مائین اخیر زمانے مین پھر جننے والی ہین **ثانیا**
رب عزوجل نے سورۂ کہف مین یاجوج ماجوج کا قصہ مفصل ارشاد فرمایا کہ یون
ذوالقرنین نے دیوار بناکر اونکو مقید و محبوس کردیا کہ فما اسطاعوا ان
یظھروہ وما استطاعوا لہ نقبا ۝ نہ اوس بلند دیوار پر چڑھ سکے نہ محکم مضبوط
چنائی مین سرنگ لگا سکے اور ساتھ ہی اوس دیوار کے ایک روز گرنے کا حال
سُناکر منتظر فرمادیا کہ ھٰذا رحمۃ من ربی فاذا جاء وعد ربی جعلہ دکاء
وکان وعد ربی حقا ۝ ذوالقرنین نے دیوار بناکر فرمایا یہ میرے رب کی رحمت
ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئیگا اسے خاک کے برابر کردیگا اور میرے
رب کا وعدہ سچا ہی۔ یہان یہ وعدہ و وعید دیکر دوہی سورت بعد فرمایا حتی
اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون ۝ یہانتک
کہ جب کھولے جائین گے یاجوج ماجوج اور وہ ہر اونچی زمین سے جلد جلد
اوترتے ہونگے آپنے مستند ہی کا ترجمہ لیجیے یہانتک کہ جب کھول دیوین یاجوج
ماجوج کو اور وہ ہر اوچان سے پھیلتے آوین اوسسے بڑھکر اپنے مستند تر جناب
شاہ ولی اللہ صاحب کا ترجمہ لیجیے تا وقتیکہ کشادہ شود قید یاجوج وماجوج و
ایشان از ہر بلندی لشتابند مسلمانو یہ سُنکر کہ فلان قوم قید ہی اور ایک دن

وہ قید ٹوٹے گی جو یہ سنیگا کہ جب وہ قوم کھولی جائے جب اوسکی قید کشادہ کیجائے
کیا کسیطرح گمان کرسکتا ہی کہ وہ قوم کھپ گئے یہ کوئی اور لوگ ہونگے نہین
نہین قطعاً یقیناً یہی مفہوم ہوگا کہ یہ وہی لوگ ہین جنکے مقید ہونے کا اوپر بیان
تھا اور یہ وہی قید ٹوٹنا ہی جس کا اوپر وعدہ ہوا تھا۔ کیا نئی قوم نئے لوگ پیدا
ہونے کو کوئی یون کہہ سکتا ہی کہ اوس قوم کی قید کھولی گئی وہ قوم کھولدی گئی
ہان مسٹر صاحب متکلم کے خلاف مراد کلام کی تاویل کرنیوالے آگے پیچھے نہ دیکھنے
والے ناپاک بدباطن کون ہوتے ہین **خلعت چار دہ پارچہ مبارک** **ثالثا**
اہل عربیت کا اتفاق ہی کہ یاجوج وماجوج دو علم ہین اور علم اپنے ہی مسمی
پر دلالت کرتا ہی تو یقیناً سورۂ کہف مین جنکی قید کا ذکر ہی سورۃ الانبیاء مین انھین
کے کھلنے کا مذکور ہی نہ کہ اور نئے لٹیرے پیدا ہونیکا۔ کلام کو بے ضرورت صحیح
حقیقت سے پھیر دینا ہی **نیچریت والحاد و دہریت** کا بڑا پھاٹک ہی
رابعا مسٹر ہی ذی ہوش خود بھی جانتا تھا کہ اونکے علم ہونے پر موت نیچریت
کا الم چین نہ لینے دیگا لہذا **قادیانی دجال کی دجالی چال** کی تقلید بجال
کی جیسے وہ کہتا ہی کہ مسیح دجال کسی خاص شخص کا نام نہین بلکہ وہ اسم جنس ہی
قلیل وکثیر سب پر صادق ہی (شاید مطلب یہ ہو کہ اپنا اور اپنے مرزائیون کا
نرا دجال ہونا ثابت نہ ہو کہ نمبر گھٹا رہے بلکہ سب ملکر مسیح دجال دجال اکبر بنین)
یہی کچھ گڑھنے کی مسٹر کو چڑھی فرماتے ہین صفحہ ۱۳۴ "یاجوج ماجوج کا لفظ تحقیق
طلب ہی آیات مین بالتشریح اونکی کیفیت نہین بتلائی مگر ایک لفظ جامع فرمایا ہی
جس سے سب مراحل طے ہوجاتے ہین۔ وہ کیا ہی مفسدون فی الارض
یعنی فسادی لوٹ کھسوٹ والے۔ لغت کی کتابون مین بھی یاجوج ماجوج کو
اجیج سے بتایا ہی جسکے معنی کیے ہین آگ کا جوش دیکھو صحاح قاموس

صراح وغیرہ پس اب سُنیے ذوالقرنین جب اپنے ملک کے کسی اخیر کنارے پر
پہنچا جہاں دو پہاڑوں میں ایک درہ تھا پس یاجوج ماجوج درے سے
گزرتے اور لُوٹ مچاتے" الی آخرہ۔ مطلب یہ کہ یہ دو لفظ عَلَم نہیں بلکہ صفت
ہیں جنکا حاصل مفسد تو ہر جوشیلا فسادی کہ آگ سا بھڑکے یاجوج ماجوج
ہے تاکہ بنا سکے کہ آیت ثانیہ میں جو فتحت یاجوج وماجوج ہے وہ کوئی
اور لٹیرے ہیں مگر مولوی فاضل کی ڈگری پاس کیے ہوئے مسٹر کو اتنی تمیز نہیں
کہ یاجوج وماجوج زبان عرب میں غیر منصرف ہیں قرآن عظیم میں کبھی
دونوں سورت کریمہ میں غیر منصرف ہی آئے ہیں اور اگر اونھیں صفت مانیے
کہ لفظ عربی ہیں اور عربی سے مشتق اور خاص عَلَم نہیں تو ہرگز منع صرف کی کوئی
وجہ نہیں رہتی کہ سوا وصف کے دوسرا کوئی سبب منع کا نہیں جمہور علما کہ دونوں
کو لفظ عجمی بتاتے ہیں عجمہ وعلمیت کے سبب اور بعض کہ اشتقاق مانتے ہیں
تانیث وعلمیت کے باعث غیر منصرف کہتے ہیں آپ کہ مشتق مانتے اور عَلَم سے
بھاگتے ہیں کس مونھ سے غیر منصرف بنائیں گے فتح الباری شرح صحیح بخاری
میں ہے ہما اسمان عجمیان عند الاکثر منعا من الصرف للعلمیة والعجمة ارشاد الساری
شرح صحیح بخاری میں ہے منعا من الصرف للتانیث والعلمیة او العجمة والعلمیة تفسیر
بیضاوی میں ہے ہما اسمان عجمیان بدلیل منع الصرف وقیل عربیان من اج الظلیم
اذا اسرع ومنع صرفہما للتعریف والتانیث۔ ذرا کافیہ پڑھا ہو تو یہ عبارت یاد
رہے کہ المعرفة شرطہا ان تکون علمیة عنایة القاضی میں ہے قولہ وہما اسمان
عجمیان یعنی لا یخلو من کونہ عجمیا او عربیا فعلی الاول منع صرفہ للعلمیة والعجمة وعلی
الثانی للعلمیة والتانیث باعتبار القبیلة وفی تذکرة ابی علی من ہمزہما منع صرفہما
للعلمیة والتانیث للقبیلة کمجوس جلالین میں ہے ہما اسمان عجمیان قبیلتین فلم ینصرفا

جمل میں ہے قولہ فلم ینصرفا ای للعلمیة والعجمة مدارک شریف میں ہے ہما اسمان
عجمیان بدلیل منع الصرف اسیطرح کشاف میں ہے ابو السعود میں ہے ہما اسمان
عجمیان بدلیل منع الصرف وقیل عربیان منع صرفہما للتعریف والتانیث عمدة
القاری شرح صحیح بخاری میں ہے العلة فی منع الصرف العجمة والعلمیة جناب مسٹر نے
کیا اشتقاق مطلقا مجوز اطلاق۔ یوں تو اپنے پیٹ شریف کو قارورہ کہیے کہ
اوسمیں کھانا پانی وغیرہ وغیرہ ناگفتنی قرار پاتے ہیں اپنی داڑھی کو جرجبیر کہیے کہ
تجرجم یعنی جنبش کرتی ہے کبھی نور الانوار پڑھتے کسی طالب علم کو سُنا ہے خامسا
لطف یہ کہ اَجّ اجیج سے بتایا ہے" مسٹر یہ اج کیا جانور ہے اور کس نے اسکے معنی
آگ کا جوشش کیے ہیں اور کس کتاب میں یاجوج وماجوج کو اس سے مشتق بتایا
ہے ایک تو لفظ اجیج سے گڑھنا اور اوسکے معنی آپ تراشش لینا پھر صحاح وقاموس
وصراح تین مشہور کتابوں کا جھوٹ حوالہ دینا پھر کتب لغت کے سر اوس سے
اشتقاق یاجوج وماجوج کا افترا کر دینا اسیکا نام مولوی فاضل ہونا ہے ہاں مجھسے
سُنیے میں انکے اندر کی پہچانتا ہوں یہ انکی نولکشوری ودیا ہے۔ بات یہ ہوئی
کہ صراح جو نولکشور کے یہاں چھوٹی تقطیع پر چھپی ہے اوسمیں کاتب نے مسٹر جیسے
کثیر الاستعداد کبیر العلم ودیا دانوں پر یہ ستم ڈھایا ہے کہ ہر لغت کے آغاز پر اوسکا
مادہ یعنی تینوں حرف اصلی سرخی سے لکھکر اوس سے متصل پہلا لغت سرخی سے
لکھتا ہے مثلا خدد۔ خد۔ رخسار یہیں لغت تو خد ہے جسکا ترجمہ رخسار اوپر جو خدد
لکھا وہ مادہ بتایا ہے کہ اس لغت کے حروف اصلی خ د د ہیں نہ یہ کہ رخسار کو
خدد بھی کہتے ہیں یوہیں اوس نے یہاں بھی لکھا اجج اجیج زبانہ زدن آتش
جسمیں لغت صرف اجیج تھا اور اجج مادہ یعنی اسکے حروف اصلی ا ج ج ہیں
مادہ بتانے میں اگر وہ یہ طریق معروف برتتا جو ہمنے برتا یعنی حروف منفصل

لکھتا تو اکثر جگہ مسٹر جیسے ذی استعداد کو دقت نہ پڑتی مگر مصیبت یہ ہو کہ اوس نے
دونون جیم ملاکر لکھدیے اب مسٹر کیونکر نہ سمجھین کہ انج ابجج دونون لغت مستقل ہین
اور دونون کے معنی زبانہ زدن آتش انا للہ وانا الیہ راجعون جب اپنی
ناقص العقلی سے صراح مین دیکھ لیا بوجھ بھاری کرنے کو صحاح وقاموس کا نام بھی لکھدیا
یعنی مسٹر ان کتابون کو بھی دیکھ سکتے ہین ای سبحن اللہ جن بیچارون کی صراح سمجھنے
مین یہ صریح کج فہمی کہ سمجھ دال لونڈا بھی نہ کریگا وہ اور صحاح پھر وہ اور قاموس
مسٹر اتنی بے استعدادی پر آپنے تصنیف کو کیون تکلیف دی تصنیف درگور
تفسیر قرآن عظیم کی ہوس کی۔ ہوس کیسی وہ عظیم ادعا کیا جو آج تک کے ائمہ وعلما
درکنار صدیق اکبر وفاروق اعظم وعثمن ذی النورین وعلی مرتضی رضی اللہ تعالے
عنہم کو بھی نصیب نہ ہوا یعنی اسی ترک اسلام کے صفحہ ۲۰۵ پر فرماتے ہین ”قرآن
شریف کا کوئی لفظ بھی ایسا نہین کہ جسکے معنی ہم نہ جانتے ہون“ ناظرین اس سے
یہ نہ سمجھنا کہ فقط ہر لفظ کا لغوی ترجمہ مراد ہو جو اپنی نولکشوری صراح کے بھروسے
بگھار دینگے۔ نہین نہین مسٹر کا ادعا یہ ہو کہ قرآن عظیم کے تمام مطالب ان پر منکشف
ہین قرآن مجید سمجھنے مین انھین ائمہ تو ائمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کی بھی حاجت نہین۔ اسی بدنصیب ترک اسلام کی اسی بحث مین صفحہ ۲۰۴ پر لکھا
”قرآن شریف کے مضامین کا سمجھنا نہ تو حدیث پر موقوف ہو اور نہ ہی کسی مفسر کے
قول پر۔ اعتبار نہ ہو تو ہماری تفسیر ملاحظہ کرو“ مسلمانو خدا کے لیے آجتک کسی
مسلمان نے بھی ایسا ابلیسی انانیت کا بول بالا ہو کہ ہمین قرآن شریف کے
مضامین سمجھنے مین حدیث یعنی خود بیان اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کی بھی حاجت نہین ہم آپ ہی مضامین قرآن مجید پر حاوی ہین پھر قرآن مجید
مین کیا نہین ما فرطنا فی الکتب من شیء ہمنے اس کتاب مین کوئی چیز اوٹھا

نہ رکھی تفصیل کل شیء اس کتاب مین ہر چیز کی تفصیل ہو تبیانا لکل
شیء ہر چیز کا روشن بیان ہو آپ خود اسی ترک اسلام صفحہ ۲۳ پر بولے
”سب کچھ قرآن شریف مین ہو جیسا کسی بزرگ کا قول ہو۔ ع

جمیع العلم فی القرآن لکن		تقاصر عنہ افہام الرجال

یعنی تمام علوم قرآن مجید مین ہین مگر لوگون کے فہم قاصر ہین“ اور سب جانے دو
آخر اتنا تو مانوگے کہ جملہ احکام شرعیہ قرآن عظیم مین موجود ہین ورنہ آیات مذکورہ
معاذ اللہ بالکل بےمعنی ہوجائینگی تو ثابت ہوا کہ تمھین احکام شرعیہ جاننے
مین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی کچھ حاجت نہین حدیث محض
زائد وبے ضرورت ہو پھر اہل حدیث بننے کا ادعا لیث نے ٹھیک تمھارا
نام اہل حدیث رکھا ہو۔ آپ اپنا خواب کا خیال لیجیے مین پہلے وہ
حدیث لکھون جس سے آپ نے اس چال اس جال کی گنجایش گمان
کی پھر آپ کے جال چال حال خال ظاہر کرون حدیث ۱۰۱ ابن
شہاب زہری۔ عروہ بن زبیر۔ وہ زینب بنت ابی سلمہ ربیبۂ رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وہ حبیبہ بنت البنت ابی سفین ربیبۂ رسول اللہ صلی
اللہ تعالے علیہ وسلم۔ وہ ام المومنین ام حبیبہ زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم۔ وہ ام المومنین زینب بنت جحش زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے راوی کہ اونھون نے فرمایا استیقظ النبی صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم من النوم محمرا وجہہ یقول لا الہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب
فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ہذہ وعقد سفین لتسعین ومائۃ رسول
اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سوتے سے جاگے رنگ چہرۂ اقدس کا سرخ
ہورہا تھا فرماتے تھے اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہین عرب کی خرابی ہو

اوس شر سے کہ قریب آ پہنچا۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار مین سے اتنا کھل گیا سفین بن عیینہ نے کہ زہری سے اس حدیث کے راوی ہین نوے یا سو کا عقد انامل کرکے بتایا۔ نوے مین وہی انگشت شہادت کا ناخن خود اوسکی جڑ مین رکھکر مضبوط بند کرتے ہین اور سو مین بائین ہاتھ کی چھنگلیا ایسی ہی بند کیجاتی ہی کہ اوسکا ناخن اوسکی جڑ کے پاس ہو بہرحال ایک خفیف روزن ہنا اس سے مسٹر نے بنایا کہ دیوار مین قدرے روزن ہونا ایک خواب کی بات ہے جس سے مراد یہ ہی کہ کچھ نئے لٹیرے پیدا ہونیوالے ہین اور ساتھ ہی دیوار چاٹنے کو بھی اسی خواب مین داخل کرلیا کہ اور جو حدیثون مین آیا کہ یاجوج ماجوج دیوار چاٹتے ہین تھوڑا سوراخ ہوگیا ہی وہ خواب ہی" اولا بالفرض اگر اس حدیث ام المؤمنین زینب مین دیوار کا روزن خواب مین ملاحظہ فرمایا تو اس سے دیوار کا چاٹنا یا کھودنا کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی صحیح حدیث مروی صحاح مین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بیان فرمایا وہی بیان دوسرے صحابی حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ صاحب اسرار رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت فرمایا وہی بیان امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا کہ اونکا ایسا بیان بھی بلاشبہہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا بیان ہی کہ حوادث رائے وقیاس سے معلوم نہین ہوتے اور مولی علی اہل کتاب سے لینے والے نہ تھے اونکے سینۂ نور گنجینہ مین محمد رسول اللہ عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے القا فرمائے ہوئے علوم کے سمندر لہرا رہے تھے جنکے بعد اونھین اور کی کیا حاجت تھی وہ خود فرماتے ہین لا اسئل عن شئ دون العرش الا اخبرت عنہ عرش کے نیچے جو کچھ مجھسے پوچھوگے مین بتادونگا یعنی شرق تا غرب زمین تا آسمان

میرے سراج منیر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سب مجھپر روشن فرمادیا ہی رواہ ابن النجار عن ابی المعتمر مسلم بن اوس وجاریۃ بن قدامۃ السعدی انما حضرا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ یخطب ہو یقول سلونی قبل ان تفقدونی فانی لا اسئل الخ پھر وہی مضمون کعب احبار عالم کتب سابقہ نے بھی بیان کیا کیا یہ سب بھی خواب ہوگیا۔ کیا کسی قوم کی نسبت اگر ایک بات خواب مین دیکھی جائے تو اوس قوم کے متعلق جتنے وقائع اور حدیثون مین ارشاد ہوے وہ سب بھی خواب خیال ہی ٹھہرتے ہین۔ یون تو سرے سے یہی کیون نہین کہہ دیتے کہ یاجوج ماجوج کا وجود ہی محض خواب تھا حدیث مین اونکا جو کچھ بیان آیا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا خواب تھا قرآن عظیم مین جو قصہ ارشاد ہوا وہ حضرت ذوالقرنین کا خواب ہی چلیے چھٹی ہوئی یعنی ع وہ سر ہی ہم نہین رکھتے جسی سودا ہو سامان کا ۔ یون نصرانیون آریونکی کنج کاوُ سے بھی سہل رہائی پاؤگے اور اپنے نیچری بزرگون مین بھی کمال وفادار سعادتمند کہلاؤگے۔ کوئی دلیل پوچھے تو یہی کہدینا کہ دیکھو دیوار مین روزن ہوجانا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سوتے سے اوٹھکر بیان فرمایا (بقول آپ کے) تو پس اول تا آخر اونکا سارا قصہ سارا حال سب خواب خیال ہونا ثابت ہوگیا اس سے بہتر دلیل نیچر کے پیر اکبر جناب ابلیسیت مآب کو بھی نہ سوجھے گی مسٹر کے پیارے دھرمپال نے موسی وخضر علیہما الصلاۃ والسلام کے قصے مین لکھا تھا کہ تُھنی مچھلی کیونکر زندہ ہوگئی" اوسپر مسٹر کیا کیا بکھرے کیا کیا نکھرے ہین کہ جھوٹون پر خدا کی سو لعنت اور ہزار پھٹکار یہ ہی آپکی ایمانداری یا دیوانگی مگر آپ مجبور ہین روحانی باپ کا اثر ہی ایسی ابلیہ فریبی جنکے بائین ہاتھ کا کھیل ہی۔ قرآن شریف کے الفاظ یہ ہین (آیت لکھکر) بتلایئے اسمین تُھنی کس لفظ کا ترجمہ ہی آپ کے کذب بہتانکا

بیناؔ اگر بڑا آپ بھی معذور ہین قرآن شریف تو پڑھا نہین محلہ کی کسی بڑھیا عورت
سے سن لیا کہ یون لکھا ہی نمبر لگوانے کا شوق ہی ہی جھٹ سے کاتب کو کہا اور
لگوالیا" صفحہ ۱۱۰ و ۱۱۹۔ مسٹر گرامی ذرا اپنی ہی آنتون سے اپنا گلا بچائیے۔ اب
کوئی مسلمان آپہی کی عبارت کو آپہی کے اس خواب والے کو تک پر پیش کر دے
صرف اتنی تبدیل اوسے کرنی ہوگی کہ جن حدیثون مین دیوار کھودنے چاٹنے کا
بیان فرمایا گیا اونکے الفاظ یہ ہین۔ بتائیے انہین خواب کس لفظ کا ترجمہ ہی تو
آپ ہی کے فتوے سے آپ پر سو لعنت ہزار پھٹکار پڑیگی یا نہین نہین تو
کیا وجہ حالانکہ آپکی اور دھرمپال کی علت مشترک ہی اور ہان اپنی ایمانداری
یعنی بے ایمانی مانیے گا دیوانگی پھر ابلہ فریبی۔ کذب۔ بہتان
تو ظاہر ہین مگر اپنا روحانی باپ کسے بنائیے گا شاید وہ اوسی محلہ کی بڑھیا
کا خرانٹ بڈھا ہو جس سے سنکر لکھا تھا کہ دیوار چاٹنے کی حدیثون مین خواب
کا بیان ہی۔ خالی نمبر تو نہین ہان تازیانہ وار نمبر لگوانے کا جناب کو شوق ظاہر
ہے جھٹ سے اوندھی کہی اور لگوالیا۔ احادیث شریفہ پر افترا کرکے اپنے پیارے
دھرمپال کے ساتھ ایک رسی مین بندھنا مبارک ثانیا یہ دیوار مین روزن
کا ذکر صرف اسی حدیث ام المؤمنین زینب ہی مین نہین۔ حدیث صحیح ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ مین بھی ہی جو صحیحین بخاری و مسلم مین مروی۔ حدیث ام المؤمنین
ام سلمہ و ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہما مین بھی ہی جو طبرانی
نے روایت کی اونہین سوتے سے اوٹھکر فرمانا کہان۔ کیا ان سب کے سامنے
بھی سوتے ہی سے اوٹھکر ارشاد فرمایا۔ ایسا تھا تو اونھون نے کیون چھپایا
خواب کی بات کو بیداری کا ارشاد بنایا ثالثا خود اسی حدیث ام المؤمنین زینب
رضی اللہ تعالی عنہا کا بیان سنیے مخرج حدیث امام زہری ہین اونسے طرق

متکثر ہوئے بخاری نے یہ حدیث چار جگہ روایت کی۔ ذکر الانبیا۔ علامات النبوۃ
اول فتن۔ آخر فتن۔ یہ علی الترتیب چار طریق تھے عقیل۔ شعیب۔ سفین۔ محمد
بن ابی عتیق صحیح مسلم مین بھی چار طرق سے ہی۔ سفین۔ یونس۔ عقیل۔ صالح
مسند امام احمد مین تین طریق سے ہی سفین۔ ابن کیسان۔ ابن اسحق۔ یہ سب زہری
سے راوی ہین انہین سے بخاری کے صرف طریق سوم اور مسلم و احمد کے صرف
طریق اول مین وہ لفظ ہین کہ سوتے سے اوٹھکر فرمایا باقی تمام طرق مین اسکا
پتا نہین جسکا حاصل یہ ہوا کہ ان تمام راویون مین سفین بن عیینہ اس روایت
کے ساتھ منفرد ہین۔ باقی جملہ طرق بخاری مین یون ہی ان النبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم دخل علیہا فزعا یقول لا الہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب الحدیث
یعنی ام المؤمنین زینب رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین بیشک نبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم باہر سے گھبرائے ہوئے میرے پاس تشریف لائے یہ فرماتے ہوئے کہ
خدا کے سوا کسی کی پرستش نہین آخر حدیث تک۔ بعینہ یہی لفظ طریق دوم
احمد مین ہین۔ اور اونکے طریق سوم مین یون ہی قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم وہو عاقد باصبعیہ السبابۃ بالابہام وہو یقول ویل للعرب من شر
قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل موضع الدرہم یعنی ام المؤمنین
زینب رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم باہر سے
میرے پاس تشریف لائے کلمہ کی اونگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنائے ہوئے
یہ فرماتے کہ عرب کی خرابی ہی اوس شر سے کہ آلگا۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار
مین سے روپے بھر جگہ کھل گئی۔ مسلم کے بقیہ طرق مین یون ہی قالت خرج
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یوما فزعا محمرا وجہہ یقول لا الہ الا اللہ الحدیث
یعنی فرماتی ہین ایکدن نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گھبرائے ہوئے چہرۂ اقدس

سرخ ہو رہا یہ فرماتے باہر تشریف لے گئے کہ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہین
آخر حدیث تک۔ اب یہ تین لفظ ہوگئے استیقظ۔ دخل علی۔ خرج اور سب کے ساتھ
یقول کی حال واقع ہوا ہی کہ فعل سے اپنی مقارنت چاہتا ہی تو معنی یہ ہوئے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے جاگے۔ یہ فرماتے ہوئے باہر
سے تشریف لائے۔ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لے گئے۔ اور سب کے راوی
اجلہ ثقات ہین اور یہ تینون باتین ایک وقت مین جمع نہین ہو سکتین۔ اب بطور
محدثین کثرت رواۃ سے ترجیح دیجیے تو ظاہر ہی کہ لفظ اول کے راوی صرف ابن
عیینہ ہین تو سوتے سے اوٹھکر فرمانے کی روایت مرجوح و مغلوب ہوئی اور
اکثر و اقوی روایت دخول ہی یعنی یہ فرماتے ہوئے باہر سے تشریف لائے۔
امام اجل سفین رحمہ اللہ تعالی اگرچہ اعاظم اکابر ثقات و اثبات سے ہین مگر انسان
سے لغزش ہوتی ہی اور یادکبھی خطا بھی کرتی ہی انھین امام سفین کے بارہ
مین انھین امام زہری سے روایت پر امام اجل سیدنا احمد بن حنبل رحمہ اللہ
تعالی فرماتے ہین سفین نے زہری سے قریب تین سو احادیث کے روایت
کین اونمین بیس سے زیادہ حدیثون مین غلطی کی میزان الاعتدال مین ہی
قال احمد کنت انا و ابن المدینی فذکرنا اثبت من یروی عن الزہری فقال
علی سفین بن عیینۃ وقلت انا مالک فان مالکا اقل خطأ و ابن عیینۃ یخطی فی
نحو من عشرین حدیثا عن الزہری ثم ذکرت ثمانیۃ عشر منہا وقلت ہات ما اخطأ
فیہ مالک فجاء بحدیثین او ثلثۃ فرجعت فاذا ما اخطأ فیہ سفین بن عیینۃ اکثر من
عشرین حدیثا قال احمد وعند مالک عن الزہری نحو من ثلثمائۃ حدیث وکذا عند
ابن عیینۃ عنہ نحو الثلثمائۃ۔ خصوصا اس حدیث کی سند مین بھی امام سفین سے
ایک اختلاف واقع ہوا تمام رواۃ مذکورین اور نیز اونکے سوا معمر نے اسکی سند

یون بتائی۔ زہری۔ عروہ۔ زینب بنت ابی سلمہ۔ ام المومنین ام حبیبہ۔ ام
المومنین۔ زینب بنت جحش۔ صحیح بخاری موضع اول مین ہی حدثنا یحیی بن
بکیر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر ان زینب بنت
ابی سلمۃ حدثتہ عن ام حبیبۃ بنت ابی سفین عن زینب بنت جحش ان النبی صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم دخل علیہا فزعا الحدیث موضع دوم مین ہی حدثنا ابو الیمان
انا شعیب عن الزہری قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان زینب بنت ابی سلمۃ
حدثتہ ان ام حبیبۃ بنت ابی سفین حدثتہا عن زینب بنت جحش ان النبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم دخل علیہا فزعا الحدیث موضع چہارم مین ہی حدثنا اسمعیل
ثنی اخی عن سلیمن عن محمد بن ابی عتیق عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر ان
زینب بنت ابی سلمۃ حدثتہ عن ام حبیبۃ بنت ابی سفین عن زینب بنت جحش
ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دخل علیہا یوما فزعا الحدیث صحیح مسلم
شریف مین ہی حدثنی حرملۃ بن یحیی انا ابن وہب اخبرنی یونس عن ابن شہاب
قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان زینب بنت ابی سلمۃ اخبرتہ ان ام حبیبۃ بنت
ابی سفین اخبرتہا ان زینب بنت جحش زوج النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ یوما فزعا محمرا وجہہ یقول الحدیث او نسیمین
ہے حدثنی عبد الملک بن شعیب بن اللیث ثنی ابی عن جدی ثنی عقیل
بن خالد ح وحدثنا عمرو الناقد نا یعقوب بن ابرہیم بن سعد نا ابی عن
صالح کلاہما عن ابن شہاب بمثل حدیث یونس عن الزہری وفی اسنادہ
مسند امام احمد مین ہی حدثنا یعقوب ثنا ابی عن صالح یعنی ابن کیسان قال
ابن شہاب ثنی عروۃ بن الزبیر ان زینب بنت ابی سلمۃ اخبرتہ عن ام
حبیبۃ بنت ابی سفین عن زینب بنت جحش قالت ان رسول اللہ صلی اللہ

تعالے علیہ وسلم دخل علیہا فزعا الحدیث اُسی مین ہے حدثنا یعقوب ثنا ابی
عن ابن اسحق قال ذکر ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن زینب بنت ابی
سلمۃ عن ام حبیبۃ بنت ابی سفین عن زینب بنت جحش قالت دخل علی رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وہو عاقد الحدیث جامع ترمذی مین ہے روی معمر ہذا
الحدیث عن الزہری ولم یذکر فیہ عن حبیبۃ ۔ لیکن سفین نے زینب بنت ابی سلمہ
وام حبیبہ کے بیچ مین حبیبہ بنت ام حبیبہ کو بھی زائد کیا یعنی زہری ۔ عروہ ۔ زینب
حبیبہ ۔ ام حبیبہ ۔ زینب امام احمد نے خود سفین سے یہ حدیث سُنی اور سفین نے
بغرض تاکید یہ بھی فرما دیا کہ اربع نسوۃ اس سند مین چار بیبیان ہین کما فی
مسند الامام جامع ترمذی مین ہے قال الحمیدی عن سفین بن عیینۃ حفظت من
الزہری فی ہذا الاسناد اربع نسوۃ زینب بنت ابی سلمۃ عن حبیبۃ وہما ربیبتا
النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن ام حبیبۃ عن زینب بنت جحش زوجی النبی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعنی امام حمیدی امام سفین بن عیینہ سے روایت کرتے
ہین اونھون نے فرمایا مین نے اس سند مین زہری سے چار بیبیان یاد کین
زینب بنت ابی سلمہ حبیبہ سے راوی ہین اور وہ دونون رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کی ربیبہ حضور کی گود کی پالی ہین پھر حبیبہ اپنی مان ام حبیبہ وہ
زینب بنت جحش سے یہ دونون حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کی ازواج مطہرات سے ہین ۔ اسیطرح ابو نعیم نے اپنی مستخرج مین حمیدی سے
روایت کیا کہ قال سفین حفظت عن الزہری اربع نسوۃ قد رأین النبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم ثنتین من ازواجہ ام حبیبۃ وزینب بنت جحش وثنتین ربیباہ
زینب بنت ام سلمۃ وحبیبۃ بنت ام حبیبۃ بابیہما اخذین سفین سے بروایت
مالک بن اسمعیل استاذ بخاری صحیح بخاری شریف مین اور بروایت عمرو بن

ناقد استاذ مسلم صحیح مسلم مین مثل دیگر جمہور رواۃ صرف تین بیبیان مذکور ہین ۔
صحیح بخاری مین وہ خواب سے اوٹھکر فرمانے کی روایت اسی طریق سے
ہے کہ حدثنا مالک بن اسمعیل ثنا ابن عیینۃ انہ سمع الزہری عن عروۃ عن زینب
بنت ام سلمۃ عن ام حبیبۃ عن زینب بنت جحش انہا قالت استیقظ النبی صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم الحدیث صحیح مسلم مین ہے حدثنا عمرو الناقد نا سفین بن عیینۃ
عن الزہری عن عروۃ عن زینب بنت ام سلمۃ عن ام حبیبۃ عن زینب بنت
جحش ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم استیقظ من نومہ وہو یقول الحدیث
اور خود حدیث موضع دوم بخاری مین زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالے
عنہا سے یہ لفظ ہین ان ام حبیبۃ بنت ابی سفین حدثتہا یوہین صحیح مسلم مین
بروایت یونس ہے ان ام حبیبۃ اخبرتہا جن سے ثابت کہ زینب نے بلاواسطہ
خود ام المؤمنین ام حبیبہ سے سُنا تو زیادت حبیبہ کی حاجت نہین غایت
درجہ حدیث باب مزید فی متصل الاسانید سے ہو کما افادہ **مجدد المائۃ
الحاضرۃ** علی ہامش عمدۃ القاری من اول الفتن ردا علی ما نقل الکرمانی
فی حدیث البخاری حیث قال قالوا ہذا الاسناد منقطع وصوابہ کما فی
صحیح مسلم زینب عن حبیبۃ عن ام حبیبۃ عن زینب الخ پھر اس حدیث کے
عقد انامل مین بھی سفین سے اختلاف واقع ہوا حدیث موضع سوم بخاری
کے لفظ تو گزرے کہ عقد سفین تسعین او مائۃ سفین نے ۹۰ یا ۱۰۰ کا عقد
بنایا اور بروایت مالک بن اسمعیل صحیح مسلم طریق اول مین بروایت عمرو
ناقد ہے عقد سفین بیدہ عشرۃ سفین نے اپنے ہاتھ سے دس کا عقد بنایا
یوہین جامع ترمذی مین بروایت سعید بن عبد الرحمن مخزومی وغیرہ
متعدد رواۃ ہے عقد عشرا سنن ابن ماجہ مین بروایت ابوبکر بن ابی شیبہ ہے

عقد بیدہ عشرۃ اپنے ہاتھ سے دس کا عقد بنایا تعجب ہی جو بیان فتح الباری
سے منقول ہوا کہ سفین سے ۹۰ کی روایت کو کہ صحیح بخاری مین ہے اقوی
واکثر بتلاتے ہین حیث قال روایۃ من روی عنہ تسعین او مائۃ اتقن واکثر
من روایۃ من روی عشرۃ پھر یہ روایت سفین روایات دیگر راویان
زہری کے بھی مخالف ہی صحیحین مین بروایت عُقیل اور صحیح بخاری مین
بروایت شعیب و بروایت محمد صدیقی اور صحیح مسلم مین بروایت یونس اور
صحیح مسلم و مسند احمد مین بروایت صالح یہ لفظ ہین کہ حلق باصبعہ الابہام والتی
تلیہا انگوٹھے اور کلمے کی اونگلی کا حلقہ بنایا۔ نوے مین صرف انگشت شہادت
سے حلقہ بنتا ہی انگوٹھے کا اوسمین حصہ نہین ہوتا کہ ناخن مسبّحہ اوسی کی جڑ
مین ہوتا ہی نہ انگشت کا کوئی حصہ اوس حلقہ کی توس نہین بنتا یہ بات
دس کے عقد مین ہی کہ تقریبًا نصف حلقہ نہ انگشت سے ہوتا ہی اور باقی
مسبحہ سے اس کا بیان عن قریب آتا ہی ولہذا امام اجل نووی نے ان روایات
کو حلقۂ عشرہ کی بروایات سے متفق اور حلقۂ نود کی روایت سے مخالف
بنایا فرماتے ہین عقد سفین عشرۃ وفی روایۃ یونس حلق باصبعہ الابہام
والتی تلیہا وفی حدیث ابی ہریرۃ عقد تسعین اما روایتا سفین ویونس
فمتفقتان فی المعنی واما روایۃ ابی ہریرۃ فمخالفۃ لہما لان عقد التسعین اضیق
من العشرۃ یوہین مسند امام احمد مین محمد مطلبی کی روایت بھی اوس روایت
سفین سے موافق نہین کہ موضع درہم حلقہ عشرہ سے قریب ہی نہ کہ حلقہ
تنگ تر نود سے اور جب اسقدر اختلافات ہین تو کیا عجب کہ سونے سے
اوٹھکر فرمانے کا لفظ جو سفین نے خلاف جمہور روایت کیا لغزش یاد
سے واقع ہوا ہو اور یہ حدیث بھی اونھین ہنگل سے زیادہ احادیث ہی مین

ہو جنمین امام سفین سے بھول واقع ہوئی اور ممکن کہ اوسپر باعث یہ ہوا کہ
انھین زہری نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ایک حدیث
روایت کی ہی قالت استیقظ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لیلۃ فزعا یقول
سبحن اللہ (وفی نسخۃ للبخاری کما فی الارشاد) لا الہ الا اللہ ماذا انزل اللہ
من الخزائن وماذا انزل من الفتن من یوقظ صواحب الحجرات یرید ازواجہ
لکی یصلین رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الآخرۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ایک رات گھبرائے ہوئے جاگے یہ فرماتے اللہ کو پاکی ہی خدا کے سوا کسیکی
پرستش نہین۔ آج کیا کیا خزانے خدا نے اوتارے اور کیا کیا فتنے اوتارے
گئے۔ کون جگائے حجروں والیوں یعنی ازواج مطہرات کو کہ نماز تہجد پڑھین
بہت سی کہ دنیا مین کپڑے پہنے ہین آخرت مین ننگی ہونگی رواہ البخاری فی
الفتن۔ یہ حدیث زہری کبھی سفین نے سُنی تھی صحیح بخاری کتاب العلم مین ہی
حدثنا صدقۃ قال اخبرنا ابن عیینۃ عن معمر عن الزہری عن ہند عن ام سلمۃ
قالت استیقظ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ذات لیلۃ فقال سبحن اللہ ماذا انزل
اللیلۃ من الفتن وماذا فتح من الخزائن الحدیث تو وہی زہری ہین وہی فتن
کی حدیث ہی وہی امہات المومنین سے روایت ہی وہی مزاج اقدس پر شفقت
اُمت کے باعث گھبراہٹ کا جاری ہونا ہی وہی شروع کلام مین لا الہ الا اللہ
فرمانا ہی ان مناسبات سے اگر امام سفین کے ذہن بشری مین سوتے سے اوٹھنے
کا لفظ اس حدیث سے اوس حدیث کی طرف منتقل ہو گیا کیا جائے عجب ہی
خصوصًا اس حالت مین کہ امام یحیی بن سعید قطان جیسا امام جلیل الشان بلفظ
اشہد گواہی دے رہا ہی کہ امام سفین کی آخر عمر مین حواس مبارک ویسے نہ رہے
تھے جیسے اول مین تھے میزان الاعتدال مین ہی روی محمد بن عبد اللہ بن

عمار الموصلی عن یحیی بن سعید القطان قال اشہد ان سفین بن عیینۃ اختلط سنۃ
سبع وتسعین ومائۃ فمن سمع منہ فیہا فسماعہ لاشئ اھ واما استبعاد الذہبی فلا ترد
روایۃ الثقات بمثلہ تو بوجوہ اوسی روایت جمہور کا پلہ غالب ہی معاذ اللہ مین
یہ نہین کہتا کہ روایت امام سفین محل شک ہوتی ہی حاشا وہ اجلہ ثقات اثبات
سے ہین مگر یہ ضرور کہونگا کہ اصول محدثین مین روایت جمہور مرجح ہی اور امور
مذکورہ اوسکے مؤید رابعا ترجیح سے قطع نظر کیجیے تو جزا فا کسی صورت کو واقع
باقی کو وہم راویان مان لینا محض جہل ہی ناچار سبیل جمع ہی یعنی یہ سب صورتین
واقع ہوئین سوتے سے اوٹھکر بھی فرمایا۔ باہر تشریف لیجاتے بھی۔ فرمایا۔ باہر
سے اندر تشریف لاتے بھی فرمایا۔ یہی طریق امام بدر محمود عینی نے عمدۃ القاری
شرح صحیح بخاری مین اختیار کیا۔ حدیث بخاری آخر الفتن ان رسول اللہ
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم دخل علیہا فزعا کے تحت مین فرماتے ہین قیل قد تقدم
فی اول کتاب الفتن انہا قالت استیقظ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من النوم
یقول لا الہ الا اللہ واجیب بانہ لامنافاۃ لجواز تکرار ذلک القول اب ان
تینون وقائع مین ترتیب کا اصلا کوئی ثبوت نہین جسطرح یہ ممکن ہی کہ آرام
فرمایا اور یہ فرماتے اوٹھے پھر یہی فرماتے باہر تشریف فرما ہوئے پھر یہی فرماتے
اندر رونق افزا ہوئے یونہین یہ بھی ممکن کہ یہ الفاظ فرماتے باہر تشریف لیگئے
پھر یہی فرماتے اندر تشریف لائے پھر آرام فرمایا اور یہی فرماتے اوٹھے نیز
یہ بھی ممکن کہ یہ فرماتے باہر سے تشریف لائے پھر استراحت فرمائی
اور یہی فرماتے اوٹھے پھر یہی فرماتے باہر تشریف لیگئے ۔غرض چھ صورتون
مین چار وہ ہین جنمین سوتے سے اوٹھکر فرمانا بعد کو ہی اور اوس سے پہلے
بیداری مین فرمانا ہی۔ ان صورتون پر ارشاد مذکور کو خواب سے کیا تعلق رہا

کہ وہ تو قبل خواب ارشاد ہو چکا تھا۔ قلب انور پر اوس رحمت کے باعث جو
ارحم الراحمین جل جلالہ نے اوس رؤف رحیم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے قلب
کریم مین اس امت مرحومہ پر رکھی ہی اوس خبر کا بہت اثر تھا جسکے سبب گھبرائے
ہوئے اندر تشریف فرما ہوئے چہرۂ انور کا رنگ سرخ ہو رہا تھا اوسی حالت
مین آرام فرمایا اور اوٹھے ہین تو وہی تصور بندھا تھا وہی گھبراہٹ وہی رنگ
کی سرخی تھی پھر اوسیکا اعادہ فرمایا اور یہی فرماتے ہوئے باہر تشریف لے گئے
وقس علیہ لبقیۃ الثلث۔ جو خواب کا مدعی ہو اوسکے ذمے ثبوت دینا ہی کہ سب سے
پہلے سوتے سے اوٹھکر ہی فرمایا باہر جاتے اور اندر تشریف لاتے فرمانا دونون
اسکے بعد ہین۔ اور زنہار اسکا ثبوت نہ دے سکیگا جبتک وہ ہیت وصدق جمع
نہ ہو جائین اور اونکا جمع ہونا محال حتی یلج الجمل فی سم الخیاط وبعبارۃ
اخری واقع ان تینون باتون سے بعض تھین یا کل۔ بر تقدیر اول ممکن کہ
صورت دخول یا خروج ہی واقع ہوئی ہو نہ صورت خواب۔ بر تقدیر ثانی
اگر صورت دخول یا خروج مقدم ہی تو خواب کا قدم درمیان نہ رہا۔ بہرحال مدعی
کا زعم کہ یہ خواب کا بیان ہی محض باطل وبے ثبوت رہا۔ بلکہ جب بحال جمع
صور ترتیب چھ ہین دخل خرج استیقظ۔ دخل استیقظ خرج۔ خرج دخل استیقظ
خرج استیقظ دخل۔ استیقظ خرج دخل۔ استیقظ دخل خرج اور انمین سے
چار پر بیان خواب ہونا باطل دو پر محتمل تو یون بھی غلبہ اسیطرف ہی خامسا
ہم تمھاری مان ہی لین کہ صورت استیقظ ہی پہلے تھی بلکہ فرض کرلین کہ وہی
واقع ہوئی باقی روایات بخاری ومسلم غلط ووہم رواۃ ہین تو اوسمین سے
کتنا۔ یہی نہ کہ سوتے سے اوٹھکر یہ فرمایا اس سے خواب ہونا کیونکر لازم آیا
کیا جو کچھ سوتے سے اوٹھکر کہا جاتا ہی خواب ہی ہوتا ہی۔ یون تو سب سے پہلے

اوٹھکر لا الہ الا اللہ فرمایا کیا یہ بھی خواب کی بات ہی۔ ممکن کہ معاً چشم مبارک
بیدار ہوتے ہی وحی نازل ہوئی جسکے سبب سرخی چہرۂ انور تھی اور اوسیوقت
اوسکی تبلیغ فرمادی اور یہ بھی احتمال ہی کہ آرام فرمانے بیٹھے ہون قبل خواب
یہ وحی اوتری اور آنکھ لگ گئی کہ دفعۃً گھبراکر یہ فرماتے اوٹھے۔ بلکہ یہ بھی
محتمل کہ آرام فرمانے بیلیٹے ہون نیند اصلا نہ آئی ہو بلکہ ثقل وحی سے جو حالت
جسم اقدس پر طاری ہوتی تھی ام المومنین نے اس قرینہ سے کہ بقصد خواب
استراحت فرمائی تھی اوسے نیند آجانا گمان کیا اور اوس سے افاقہ کو بیدار
ہونا جانا تو خواب کا بیان کیونکر ٹھہرا۔ یہ صحیح احتمالات یوہین دفع ہوسکتے کہ
حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خود فرماتے کہ ہمنے یہ خواب دیکھا ہی
مگر حضور پُرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہرگز ایسا نہ فرمایا۔ تو خواب بنالینا
مسٹر کا جہل قبیح یا افترائے شنیع ہی حضور تو حضور صلی علیہ الرب الغفور ام المومنین
بھی تو یہ نہین فرماتین کہ حضور نے یہ خواب دیکھا صرف اتنا فرماتی ہین کہ سوتی
سے اوٹھکر ایسا فرمایا۔ مگر مسٹر اپنی نیچریت پالنے کو زبردستی خواب کا خیال
باندھ رہے ہین۔ زہے حدیث فہمی وخہے اہل حدیثی سہا دسا سب جانے دو
ہم تمھاری پوری ہی مان لین کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خواب
مین ایسا ملاحظہ فرمایا یا خواب مین حضور پر یہ القا ہوا۔ پھر کیا ہر خواب تعبیر طلب
ہی ہوتی ہی کیا انبیا علیہم الصلاۃ والثنا پر خواب مین وحی نہین آتی۔ کیا قادیانی
دجال کی تقلید سے خواب کی وحی کو تاویل تمثیل پر ڈھال کر تحویل تبدل
کی ٹھہراؤگے خلاف حقیقت بتاؤگے پھر یہ زعم خبیث کہ جس سے مراد ان
مفسدون کا قرب بتلانا ہی کس دلیل کی بنا پر ہوا کس منشا سے ناشی ہوا
العیاذ باللہ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا خواب اور مسٹر جی کی تعبیر۔

کیا اللہ عزوجل نے بتایا کہ اس خواب سے حقیقت مقصود نہین بلکہ یہ تاویل
مراد ہی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی وسلم نے آپ ہی یہ تعبیر ارشاد فرمائی
ام تقولون علی اللہ ما لا تعلمون ○ یا بے جانے بوجھے خدا پر افترا
پھنسا رہے ہو ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ○
ہان ہان جو خدا پر افترا باندھتے ہین وہ فلاح نہ پائین گے۔ اللہ اکبر صدیق اکبر
رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور پُرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اجازت لیکر حضور
کے ایک خواب کی تعبیر عرض کی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا
اصبت بعضا واخطأت بعضا تمنے بعض تعبیر ٹھیک کہی بعض مین غلطی
کی صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ میرے مان باپ حضور پر قربان حضور مجھے
بتادین مین نے کیا غلطی کی فرمایا لا تقسم قسم نہ دو رواہ الستۃ عن ابن عباس
وہو فی الترمذی عنہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہم۔ مگر مسٹر ہین کہ بلا اجازت
خود ہی خواب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعبیر فرما رہے ہین اور
پھر مراد یہ ہی کہکر اوسپر جزم و یقین کے ساتھ جم رہے ہین کذلک یطبع اللہ
علی کل قلب متکبر جبار ○ سابعاً کتب حدیث شاہد ہین کہ حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جو خواب بیان فرماتے تصریح فرمادیتے کہ ہمنے
یہ خواب دیکھا ہی بخاری ومسلم وصحاح وسنن ومسانید ومعاجیم وجوامع ان
حدیثون سے مالامال ہین۔ مسٹر ایک حدیث سے تو ثبوت دکھائین کہ حضور پُرنور
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنا کوئی خواب بے اس ارشاد کے کہ یہ خواب ہی بیان
واقع بتاکر ذکر فرمایا ہو کیا یہ امر شان نبوت کے خلاف نہین کہ محتمل تاویل
بات کو حکایت حقیقت کے پیرایہ مین بیان کرین اور بالجزم فرمادین کہ یون
واقع ہوا تو اول تو ہرگز یہ خواب نہین ورنہ ضرور فرماتے کہ ہمنے ایسا خواب

دیکھا ہی اور بالفرض ہو بھی تو یقیناً قطعاً مطابق واقع ہی نہ کہ تعبیر خلب ورنہ معاذ اللہ یون اوسکا بیان اور وہ بھی بار بار اور وہ بھی مختلف لوگون کے سامنے ضرور مغالطہ ٹھہریگا کہ محتمل مشکوک کو یقینی متیقن کا جامہ پہنایا گیا۔ تو اوسکو ایک خلاف حقیقت وغیر واقعی وتعبیر خواہ بات بتانیوالا عیاذاً باللہ شان نبوت کو دھبا لگانیوالا ہی۔ کیون مسٹر صاحب۔ متکلم کی خلاف شان معنی کرنیوالے کون ہوتے ہین **خلعت دوازدہ پارچہ** مبارک۔ شاید طول مدت کے باعث وہ بارہ پارچے آپ کے مسلّمہ یاد نہ رہے ہون تو اعادہ کر لیجیے ہائے کیسا ظالم ہٹ دھرم ضدی سخت ضدی متمرد سرکش جاہل عقل کا دشمن ہائے کیسا پاپی بیحیا بدلگام ہزار لعنت کا مستحق شقی ازلی مردود ایزدی ہی جو متکلم کی مراد نہ سمجھے اور اوسکی شان کے خلاف کلام کو بگاڑے **ثامناً** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث صحیحین مین تو بالجزم بلا خلاف عقد تسعین کا بیان ہی اور حدیث ام المؤمنین زینب رضی اللہ تعالی عنہا مین سوائے سفین دیگر رواۃ کثیر کا بیان عقد عشرہ ہی اور یہی اکثر راویان سفین نے سفین سے روایت کیا کہ یہ تمام امور اوپر مفصلاً مذکور اور ظاہر ہی کہ نوے اور دس کی عقد مختلف ہین اس اختلاف کو ابن العربی نے یون رفع کرنا چاہا کہ عقد انامل خود حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نہ کیا بلکہ راویون نے اپنے فہم کے مطابق نقلہ فی العمدۃ ذکر الانبیاء واقرہ **مجدد المائۃ الحاضرہ** نے حدیث مسند احمد سے اوسکا رد کیا جسمین صراحۃً حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا عقد فرمانا مذکور حیث قال دام ظلہ علی ہامش المحل المذکور اقول فی مسند الامام احمد حدثنا یعقوب (قلت ہو ابن ابرٰہیم بن سعد) ثنا ابی عن ابن اسحٰق قال ذکر ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن زینب بنت ابی سلمۃ

حدیث مذکور کے اختلاف عقد کی تطبیق اور علماء سلف کی تحقیق

عن ام حبیبۃ بنت ابی سفین عن زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہم قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وہو عاقد باصبعہ السبابۃ بالابہام وہو یقول ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل موضع الدرہم اھ وہذا نص فی ان العاقد ہو النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وظاہر فی ان العقد کان عقد عشرۃ لانہ ہو الذی یوازی قدر الدرہم فانہ عرض مقعر الکف ہذا ان فی عامۃ روایات الصحیحین ومسند احمد وجامع الترمذی وسنن ابن ماجۃ ومصنف ابی بکر بن ابی شیبۃ وغیرہا عقد او حلق معطوفا علی دخل النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم او خرج او استیقظ وبعید کل البعد جعلہا مدرجۃ ونسبۃ العقد فی بعض الروایات الی بعض الرواۃ لاینافی نسبتہ الیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فالراوی ربما یروی الفعل فعلا کما یرویہ قولا واللہ تعالی اعلم اھ کلامہ الشریف اور امام اجل قاضی عیاض پھر امام اجل ابوزکریا نووی نے تجویز تعدد واقعہ سے جواب دیا عقد تسعین سے عقد عشرہ فراخ تر ہی تو واقعہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ جسمین نوے ۹۰ کا عقد ہی پیشتر ہوا اور واقعہ حدیث ام المؤمنین جسمین دس ۱۰ کا عقد ہی بعد کو۔ اول اوتنا ہی سوراخ ہوا تھا اوسکے بعد اتنا اور زائد ہوگیا شرح صحیح مسلم شریف مین فرمایا قال القاضی لعل حدیث ابی ہریرۃ متقدم فزاد قدر الفتح بعدہ ہذا القدر اھ وما نقل علیہ عن فتح الباری انہ قال فیہ نظر لانہ لو کان الوصف المذکور من اصل الروایۃ لاتجہ ولکن الاختلاف فیہ من الرواۃ عن سفین ورو ایۃ من روی عنہ تسعین اومائۃ اتقن واکثر من روایۃ من روی عشرۃ واذا اتحد مخرج الحدیث ولاسیما فی اواخر الاسناد بعد الحمل علی التعدد جدا اھ فقد ردہ **مجدد المائۃ الحاضرۃ** حیث افاد فیما علق علی البخاری قبیل کتاب الاحکام **اقول** فیہ اولا ان کلام القاضی الامام فی حدیثی ابی ہریرۃ وام المؤمنین

رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاین اتحاد المخرج و **ثانیاً** قد وللنافی ما علقنا علی عمدۃ
القاری من ذکر الانبیاء ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد عقد نعم لم یرد الاختلاف
عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیما اعلم فی حدیث زینب انما الاختلاف فیہ علی سفیٰن
والذی رایت عنہ فی الصحاح وجدت رواۃ العشرۃ عنہ اکثر فقد رواہا عنہ
عمرو بن الناقد عند مسلم وسعید بن عبد الرحمن المخزومی وغیر واحد عند الترمذی
وابوبکر بن ابی شیبۃ عند ابن ماجۃ وانما روی عنہ فیہا تسعین او مائۃ بالشک
مالک بن اسمٰعیل عند البخاری والحافظ اعلم بذلک منا واللہ تعالیٰ بکل شیٔ
علیم اھ کلامہ الشریف ایک جواب یہ بھی دیا گیا کہ مراد ایک تخمینہ و اندازہ ہے
نہ تعیین مقدار تو دس اور نوّے کے عقد مین منافات نہین ذکرہ ایضاً النووی
عن القاضی مگر اونکی اوضاع دیکھنے سے۔ یہ تخمین بعید معلوم ہوتی ہے کہ دس
مین ناخن انگشت شہادت کا کنارہ وسط نر انگشت کی گرہ پہ ہوتا ہے جس سے
روپیہ بھر بلکہ اس سے بھی بڑا حلقہ بنتا ہے اور نوّے مین انگشت شہادت کا
سرا اوسکی جڑ سے ملا کر خوب محکم بند کیا جاتا ہے کہ نصف دوانی یا اس سے
بھی کم روزن رہتا ہے تو دونون مین قرب کہان عمدۃ القاری اول الفتن مین
ہے قد علم من مقالۃ اہل العلم بالحساب ان صفۃ عقد التسعین ان تثنی السبابۃ
حتی یعود ظفرہا عند اصلہا من الکف ویتعلق علیہ الابہام فتح الباری سے منقول
عقد العشرۃ ان یجعل طرف ظفر السبابۃ الیمنی فی باطن عقدۃ الابہام العلیی و
عقد التسعین ان یجعل طرف السبابۃ الیمنی فی اصلہا ویضمہا ضماً محکماً بحیث تنطوی
عقدتاہا حتی تصیر مثل الحیۃ المطوقۃ وعقد المائۃ مثل عقد التسعین لکن بالخنصر الیسری
فعلی ہذا فالتسعون والمائۃ متقاربتان ولذلک وقع بینہما الشک واما العشرۃ
فمغایرۃ لہما اگر کسی پھول کے اندازے مین زید کہے روپیے برابر بلکہ اوس سے

بھی بڑا ہے عمر کہے دوانی برابر بلکہ اوس سے بھی چھوٹا ہے تو کیا یہ کہا جائیگا کہ انکا
تخمینہ قریب قریب ہے ہرگز نہین۔ معہذا بلا ضرورت لفظ کو حقیقت سے نہ پھیرا جائیگا
تو صحیح وہی جواب دوم ہے جسے امام قاضی عیاض و امام ابوزکریا نووی رحمہما اللہ
تعالیٰ نے مقدم رکھا ہذا کلہ حاصل ما افادہ **مجدد المائۃ الحاضرۃ** فی فصل ہذہ
الاختلافات الدائرۃ تو حدیث ام المؤمنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بالفرض
اگر خواب تعبیر طلب ہی ٹھہرے تو حاصل اتنا ہوگا کہ روزن کا نوّے کے
عقد سے دس کے عقد تک فراخ ہو جانا خواب کا بیان ہے اس سے
خود نوّے کا عقد کیون خواب ہو گیا تمھاری **نیچریت** کے بطلان پر دہ تو
ہی صاد کرنے کو بہت ہے و باللہ التوفیق **مسلمانو** دیکھا کہ اپنی ہوس بنانے
کو یہ اہل حدیث کیونکر صحاح کی حدیثون بلکہ خود قرآن عظیم کی آیتون کو ساتھ
استہزا کرتے ہین اور پھر اہل حدیث کے اہل حدیث۔ اس واقعہ دہم کی متعلق
جو تحقیقات حدیثی فقیر نے ذکر کی **مسٹر** کے خیال سے دل نہ چاہتا تھا کہ اس درجہ
شدید کج فہمی پر تو یہ اودہم جوت رہے ہین کہ ابوحنیفہ و شافعی کیا تھے قرآن
و حدیث کو ہمین سمجھے ہین ان مباحث جلیلہ کو دیکھکر مبادا حدیث پرکھنے حدیث
سمجھنے کی کچھ لیاقت پائین تو خدا جانے کیا آفت اوٹھائین مگر الحمد للہ اونکی
کمال ناقص العقلی و بے استعدادی و نافہمی پر نظر کرنے نے اجازت دی
کہ شوق سے ابحاث علمیہ بیان کرون وہان ایسے ہزار بیان ہون جب
بھی مس نہ ہوگا طوطے کو پڑھانا اوسے ذی علم نہین کر دیتا لہذا ناظرین ذی فہم
کے فائدے کو یہ مضامین پیش کیے والحمد للہ رب العلمین **تاسعاً**
حضرت ذوالقرنین نے حق سبحنہ کا وعدہ اس دیوار کے ٹوٹنے کی نسبت بیان
کر کے فرمایا **وکان وعد ربی حقا** میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔ مسٹر نے

اس وعدے کو قیامت پر ٹالا یہ تو حدیثوں کا رد کیا مگر آیت کے ترجمہ مین
صفحہ ۱۳۵ پر فرمایا "میرے پروردگار کا وعدہ یعنی حکم بالکل سچا ہے" معلوم نہین
کہ وعدے کو حکم سے بدلنے مین کیا فائدہ سوچا شاید اپنی کمال خوش فکری سے
سمجھے کہ قیامت آنے کا خدا کا حکم ہے کوئی وعدہ نہین اسلیے وعدہ کی تحریف
حکم سے کی یہ عقل اور قرآن فہمی کا دعوی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
واقعہ ۱۱ - مسٹر جب دنیاوی عجائب قدرت الٰہی پر پانی پھیرتے ہوئے خروج
یاجوج وماجوج تک پہنچے یہ قیامت کی علامات کبرے سے تھا تو اب قیامت کتنی دور
رہی خود اوسپر بھی ہتھا صاف کیا - رب عزوجل فرماتا ہے واذا الکواکب انتثرت
اور جب ستارے جھڑ پڑین - مرتد نے اپنی چوٹ کی سیر دکھائی کہ بھلا وہ گر کر کہان
جائین گے کیا زمین پر آجائین گے تو زمین پر اتنے ستارونکی جگہ کہان اور
جب خدا زمین بھی لپیٹ لیگا تو ستارے کدہر بہا گین گے" مسٹر کی نیچر دانی
مین بھی یہ نہ سمائی لہذا جی مین یون تبدیل کی سمائی صفحہ ۳۷ "انتشار کہتے ہین
موتیون کی لڑی ٹوٹ جانے کو پس معنی یہ ہوئے کہ ستارون کا موجودہ انتظام
نہ رہیگا بلکہ بگڑ جائیگا جیسے تم پر لے کے وقت مانتے ہو" مسٹر کی ایک عیاری
یہ ہے کہ جب بعلت **نیچریت** اپنے زعم باطل مین کوئی اسلامی بات محل اعتراض
جانتے ہین اور بحکم آنکہ الم تعلم ان شیطانا واحدہ جس شیطان نے انکے دل
مین اوس اعتراض کی وقعت جمائی وہی شیطان بعض شیاطین الانس
کھلے کفار کو اوس خبیث دبیجی اعتراض کی تعلیم کرتا ہے اور اوسکی جوابدہی
براہ **جنگ زرگری** مسٹر کے سر آتی ہے تو بعض اوقات نام اسلام کی
حیا آڑے آکر گویم مشکل وگر نگویم مشکل کا مضمون بگڑجاتا ہے اگر کھل کر اوس
اسلامی بات کا انکار کرتے ہین تو جواب سے تکو خلاصی ہوئی مگر مسلمان نگاہ بادی

اور اگر صاف اقرار کرتے ہین تو جواب کیا بتائین کہ اعتراض خود بھی دل مین
رچا ہوا ہے لہذا یہ چال چلتے ہین کہ ایک عام بول بولتے ہین جو اوس صورت
مسلمۂ اسلام کو بھی شامل ہو اور اوسکے غیر کو بھی تاکہ جواب کا پہلو اوس صورت
دیگر سے نکالین اور مسلمانون کو صورت اسلامیہ کا شمول دکھا کر بہلا لین - یہان
یہی چل کھیلے قرآن عظیم نے ستارون کا جھڑ پڑنا بیان فرمایا مرتد نے اوسپر وہ
بیہودہ لغو جنونی پادر ہوا شبہہ کیا - مسٹر آپ بھی اوسی جنون مین گرفتار لہذا
جھڑ پڑنے پر خود ایمان نہین اسکا اقرار کیسے کرین اور کرین تو جواب کیا دین
کہ خود اپنے قلب مین اوسپر اعتراض ہے اور وہی اولجھنین درپیش کہ گر گر کہان
جائین گے زمین پر آئے تو اس چھوٹے سے کرہ پر کیونکر جگہ پائین گے اور
اگر صاف کہتے ہین کہ جھڑ پڑنا غلط ہے تو قرآن عظیم سے بے پردہ انکار ہوا جاتا ہے
لہذا یون فرمایا کہ "موجودہ انتظام بگڑ جائیگا" دیکھیے یہ وہی عام بول ہے ستارے
اگر آسمان پر قائم رہکر کچھ آگے پیچھے ادل بدل ہوگئے تو وہ انتظام نہ رہا اور
اگر جھڑ پڑے تو نہ رہا دونون صورتین محتمل ہین - معترض کو تو انگلی دکھا کر داب
دیدیا کہ ستارے گرینگے نہین جو یہ مشکلین درپیش ہون اونکی باہمی ترتیب
مین کچھ تبدیل ہو جائیگی کہیے اسپر کیا اعتراض آور مسلمان تعاقب کرین تو
اونھین دکھا دینے کو یہ پہلی رکھی کہ ہمنے جھڑ پڑنے کا کب انکار کیا اتنا کہا ہے
کہ موجودہ انتظام نہ رہیگا" یہ ضرور حق ہے جھڑ پڑے تو وہ انتظام کب باقی رہے

دوہرا مکان بنایا ہے رہنے کو یار نے		اگر یہن گیا ادھر سے اودھر نکل گیا

مگر عقلا جانتے ہین کہ تم یہان محل جواب مین ہو جھڑ پڑنے پر جو شیطانی استبعاد
اوس نے پیش کیے اونھین تمنے ٹھیس بھی نہ لگائی اگر یہ تمہین مسلم ہوتا تو
جواب کس بات کا ہوا یہ تو خود منشا اعتراض کو تسلیم کر کے چل دینا ہوگا لہذا

نہ صرف سائل جاہل بلکہ اوس مجیب عجیب مخطی و نامصیب پر بھی وارد کر اوسکی ناقص العقلی انتک نارسا ہو کر ضلالت مین پہنسی جواب اول وہ دن تجلی اعظم شان جلال کا ہی آسمان و زمین اور جو کچھ اونمین ہی سب اوسدن فنا ہونیوالا ہی تو ستارون کا گر کر زمین تک پہنچنا کیا ضرور ممکن کہ جہڑ کر وہین ہوا و فضا ہین فنا ہو جائین قال اللہ تعالے کل شئ ہالک الا وجهه ہر چیز نیست ہونیوالی ہی مگر اوسکی ذات کریم جل جلالہ کیون مسٹر کیا یہ آیت اوس جواب کو بس نہ تہی جسمین سبب ورود نص صرف امکان ہی کافی تہا دوم جبکہ کواکب ہر جانب سے زمین کو محیط اور وہ بہت عظیم کرے ہین جنکی وسعت اونکین کے آسمان مین ہی جب وہ ہر سمت سے جہڑ کر جانب زمین متوجہ ہونگے ممکن کہ حرکت مساویہ سے اوترین تو گویا ہر جگہ ایک دائرے پر ہونگے جو دائرۂ فلک ثوابت کے موازی ہی اور ظاہر کہ متوازی دائرے جتنے مرکز سے قریب ہون چہوٹے ہوتے جائین گے تو اس حرکت مین اونکا باہمی فاصلہ وقتاً فوقتاً گہٹتا جائیگا یہانتک کہ متصادم ہو کر کواکب آپسمین مل جائین گے اور اب سیلیے کہ اور نیچے جگہ مین گنجائش نہین باہم پہنسکر حرکت سے باز رہین گے اور زمین سے ہزارون بلکہ لاکہون میل اونچا گویا ایک مجوف کرہ کواکب متصلہ ملتصقہ سے بن جائیگا سوم ممکن کہ بوجہ اختلاف ثقل وحجم حرکات مختلفہ سے اوترین اور بوجہ اختلاف بعد ان دونون اختلافون مین مکافات ہو کر وہی صورت تلاصق وحدوث کرۂ مجوفہ پیدا ہو جائے یعنی دور کے ستارے بہاری ہون کہ تیز چلین اور پاس کے ہلکے سست مگر ہوا مین زمین سے ایک بعد معین پر دونون گروہ برابر پہنچین۔ تیز آنیوالون نے جتنی دیر مین مسافت بعیدہ طی کی سست چلنے والون نے اوتنی ہی دیر مین مسافت قریبہ طی کر لی اور ایک دوسرے سے ملکر رک رہے یہ حالت اوتنے کواکب مین کافی ہی جو فضا مین یہ کرہ بنائین باقی تارے جہڑ کر ان تارون پر گرین اور انہین پر

رک رہین کہ یہ کرہ بنائے ہوئے جگہ روکے ہین حدیث انہین احتمالون سے ایک کو مقتضی ہی۔ وہ کونسی حدیث حدیث ۷۰ امام ابوبکر ابن ابی الدنیا کتاب الاہوال اور ابن جریر و ابن ابی حاتم تفاسیر مین حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی قال ست آیات قبل یوم القیمة بینا الناس فی اسواقهم اذ ذهب ضوء الشمس فبینما هم کذلک اذ تناثرت النجوم فبینما هم کذلک اذ وقعت الجبال علی وجه الارض فتحرکت واضطربت واختلطت (ولفظ ابن جریر) واحترقت ففزعت الجن الی الانس والانس الی الجن الحدیث چہ نشانیان روز قیامت (یعنی فنائے مطلق) سے پہلے ہونگی اہل اثنا مین کہ لوگ اپنے بازارون مین ہونگے کہ ناگاہ آفتاب کی روشنی جاتی رہیگی وہ اسی حال مین ہونگے کہ یکایک ستارے جہڑ پڑین گے وہ اسی حال مین ہونگے کہ اچانک پہاڑ روئے زمین پر گر گر چلنا ٹکرانا شروع کرین گے آپسمین ملکر (تصادم کے باعث) جل جائین گے اب جن گہبرا کر آدمیون کے پاس آئین گے آدمی گہبرا کر جنون کے پاس جائین گے چرندے پرندے وحوش سب گہال میل ہونگے۔ و اذا الوحوش حشرت ○ جن کہین گے ہم خبر لاتے ہین کہ یہ ماجرا کیا ہی سمندرون پر جائین گے دیکہین گے کہ سمندر آگ ہو رہے ہین پانی شعلے مار رہا ہی واذا البحار سجرت ○ وہ اسی حال مین ہونگے کہ دفعةً ساتوین آسمان سے ساتوین زمین تک ایک تڑاقا ہوگا سب شق ہو جائین گے۔ اے عرش عظیم کے مالک تیرے غضب سے تیری ہی پناہ ولاحول ولاقوة الا باللہ وصلے اللہ علے سیدنا محمد وآلہ وامتہ وسلم ان تینون احتمالون پر تو ستارون کا گر کر زمین تک آنا ہی نہین جسپر کسی مرتد کا کوئی سوال پیدا ہو۔ ہم انہین کو اختیار کرتے ہین کہ حدیث ایسا ہی بتارہی ہی اور اگر سائل جاہل اس سے قطع نظر چاہے تو اوسکی حماقت جہالت سفاہت ضلالت ثابت کرنے کو ہنوز اور جوابات ہین مثلاً چہارم یہ کہ ستارون کے گرنے سے پہلے زمین

فنا ہوجائے اوسکے بعد ستارے چار طرف سے جھڑ کر آپس مین ایک دوسرے پر گرین اور اس فضا کو جس کے ایک حصہ مین زمین تھی اطراف سے بھر دین **پنجم** سب مین بڑا ستارہ کہ سب سے وزنی ہے سب سے پہلے پہنچکر زمین پر گرے اور سا دے ریزہ ریزہ کر دے اور خود اس بنا پر کہ اجسام ثقیلہ مرکز تک پہنچکر آگے طالب حرکت نہین ہوتے زمین کی جگہ گرد مرکز قائم ہوجائے اور ستارے اسپر گرین اور تلے اوپر جہان جس طرح جگہ پائین انبار ہوجائین **ششم** یہ بھی فرض کرلو کہ اوس ستارے کے صدمہ سے زمین نہ ٹوٹے آخر کم نہ اس سے کہ ستارہ اوسے دور پھینک کر خود وہان قائم ہو ستارے پر کواکب گرین اور کرون کے ایک دوسرے پر گرنے سے جگہ بھر نہین سکتی اونمین کسی نہ وسکے خلا مین زمین پڑی رہے **ہفتم** یہ بھی نہ سہی بلکہ لازم مانو کہ زمین جگہ سے ہٹے بھی نہین جب بھی ستارون کے لیے بکثرت وسیع جگہ اوسپر موجود ہے کہ دو کرون کا تماس فقط دو نقطون سے ہوتا ہے تو زمین تو بڑی چیز ہے ایک دانہ خشخاش پر آسمان کو جگہ مل سکتی ہے جبکہ وہ دانہ اوس سے باہر ہو اور آسمان کے صدمہ سے جگہ نہ چھوڑے جیسا کہ یہان فرض کیا گیا ہے تو وہ بڑا ستارہ تو زمین کے صرف ایک نقطہ پر قائم ہوگیا۔ اسی طرح اوس ستارہ کی جانب مقابل سے دوسرا عظیم ستارہ ٹوٹ کر زمین کی جانب دیگر پر جگہ لے ان دو ستارون نے تو زمین پر یون جگہ پائی اب باقی کواکب زمین تک آ ہی نہ پہنچین گے جبکہ وہ اوس خلا سے بڑے ہون جو زمین کے قریب ان دونون ستارون کے بیچ مین ہے اب جو تیسرا ستارہ آئیگا ان دونون ستارون پر ایک جانب قائم ہوگا اور چوتھا ان دونون پر انکی دوسری جانب اور اگر بعض ستارے اوس خلا کے قابل مانے جائین تو ان دو ستارون کے بیچ مین دو ستارے دو طرف سے اور اگر زمین کے ایک ایک نقطے پر قائم ہونگے اور اب قطعاً جگہ چار طرف سے گھر جائیگی اور باقی ستارے ستارون ہی پر
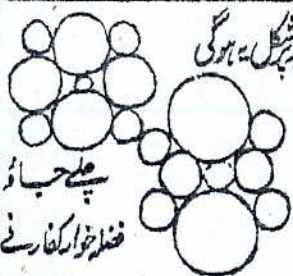
قائم ہوتے چلے جائین گے پہلی تقدیر پر شکل یہ ہوگی
اور دوسری تقدیر پر یہ
انپر جتنے چاہے ستارے بناتے چلے جاؤ
جگہ غیر محدود موجود ہے۔ دیانند اور اونکے فضلہ خوار کفار نے

اعتراض کا یہی طریقہ ایجاد کیا ہے کہ صاف سے صاف سہل سے سہل امر کو محض اپنی کوڑھ عقل سے محال و ممتنع ٹھہرا کر مسخرہ بن جاتے ہین آدن بدعقلون سے کیا شکایت مگران مسٹر کا اسلام دیکھا چاہیے کہ ایسی پوچ لچر مہملات سے اتنا گھبرائے کہ قرآن مجید ہی سے منکر ہو بیٹھے۔ مسٹر اتنے بھی بونگے ہیولے کیا ہوتے مگر غالباً بات وہی ہے کہ ملی بھگت ہے **جنگ زرگری** ہے وہ کھل کر مونھ آتے ہین یہ در پردہ حمایت عقائد اسلام کی بنا ڈھاتے ہین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ○ انھین جوابون سے اُسکے استہزائے اخیر کا بھی علاج ہوگیا مرتد لگلے تین لے تو زمین پر ستارون کا پہنچنا ہی نہین پھر زمین کے لپٹنے لپٹنے سے اونھین کیا بحث آور باقی چار لے تو ممکن کہ ستارے گرنے سے پہلے زمین نیست کر فنا کردی جائے یہ چہارم ہوا یا ستارے کے گرنے ہی سے پٹے اور اس کا قصہ طے ہوجائے یہ پنجم ہوا یا ستارون کے صدمہ سے ہٹکر کہین دور کے خلا مین پہنی ہوئی پڑی رہے یہ ششم ہوا یا نہ سہی زمین اپنی جگہ پر لپٹ کر کتنی ہی چھوٹی ہوجائے ستارون کو تو صرف دو یا زیادہ سے زیادہ چار نقطون بھر جگہ چاہیے وہ لپٹنے کے بعد بھی موجود ہے یہ ہفتم ہوا مگر اندھے بدعقلون کو سمجھ کہان **وقعہ ١٢** بعینہٖ یہی جل موسے علیہ الصلاۃ والسلام کی مچھلی کے ساتھ چلے۔ رب عزوجل نے جبا ونکو حضرت خضر کے پاس جانے کا حکم دیا توشہ راہ کے لیے زنبیل مین ایک مچھلی رکھ لی جس سے وہ اور اونکے رفیق یوشع علیہ الصلاۃ والسلام راستے بھر کھایا کیے

جب مجمع البحرین پہنچے مچھلی زندہ ہوکر دریا مین چلی گئی۔ اسپر مرتد معترض ہوا کہ بھُنی ہوئی مچھلی کیونکر زندہ ہوگئی" مسٹر کو بظاہر بھَنی کا ایک لفظ مل گیا چمک کر بولے بھُنی کس لفظ کا ترجمہ ہی" اور اسپر جیسا جیسا اپنے پیارے پر نکھرے بکھرے اوس کا بیان واقعہ دہم مین گزرا حالانکہ مرتد کا اعتراض کچھ خاص اس لفظ پر موقوف نہ تھا مچھلی کچی ہو یا بھُنی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ کہائی ہوئی نمک ملائی ہوئی بھُنی مسٹر کے یہان اگر کچی ہی مچھلی نمک ملا کر کھائی جاتی ہو تو بھنی نہ سہی خبیث اعتراض کا ملعون منشا تو یہ تھا کہ مردہ مچھلی نمک نشردہ مچھلی نیم خوردہ مچھلی کیونکر زندہ ہوکر دریا مین کود گئی مسٹر نے اپنی یہ دُکھتی یوہین چھوڑی ع بھاری پتھر تھا چوم کر چھوڑ دیا اور واقعی مسٹر کی معذوری ظاہر ہی اونھین خود اوسی ساختہ نیچر کا آزار اوسی بانشت بھر کے گھروندے مین گرفتار۔ خود انکا دھرم نہین مان سکتا کہ نمک ملائی آدھی کھائی مچھلی جی کر دریا مین چلی گئی مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی صحیح حدیثون کا کیا علاج کرین کہ کھلے نیچری ہی تو نہین نام کے اہلحدیث بھی مشہور ہین لہذا ع گویم مشکل وگرنگویم مشکل کی مصیبت مین وہی گول مول دکھائی جسمین دونون رنگ کی سمائی یعنی فرمایا صفحہ ۱۱۹۔ اُن آیتون مین خدا تعالے فرماتا ہی کہ حضرت موسے جب اوس موقع پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے مچھلی دریا مین کود گئی جب آگے بڑھے حضرت موسے نے خادم سے کہا کھانا لا۔ اوس نے اثنائے گفتگو مین عرض کیا آپ کو معلوم ہی کہ وہان مچھلی دریا مین کود پڑی تھی حضرت موسے نے کہا وہی جگہ ہی جسکی ہمین تلاش ہی۔ بتلائیے اسمین بھُنی کس لفظ کا ترجمہ ہی ہان اس مقام پر یہ سوال ہی کہ مچھلی کے کودنے سے حضرت موسے نے اوس مقام کو کیونکر پہچانا۔ اس کا جواب یہ ہی کہ خدا نے بتلا دیا تھا کہ جہان یہ مچھلی کود جائے وہان ہی تیرا مطلوب ہوگا اسلیے بتلایا گیا کہ اس مچھلی کا خیال رکھنا چنانچہ خدا کی بتلائی ہوئی خبر سچی ہوئی اصل مین

آپ بھی معذور ہین کسی غیر محقق واعظ یا محلہ کی بڑھیا سے سُن لیا کہ قرآن مین یون لکھا ہی نمبر لگوانے کا شوق ہی جھٹ سے لگوا لیا "مسلما نو مسٹر کی پھلجھڑی ملاحظہ ہو کیا میر بحری کترائی ہی۔ مچھلی کا مردہ ہونا۔ نمک سودہ ہونا۔ نیم خوردہ ہونا ایسا ہضم کرگئے جیسے کوئی بھُوکا بنگالی سوکھی مچھلی کو۔ اول تا آخر یہ رنگ تقریر وہ رکھا جسمین نیچر دانی کو ٹھیس نہ لگے گویا کوئی جیتی جاگتی مچھلی ساتھ لیلی تھی اور خدا نے یہ بتا دیا تھا کہ جہان یہ مچھلی کود جائے خضر وہین ہین۔ اب کہیے نیچر کا خلاف کدھر سے آئیگا۔ اور اس ستم عیاری قیامت مکاری کو دیکھیے کہ وہ مچھلی جو توشہ بنائی گئی اور کھانے مین کام آیا کی اور مجمع البحرین پر بحکم خدا زندہ ہوکر دریا مین چلی گئی یوشع علیہ الصلاۃ والسلام کو اوس کا حال بیان کرنا یاد نہ رہا جب ہان سے بڑھ گئے اور کھانے کا وقت آیا موسے علیہ الصلاۃ والسلام نے کھانا مانگا کھانا تو وہ مچھلی ہی تھی اب یاد آیا اور گزارش کی کہ ہم جو اوس چٹان کے پاس ٹھہرے تھے مچھلی تو وہین دریا مین چلی گئی۔ یہ سب بیان قرآن عظیم مین تصریحًا وتلویحًا موجود ہی۔ اس سے پتا چلتا تھا کہ کھانا مانگنے پر مچھلی کیون یاد آئی لہذا مسٹر کی بیوند کاری ملاحظہ ہو فورًا مضمون قرآن عظیم مین یہ لفظ اپنی طرف سے بڑھا دیے کہ اُوس نے اثنائے گفتگو مین عرض کیا" یعنی کھانا مانگنے پر وہ مچھلی یاد نہ آئی تھی بلکہ باتون باتون مین سوال موسے علیہ الصلاۃ والسلام سے ایک بیجلا قہ بات یوشع علیہ الصلاۃ والسلام نے اثنائے گفتگو مین یہ بھی کہدی کہ مچھلی وہان دریا مین کود گئی۔ رہا یہ کہ کھانا مانگنے کا کیا جواب دیا یہ واحد غائب حالانکہ قرآن عظیم صاف فرما رہا ہی کہ اونکے کھانا مانگنے ہی کا یہ جواب تھا جس سے ظاہر کہ وہ مچھلی اونکا کھانا تھی۔ سچ ہی قرآن وحدیث کی یہ گت نہ بنائین تو اہلحدیث کیسے کہلائین مگر ہوشیاری دیہی کہ گو نمک تو یہ کچھ۔ لیکن اول تا آخر زندہ کا لفظ کہین نہ لکھا

جس سے مسلمانون کے سامنے بات گڑھنے کو گنجائش رہے کہ ہمنے اوس مچھلی
کے مردہ یا خوردہ ہونے کا کہان انکار کیا ہی۔ عقلا جانتے ہین کہ اگر مردہ مانتے تو
مرتد کے اعتراض کا کیا جواب دیا۔ کیا صرف بھُنی مچھلی خلاف نیچر ہی اور کچی آدھی
کھائی ہوئی ہو تو اوس کا دریا مین کود جانا کچھ تعجب نہین غرض

عیار ہو مکار ہو جو آج ہو تم ہو		بندے ہو مگر خوف خدا کا نہین رکھتے

اب اولا احادیث سُنیے کہ آپ کو خبر ہو کہ یہ کن کو آپ نے غیر محقق واعظ اور
محلہ کی بڑھیا بنایا **حدیث ۱۰۸** صحیح بخاری شریف مین بروایت عبد اللہ
بن عباس حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالے عنہم سے ہی رسول اللہ صلے اللہ
تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین ایک شخص موسے علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت مین
حاضر ہوا عرض کی یا رسول اللہ کیا روے زمین پر کوئی آپ سے بھی زیادہ علم والا
ہی فرمایا نہ۔ ارشاد ہوا ہان ہی۔ عرض کی اے رب میرے کہان۔ فرمایا جہان تو دو
دریا ملے ہین۔ عرض کی اے رب میرے کوئی نشان بتا دے۔ فرمایا خذ نونا میتا
حیث ینفخ فیہ الروح ایک مردہ مچھلی لیلے جہان اوسمین جان پڑجائے وہ وہین
ہی۔ صحیح مسلم شریف مین یون ہی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے
فرمایا قیل لہ تزود حوتا مالحا فانہ حیث تفقد الحوت موسے علیہ الصلاۃ والسلام کو
حکم الٰہی ہوا کہ نمک ملی مچھلی کو اپنا توشۂ راہ کر جہان وہ مچھلی تیرے ہاتھ سے جاتی
رہی خضر وہین ہین۔ کیون مسٹر کیا زندہ مچھلی توشہ ہوتی ہی کیا جیتی مچھلی نمک ملائی
جاتی ہی۔ بلکہ لطیف طبائع مین تو کچی مچھلی مین نمک ڈالنے کا بھی دستور نہین اس سے
بھُنی کی طرف بھی اشارہ ہی۔ ابن جریر کی روایت یون ہی رسول اللہ صلے اللہ
تعالے علیہ وسلم نے فرمایا خرج موسے ومعہ فتاہ وحوت ملیح قد قیل اذا حیی ہذا الحوت
فی مکان فصاحبک ہنالک موسے چلے اور اونکے ساتھ اونکے خادم تھے اور ایک

مچھلی نمک ملی۔ اونکو فرما دیا گیا تھا کہ جہان یہ مچھلی زندہ ہو جائے تمہارا مطلوب وہین
ہی۔ صحیح بخاری و ترمذی وغیرہما کی ایک روایت مین ہی وکان الحوت قد اکل منہ
فلما قطر علیہ الماء عاش اوس مچھلی مین سے کھا چکے تھے جب وہ اسپر پانی ٹپکا وہ
جی اوٹھی **حدیث ۱۰۹** ابن المنذر وابن ابی حاتم حضرت عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے راوی ان موسے علیہ الصلاۃ والسلام شق الحوت
وملحہ وتغدی منہ وتعشی بیشک موسے علیہ الصلاۃ والسلام نے اوس مچھلی کو چیرا
اور اوسمین نمک بھرا اور دونون وقت اوسمین سے تناول فرمایا۔ ابن عساکر کی
روایت بطریق سعید بن جبیر یون ہی کان فیما تزوداہ حوت مملوح وکانا یصیبان
منہ عند العشاء والغداء اونکے توشہ مین نمک ملی مچھلی تھی وہ دونون صبح شام اوسمین
سے کھاتے تھے **حدیث ۱۱۰** ابن ابی شیبہ وابن المنذر وابن ابی حاتم سعید
بن جبیر سے راوی قال کان مملوحا مشقوق البطن وہ مچھلی نمک ملی پیٹ
چری تھی **حدیث ۱۱۱** ابن جریر قتادہ سے راوی تزودا سمکۃ مملوحۃ فی مکتل
لہما فلما اتیا ذلک المکان رد اللہ الی الحوت روحہ ایک نمک آلود مچھلی زنبیل مین
توشہ کے لیے رکھ لی جب وہان پہنچے اللہ تعالے نے مچھلی زندہ کر دی ثانیاً
مسٹر آپ ایک مچھلی کے جینے پر مرے جاتے ہین صحیح بخاری کتاب التفسیر
دیکھیے وفی حدیث غیر عمرو قال وفی اصل الصخرۃ عین یقال لہ الحیاۃ لا یصیب
من مائہا شیٔ الا حیی (وللابی ذر یقال لہا الحیاۃ لا تصیب شیئا الا حیی) فاصاب
الحوت من ماء تلک العین فتحرک وانسل من المکتل فدخل البحر اوس چٹان کی
جڑ مین چشمہ ہی جسے آبحیات کہتے ہین جس چیز کو اوسکا پانی چھو جائے جی اوٹھتی ہی
وہ پانی اس مچھلی کو لگا فوراً ہلی اور آہستہ زنبیل سے نکلکر دریا مین چلی گئی
ابن جریر کی حدیث یون ہی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا

والی ذلک لما رماء الحیاۃ من شرب منہ خلد ولایقاربہ شئی میت الاحیی فلما نزلا

ومس الحوت الماء حیی فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا اس پانی کے پہلو مین چشمۂ حیوان ہی
جو پیے قیامت تک جیے اور جو مردہ چیز اوس کے پاس آئے زندہ ہو جائے جب
موسے و یوشع علیہما الصلاۃ والسلام وہان اوترے اور مچھلی کو پانی چھوا جی اوٹھی
دریا مین سرنگ بناتی چلی گئی **حدیث ۱۱۲** ابن ابی حاتم **قتادہ** سے راوی ہی

انی الحوت علی عین فی البحر یقال لہا عین الحیاۃ فلما اصاب تلک العین رد اللہ

الیہ روحہ دریا مین ایک چشمہ ہی جسے چشمۂ حیوان کہتے ہین اوس کا پانی لگتے ہی
مچھلی مین اللہ تعالے نے دوبارہ جان ڈالدی ۔ کیون مسٹر یہ کیسا سخت خلاف
نیچر پھر اسپر وہ تنگ خیالی کی جاہلانہ تاریک سگالی بھی وارد جو قصۂ یاجوج وماجوج
مین مرتد نے پیش کی اور آپکی بانگ بطال احادیث صحیحہ کی طرف پھیر دی کہ یورپ
والون نے چپا چپا زمین تلاش کر ڈالی روئے زمین کی آبادی معلوم کر لی
مگر یاجوج ماجوج اونکو کہین نہ ملے " یونہین مرتد لوگ اس چشمہ پر بھی موںھ آئینگے
مسٹر تم کہانتک بخاری ومسلم کی حدیثین باطل کروگے تمھین خدا عقل انسانی وایمان
رحمانی دیتا تو ان گیدڑ بھبکیون سے یون دست پاچہ نہ ہوتے وجوہ سنیے (۱)
یورپ کی تحقیقات صدہا برس سے جاری ہی اور ہنوز ناقص ناتمام ہی ہمیشہ نئے
جزیرے نئے مقام نکلتے آتے ہین اور ہمیشہ ادعا یہی رہتا ہی کہ چپا چپا بھر معلوم
کر لیا پھر اور معلوم ہوتا ہی جو پہلے خواب مین نہ تھا ایسے ناقص وقاصر استقرا پر سر
منڈا کر بیٹھنا اور احاطۂ کلیہ کے دعوے کر کے اکڑنا اینٹھنا کیسے سخت احمق بونگے
بے تمیز کا کام ہی (۲) صدہا سال کی سخت جانکاہ کوششون مین ایک آدھ
جہاز اسّی درجے عرض شمالی تک پہنچ پایا ہی اور جانب جنوب اس سے بھی کم
تو نقطۂ ارض محاذیۂ قطب کے گرد وہ دائرہ جس کا قطر بیس درجے کامل یا

اس سے بھی زائد ہی کہ دونون طرف **تیس لاکھ میل سے زیادہ زمین**
باقی ہی جس تک رسائی اسوقت تک میسر نہین اور چپا چپا بھر ڈھونڈھ ڈالنے کا ادعا
نہین کیا معلوم کہ اس تیس لاکھ میل مین کتنے جزیرے کتنے پہاڑ بلکہ کتنی آبادیان
ہین اور تمھارے پاس کیا دلیل ہی کہ ذوالقرنین یا موسے کلیم کا وہان پہنچ جانا محال
تھا دنیا مین انقلابات ہوتے رہتے ہین دریا کے جنگل جنگل کے دریا ہو جاتے ہین
اپنے جہل وعجز کو حجت وبرہان بنا لینا عجب جہالت مطرودہ ہی (۳) رہین جنگلون
پہاڑون دریاؤن مین ایک ممدود خط کی مشابہ ہوتی ہین جنمین گزرنیوالا اطراف
کی عظیم پہنائی کا احاطہ نہین کرتا علے الخصوص سمندرون مین تو جہانتک جہازون
کا گزر ہوا ہی اوسقدر زمین پر بھی یہ ادعا کہ چپا چپا ڈھونڈھ ڈالا محض زبان رازی
ہی ۔ نفی کی ایسی شہادت وہی دین گے جنکو اپنے حال کی بھی تمیز نہین وراد
وہی قبول کرین گے جنکو نام عقل وہوش عزیز نہین (۴) پہاڑون کے سلسلے
مین ایک درہ کہ محکم دیوار سے مسدود کر دیا گیا جسے ہزارون برس گزرے خاک
جمکر پیڑ اوگ کر دونون پہاڑ اور وہ دیوار سب شئی واحد ہو گئی ناواقف سر پٹکا کر
تمیز کیونکر پائے یونہین دو سمندرون مین ایک باریک چشمہ جسپر ٹھہرنے والے
اور مچھلی کی علامت آنکھون سے دیکھنے والے بھی آگے بڑھکر اوسکی تمیز نہ کر سکتی
تھے ولہذا اونکی پہچان کے لیے مچھلی کی سرنگ باقی رکھی گئی جسکا ذکر ابھی آتا ہی
جاہل ناواقف سٹیم کی اندھا دھند روانی مین اوسے کیا پائین مگر احمق وہ جو ناقص
قاصر تلاش پر نہ ہونا سمجھ لے اور اوس سے بڑھکر نا شخص وہ جو اوسکی نفی پر
سر منڈا بیٹھے اور ان سب سے بڑھکر مسکین بار بروہ کہ ایسی پادر ہوا خرافات سُنکر
دکھلا جائے اور صحاح احادیث وآیات قرآنیہ کو رد کر بیٹھے ع آدمیان گم شدند
ملک جہالت گرفت بہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ثالثاً مسٹر تم نے

بخوف نیچر مچھلی کی موت یون چھپائی مگر دریا کی سرنگ کدھر گنوائی صحیح بخاری شریف
مین ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا رجعا یقصان فی آثار ہما فوجدا فی البحر
کالطاق ممر الحوت فکان للفتی عجبا وللحوت سربا دونون اپنے نشان قدم پر پلٹے تو دریا مین طاق سا
پایا جہان سے ہوکر مچھلی گزری تھی یہ خادم کے لیے تعجب ہوا اور مچھلی کی سرنگ صحیحین وغیرہما مین
ہی رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا امسک اللہ عن الحوت جریۃ الماء فصار علیہ مثل
الطاق جہان جہان وہ مچھلی دریا مین گزری اللہ تعالی نے پانی روک دیا کہ طاق سا ہوکر
رہ گیا ایک روایت صحاح مین یہ زائد ہی حتی کان اثرہ فی حجر یہانتک کہ گویا وہ پتھر مین نشان
تھا حدیث ۱۱۳ ابن ابی حاتم وابن جریر وابن مردویہ اُبی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ
سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا انجاب الماء منذ کان
الناس غیرہ ثبت مکان الحوت الذی فیہ فانجاب کالکوۃ حتی رجع الیہ موسے فرای
مسلکہ پیدائش آدم سے اوسکے سوا کوئی پانی یون مجوف نہ بنا مچھلی کی جگہ ویسی ہی
قائم رہی کہ طاقچہ کی طرح مجوف تھی یہانتک کہ موسے علیہ الصلاۃ والسلام
نے واپس آکر اوسے دیکھا حدیث ۱۱۴ و ۱۱۵ ابن عساکر حضرت عبد اللہ
بن عباس اور ابن ابی شیبہ وابن المنذر وابن جریر وابن ابی حاتم مجاہد
سے راوی واللفظ للاول موسے عجب من اثر الحوت ودوراتہ التی غار فیہا فاتبع
موسے ویوشع اثر الحوت فی البحر موسے علیہ الصلاۃ والسلام کو عجب آیا کہ مچھلی
جہان جہان دریا مین گھومتی ہوئی گزری اوس کے نشان ویسے ہی باقی تھے
موسے ویوشع اونھین نشانون پر چلے حدیث ۱۱۶ ابن جریر وابن ابی حاتم
بطریق عوفی عبد اللہ بن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے راوی جعل الحوت
لا یمس شیئا من البحر الا یبس حتی یکون صخرۃ مچھلی کے بدن کو پانی کا جو حصہ لگا
سب سوکھ کر پتھر ہوتا گیا حدیث ۱۱۷ ابن المنذر سعید بن جبیر سے

راوی قال اثرہ یابس فی البحر کانہ حجر مچھلی کی گزرگاہ دریا مین خشک ہی گویا
وہ پتھر ہی حدیث ۱۱۸ ابن جریر قتادہ سے راوی جعل لا یسلک فیہ طریقا
الا صار ماءہ جامدا وہ مچھلی جہان سے گزری پانی جم کر رہ گیا رابعا یہ سرنگ تو خود
قرآن عظیم مین مذکور واتخذ سبیلہ فی البحر سربا ○ مچھلی دریا مین سرنگ
بناتی چلی گئی۔ کیون مسٹر مچھلی بفرض غلط زندہ ہی تھی یہ پانی مین سرنگ بنجانا
جہان مچھلی گزرے پتھر ہوجانا یہ کیا تمھارے ساختہ نیچر پر ہزار پتھر اوسے بڑھکر نہین
مسٹر یقین جانو کہ اوسکی قدرت کے دریائے عظیم زخار نا پیدا کنار مین تمھارا
ساختہ نیچر ایک ذلیل بھینسا ہی جسکی دم پکڑے تم ہرگز پار نہین ہو سکتے خامسا
مولے عز وجل اپنے بندے یوشع علیہ الصلاۃ والسلام کا قول ذکر فرماتا ہی واتخذ
سبیلہ فی البحر عجبا ○ تعجب ہی کہ مچھلی نے دریا کی راہ لی۔ مسٹر جیتی مچھلی
کا دریا مین کود جانا کیا جائے تعجب تھا تعجب تو یہی ہوا کہ آدھی کھائی مچھلی زندہ
ہوکر دریا مین چلدی۔ ابن جریر وابن ابی حاتم نے عبد الرحمن بن زید بن اسلم
مولائے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضے اللہ تعالے عنہ سے اس آیت کی تفسیر
مین روایت کی قال عجب اللہ حوت کان یوکل منہ دہرا ای شئ اعجب من حوت
کان دہرا من الدہور یوکل منہ ثم صار حیا حتے حشر فی البحر خدا کی قسم تعجب ہی وہ مچھلی
جس سے مدتون کھایا گیا اوس مچھلی سے زیادہ عجیب کیا چیز جو مدتون کھائی گئی
پھر زندہ ہوکر دریا مین چلی گئی۔ ہان مسٹر آگے پیچھے نہ دیکھنے والے بدبخت کون
ہوتے ہین خلعت چاردہ پارچہ ہمایون باد لطیفہ جلیلہ وفائدہ
جمیلہ حدیث ۱۰۸ مین جو ابن جریر کی روایت گزری اوس کے آخر نے مسٹر اور
مسٹر کے کنبے بھر پر آخری بول دی ذرا سننا چاہیے اوسمین عبد اللہ بن عباس
رضے اللہ تعالے عنہما فرماتے ہین فظہر موسے علی الصخرۃ فاذا رجل ملتف فی

کسائہ قال لہ موسے ہَل اَتّبعک علےٰ ان تعلمنی مما علمت رشدا قال انک لن تستطیع معی

صبرا وکان رجلا یعلم **علم الغیب** قد علم ذلک فقال موسے بلے قال کیف

تصبر علی مالم تحط بہ خبرا ای لم تحط من **علم الغیب** بما اعلم جب موسے

علیہ الصلاۃ والسلام چٹان پر چڑھے ایک شخص اپنے کمل مین لپٹا دیکھا موسے

نے اونسے فرمایا مین اسلیے آپ کے پاس آیا ہون کہ اپنے علم مین سے مجھے بھی

کچھ سکھا دو وہ بولے آپ سے ہرگز میرے ساتھ صبر نہ ہوسکے گا خضر **علم غیب**

جانتے تھے اونھین اسکی تعلیم ہوئی تھی۔ موسے نے فرمایا۔ کیون نہین یعنی

مین صبر کرونگا۔ کہا جس چیز کو آپکا علم محیط نہین آپ اوسپر کیونکر صبر فرمائین گے یعنی

خضر فرماتے ہین جو **علم غیب مین جانتا ہون** آپکا علم اوسے محیط نہین۔ مگر

مسٹر اینڈ کو یعنی وہابیہ پارٹی پر کیا حضر کہ اونکے یہان سدا سے انبیاء مرسلین مشرک

ہوتے آئے ہین دیکھو حضرت مجدد المائۃ الحاضرہ کا الکمال الطامۃ علے شرک سوی

بالامور العامۃ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **واقعہ ۱۳** یہ اصحاب فیل کے

قصے مین عجب مستہ ہتھنی کی اوکھڑی چال چلے **پرندون کا ہاتھیون کو ہلاک**

کرنا جو قرآن عظیم مین ارشاد ہوا مترد نے اوسپر کہا کہ ہاتھی کجا ابابیل ایک کرم خور

جانور اوسپر اول تو مسٹر بکمال محبت جگری یون بل بل گئے صفحہ ۱۴ قربان ایسی

سمجھ پر آپ ابابیل سے مراد وہ جانور لیتے ہین جنکو ہندوستان مین ابابیل کہتے

ہین۔ کیون نہ ہو آخر پنجابیون کی نسل ہین اپنی مادری زبان کیونکر بھولین سنیے

ہم آپکی غلطی رفع کرنے کو بتلاتے ہین ورنہ ہمپر ضرور نہ تھا کہ بتلادین۔ ابابیل گروہ

کثیر۔ پس معنے یہ ہین کہ خدانے بہت سے جانور بھیجے جو اپنی چونچون مین فوج

پر کنکریان مارتے وہ کنکریان اونکو ایسی لگتین جیسے بندوق کی گولی۔ خدا کی قدرت

اور اصول موضوعہ نمبر ۲ کو ملحوظ رکھکر اسپر کوئی سوال نہین " مسٹر اولا خدا کی قدرت تمھین

یاد رہتی اصول نمبر ۲ منسوخ نہ ہوگیا ہوتا تو جا بجا ساختہ نیچر کی بھبکیون سے جو

آپ بوکھلائے صدہا آیات قرآن و احادیث رد کر آئے یہ دن کیون دیکھتے

سب جگہ مسلمان ہان سچا مسلمان یہی جواب دیتا کہ مسخرو تنگ خیالو تاریک نظرو

پتھر پوجاریون کے پتر و مترو تم اللہ قدیر مقتدر مختار عزیز جلیل واحد قہار کو اپنے پتھرون

پر قیاس نہ کرو۔ ہان ہان سب کچھ ہوا قوم لوط کے شہرون کو جبریل آسمان تک

لیگئے اور اولٹ دیا دھات کا بچھڑا تمھارے ماتا پتا کی طرح بولا شیطانون پرستارونکی

مار ہوتی ہی جیسی تمھاری مت پر شیطانون کی۔ قیمہ قیمہ کرکے مختلف پہاڑون پر

رکھے ہوئے ہمیر جانور جیسے اور پاؤن چلکر اپنے سرون سے آملے اگرچہ قیمے سے

بد گئے دلے وحشیون کے گلے پر چھری چلے بہشت سے دنبہ فدیہ کو آیا اور ذبیح

علیہ الصلاۃ والسلام کی گردن مبارک پر کچھ اثر نہ ہوا پتھر سے ناقہ پیدا ہوا بادل بنی

اسرائیل کا سایہ بان بنا اونپر من وسلوی اوترا اور اگر ثابت ہو کہ خود بخود کھن جاتین

اونمین رگ ہوتی نہ خون نہ ہڈی تو یہ بھی سہی اور اس سے لاکھ درجے عجیب تر سہی

مردہ مچھلی خوردہ مچھلی ضرور زندہ ہوئی اور دریا مین چلی گئی ابابیل نے ہاتھیون پر

کنکریان ماریں اور کھلیان کر دیا ہان ہان سب کچھ ہوا اور اس سے لاکھون کرورون

درجے عجیب تر ہوا پھر تمھارے ساختہ نیچر کی امان کا کیا اجارہ۔ ای تنگ گڑھیا کی

ٹرسی مینڈ کو پتھر کے بندون کے بچو بھائیو تم اوس واحد قہار کی قدرت کیا جانو

ای تنگ فہم تیرہ عقلو کچھ دنون کسی ادنے طالبعلم کی پالاگن کرو جو تمھین قانون

مناظرہ سکھائے اور ہٹ چھوڑو تو آدمی بنائے جو نرا عقل کا بندہ ہو وہ بھی نفی

اوس بات کی کرتا ہی جو مخالف عقل ہو۔ مخالف عقل وہ جسکے بطلان پر عقل

دلیل قائم کرے یعنی وہ جسکے مقدمات صحیح و ثابت قطعی نظری یا تراش و خراش وہم سے

منزہ بدیہی ہون آپنے تنگ گھروندے سے آگے نہ سوجھائی دینا کوئی دلیل نہین

ہماری سمجھ مین نہین آتا جی نہین مانتا یہ کوئی دلیل نہین۔ ایسی باتون کو کچے
لونڈے یا بچے پاگل دلیل سمجھا کرتے ہین احمقو ہنّتو وہ باتین جنکو تم مطابق نیچر
سمجھ رہے ہو وہ بھی تمھین ایسی ہی عجیب نظر آتین اگر رات دن واقع نہ ہوتی رہتین
پتھر سے ناقہ بنا کیا اس سے زیادہ عجیب تر ہی کہ ایک بوند پانی عورت کے پیٹ
مین ٹپکے اور وہ جیتا جاگتا انسان بنکر نکلے ریاضی طبعی عقلی نقلی علوم حل کر دے
ہی کوئی عقلی دلیل جس سے ثابت ہو سکے کہ پتھر کا ناقہ بن جانا پانی کی بوند کے
فلاسفر کامل بنجانے سے زیادہ بعید ہی مگر اسے روزانہ دیکھ رہے ہو اسلیے مساوات
ہو گئی اچنبا نہین ہوتا کیجی عقل کا قاعدہ ہی نئی بات سے چونکتی ہی پھر ذرا چونکنا
کسی عاقل کے نزدیک کوئی دلیل نہین۔ بلکہ یہ چونکنا ہی عقل کا اپنا تقاضا نہین
جس ناقص عقل پر وہم غالب آگیا ہی وہ اوسکے بھڑکانے بھڑکتی ہی۔ دیکھو تمھارا
دوست تمھارا یار جو ہمیشہ تنہائی مین تمھارا اُنس ہوتا جی بہلاتا اوسکے پاس بیٹھے
دل لگتا ابھی ابھی ایک اکیلے اندھیرے مکان مین صرف وہ اور تم ہو اوس
تنہائی مین اوسی سے تمھاری دوسراہت ہی اوس اندھیری کالی بھیانک رات
مین اوسی کے پاس ہونے سے تمھاری راحت ہی کہ یکایک ویسے سانپ نے کاٹا
اور وہ مر گیا اب وہان تم ہو اور اوسی تمھارے پیارے کی لاش۔ اب تمھین اوس
سے خوف لگتا ہی اوسکے پاس بیٹھے گھبراتے ہو حالانکہ عقل کہہ رہی ہی کہ یہ وہی تو
ہی جو یار صحبت تھا جو مونس خلوت تھا۔ اب اس سے گھبرانا کیون۔ اور اگر بالفرض
یہ کوئی ڈر کی چیز تھا تو اوسوقت اس سے ڈرنا تھا جب یہ زندہ تھا کچھ کر سکتا تھا
اب کہ دست و پا ہلانے سے بھی عاجز ہی اس سے خوف کھانا کیون۔ مگر وہم نہین
مانتا یہانتک کہ کچون کی عقل کو بھی دبا لیتا ہی۔ تو وجہ کیا۔ وہی نئی بات ہونا انسان
زندون کی صحبت سے مانوس ہی اور میت کی صحبت نئی بات۔ لاجرم گھبرا اٹھو

بھلا یہ میت ہی۔ فرض کیجیے کہ ایک شخص بند کوٹھری مین دروازہ اندر سے مقفل
کیے بیٹھا ہی کہ دفعۃً ایک پری جمال ماہ تمثال شکل سامنے آئے خواہی نخواہی
گھبرا جائیگا کیون نظر آنا نئی بات ہی اگرچہ شکل وہ موہنی ہی کہ معہود و معروف طور پر
ملے تو دل کی کلی کھلے۔ پھر ہر قرن ہر ملک کے لوگ اپنی اپنی معہودات سے مانوس
ہین اور اونکا خلاف پائین تو ایسے ہی متعجب ہون جیسے ای آریو اور ای نیچرپولیو
ای مسٹر اور ای پادریو تم ان وقائع پر بھڑکتے تھرکتے ہو حالانکہ وہی باتین جس قرن
یا ملک مین معہود ہین وہان کے لوگ ونپر اصلا متعجب نہین۔ جن جنگلی کوہی یائی
دور دست مقامون جزیرون مین ریل اور تار نہین نہ اون لوگون کا ان ملکون
مین گزر ہوا کہ دیکھتے اگر اونسے جاکر بیان کیجیے تو کبھی اونکی عقل قبول نہ کریگی کہ
سوکھے تختے جنھین آدمی جانور کوئی نہ کھینچے لاکھون من بوجھ کھینچے لیے جاتے
ہین اور انسان کے قابو مین ہین جہان روکے یا رک گئے جب چلنے کو کہا چلدیے
ہمارا ایک دوست ہزار کوس پر بیٹھا ہی یا گھنٹے مین ہم اوس سے باتین کر لیتے
ہین ایکدن مین وہ رستہ پھانک کر ہمارے پاس آجاتا ہی۔ جبتک فونو نہ نکلا تھا
اگر کہا جاتا کہ آدمی کی آواز ہمین صندوقچی مین بند کردو کہ اوسے مرے ہوئے ستّو
برس ہو جائین مگر ہم جب چاہین اوس کا پڑھنا گانا بعینہ اوسی کی آواز اوسی کے
لہجے اوسی کے لفظون مین سن لین اور دن مین سو سو بار بلا تفاوت اوسی کا اعادہ
کرا سکین تو آپ حضرات یہی کہتے کہ پاگل ہو محض خلاف نیچر ہی۔ بھلا کیونکر متصور ہی
اب کہ نکل آیا اور گلی گلی مارا پھرتا ہی تعجب نہین ہوتا۔ جب انسانی ناقص قاصر مجازی
جھوٹی صناعیان محدود نہین نت نئی باتین کھلتی جاتی ہین جو پہلے تمھارے خواب
مین بھی نہ تھین تو اوس قادر مقتدر حقیقی سچے اصلی نامتناہی قدرت والے کی صنعتون
کو کیون اپنے تنگ گھروندے مین گھیرے لیتے ہو۔ للہ انصاف اس سے بڑھکر

کوئی بے انصافی کوئی بدعقلی کوئی خرمنشی ہی تمام آریون پادریون اور اونکے فضلہ خوارن نیچریون قادیانیون اور ان سب کے پس خوردہ نوش مسٹر سب کی تمام کج عقلیون استبعادون کا ایک یہی جواب شافی ہی۔ رہا واقعہ یاجوج و ماجوج اوس مین آریہ اور اوسکے ساتھیون کی دندان شکنی زیر واقعۂ دوازدہم گزرہی آور روز قیامت ستارے گرنے پر تمسخر کی گردن زنی وہین مذکور ہوئی۔ آریہ خوش نہ ہو کہ مسٹر کے جوابون کی دھجیان اوڑرہی ہین ہمارے اعتراض بچ رہے۔ مسٹر شاد نہ ہو کہ ہماری نیچر پرستی کا رد کرکے مسلمان خود جواب دے سکے دونون کو کھولکر دکھاؤ کہ دیکھو مسلمانون کے جواب ایسے ہوتے ہین و للہ الحمد۔ اتنا تو مرتد کی صفر اشکنی کو ضرور آب پھر مسٹر کی خبر لیجیے ؎

چقدر بدبشت حشمت بہ پیت دیدہ ام من ۔ چقدر رسیدہ تو چقدر رسیدہ ام من

ثانیا جب خدا کی قدرت اور اصول نمبر ۲ یاد دلانا تھا تو ابابیل اگر یہی چڑیا ہوتی ایسی بدکنا کیا۔ ابابیل تو بڑی ہی العظمۃ للہ وہ واحد قہار چاہے تو ایک پدے بلکہ مکھی بلکہ بھنگے کی پھینکی کنکری بلکہ رائی سے لاکھ ہاتھی ایک ساتھ ہلاک کردے بلکہ ہزار کوہ ہمالیہ کو خاک کردے **ثالثا** آپ ان ابابیلون سے اوڑرے تھے تو کوئی ثبوت دیتے کہ وہ پرندے ایسا پہاڑ ساجثہ رکھتے تھے سو سو من کی سلین اونکی چونچون پنجون مین تھین ہزار ہزار گز بلندی پر سے اونھین پھینکتے تھے جن سے ہاتھیون کا ہلاک ہونا آپکی تنگ نیچر دانی مین سما سکتا اتنی بات سے کہ خدا نے بہت سے جانور بھیجے کیا کام چلا بہت سے ہونیکا مرتد کو کیا انکار تھا اور عدد کی کثرت سے اونکی جسامت قوت اور اونکے پھینکے پتھرون کی عظمت کیونکر بڑھ گئی **رابعا** لطف یہ کہ یون نیچر دانی سنبھالتے ہوئے بھاگے اور پھر اوسی کروٹ اوندھے گرے کہ چونچون مین کنکریان مارتے وہ گولی سی لگتین مسٹر تمھارے پیارے کو اوسکی مادری زبان یاد تھی کیا تم اپنی مادری بھول گئے کنکریان اونھین چھوٹی چھوٹی خفیف المقدار کو کہتے ہین جو کسی طرح آپ کے نیچریہ ہاتھیون کے

ہلاک کو کافی نہین **خامسا** مزہ یہ کہ قرآن عظیم نے **حجارۃ** فرمایا ہی جسکا خاصہ ترجمہ پتھر تھا مسٹر چھوٹے جانور سے بھاگے تھے تو ادھر کنکری سے بھاگ کر پتھر کہے ہوتے مگر پیارے دھرمپال کی تقلید کہان چھوٹے وہ کنکریان بولا تھا وہی انکے مونھ لگین۔ خیر یہانتک تو اپنی چلتی خاک بھس کچھ اسلامی رنگ کی بولے بھی تھے آگے پھر **نیچریت** کی رگ پھڑکی اور قرآن عظیم مین **تحریف** کی یاد آئی ع چھٹتی نہین ہی مونھ سے یہ کافر لگی ہوئی ۔ اسی بُری دھت کے میل نے ہاتھیون کے مقدمہ مین انکی بے آنکس طبیعت کے یون پیکڑے کاٹے۔ فرماتے ہین صفحہ ۱۰۸ اور معنے بھی سننے چاہو تو ہم سناوین طیر کا اطلاق پھرتیلی فوج پر بھی آتا ہی جیسا کہ ایک شاعر کا قول ہے ؎

این المفر لمن عاداہ من بنی ۔ والوحش والطیر اتباع تسائرہ

یعنی ممدوح سے دشمن کو کہان پناہ۔ وحشی اور طیر یعنی پھرتیلی فوج اوسکی ساتھ چلتی ہی۔
پس آیت کے یہ معنی ہین خدا نے ادبیرعربون کی پھرتیلی فوج بھیجی جنھون نے اونکو پیون سے پتھر مار کر تباہ کردیا۔ کیسے تو عقل بڑھی یا بھینس۔ مفسرین کے اقوال پہلے کسی معتبر تفسیر مین باسند دکھائیے پھر جواب پوچھیے " مسٹر **اولا** اللہ عزوجل فرماتا ہی طیرا ابابیل ○ پرندون کے گروہ اور آپ کہتے ہین پھرتیلے آدمی طیر کا اطلاق چالاک آدمیون پر حقیقت ہی یا مجاز اول بداہتہً باطل اور ثانی کی طرف بلا دلیل کلام کا پھیرنا عین تحریف ہی **ثانیا** مسٹر کی قسمت کو سند کے لیے شعر بھی ملا تو وہ جس سے ہرگز اونکے دعوے کا ثبوت نہین بلکہ انصافاً وحش و طیر سے پھرتیلی فوج مراد لینا شعر کو اوسکے درجہ بلاغت سے برادینا ہی کہان تو یہ کہ دشمن اوس سے بھاگ کر کہان جائے کہ جنگل کے وحشی آسمان کے پرندے تک اوسکے تابع اور اوسکی جلو مین ہین۔ اور کہان یہ کہ دشمن کو اوس سے کہان پناہ کہ اوسکے ساتھ پھرتیلی فوج ہی۔ فوج ساتھ ہونا ایک معمولی بات ہی اوسمین مدح ہوئی یا معنے حقیقی مین **ثالثا** قرآن عظیم نے آپہی جیسون کے مونھ مین پتھر دینے کو

فرمایا تھا ترمیھم بحجارۃ من سجیل ○ وہ پرندا نھین کنکر کے پتھر مارتے تھے کیسے
مکہ معظمہ کے کوہستان مین پتھرون کی کیا کمی تھی کنکر وہان کہان تھے کیا گوپھن مین
پتھر رکھکر نہین پھینک سکتے کنکرون ہی کی ضرورت ہو کہ پاس موجود پتھر چھوڑکر اوس
فوج کو خدا جانے کہان سے کنکر ڈھوکر لانے کی ضرورت ہوئی مسٹر یہ تمھارے دنیوی
پتھر نہ تھے بلکہ وہ کنکر سے بنائے ہوئے علامت فرمائے ہوئے پتھر ہین جو بارگاہ قدرت
مین الیسون ہی کے لیے طیار رکھے ہین جو اوسکے کلام کو رد کرین قال اللہ تعالی قالوا
انا ارسلنا الی قوم مجرمین ○ لنرسل علیھم حجارۃ من طین ○ مسومۃ
عند ربک للمسرفین ○ فرشتے بولے ہم ایک مجرم قوم کیطرف بھیجے گئے ہین کہ اوپر
مٹی سے بنائے ہوئے پتھر پھینکین جو حد سے بڑھنے والون کے لیے تیرے رب کے پاس
علامت کیے ہوئے رکھے ہین اور فرماتا ہو وامطرنا علیھا حجارۃ من سجیل منضود ○
مسومۃ عند ربک وما ھی من الظلمین ببعید ○ اور اونپر ہمنے برسائے مٹی کے
پتھر کہ تلے اوپر چُنے علامت کیے تیرے رب کے پاس ہین اور وہ پتھر ظالمون سے کچھ
دُور نہین **حدیث ۱۱۹** ابن ابی شیبہ و عبد بن حمید و ابن منذر و ابن ابی حاتم حضرت
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی حجارۃ من سجیل قال ہی بالفارسیۃ
سنگ و گل حجر و طین مسومۃ قال معلمۃ یعنی سجّیل سنگ و گل کا معرب ہی پتھر اور گارا
مسومۃ یعنی علامت کیے ہوئے **حدیث ۱۲۰** عبد بن حمید اوسی جناب سے راوی
حجارۃ من سجیل قال حجارۃ فیہا طین سجّیل کے پتھر وہ جنمین مٹی تھی **حدیث**
۱۲۱ فریابی و ابنائے جریر و منذر و ابی حاتم و ابو الشیخ حضرت مجاہد سے راوی
حجارۃ من سجیل قال اولھا حجارۃ و آخرھا طین مسومۃ معلمۃ اون پتھرون کا
اگلا حصہ پتھر اور پچھلا حصہ گارا ہی اونپر نشان کیے ہوئے ہین۔ ابو الشیخ نے امام
ابن جریج سے روایت کی قال حجارۃ مسومۃ لاتشاکل حجارۃ الارض علامت

آیت ۸۴

آیت ۸۵

حدیث ۱۵۹

حدیث ۱۶۰ حدیث ۱۶۱